عہد سے ظہور تک

مصنف

سید اسد عالم نقوی

فہرست

انتساب

مقدمہ

دعائے عھد

دعائے عھد دعا کی سند:

چالےس دنوں کی خصوصےات:

زمانہ غیبت میں حضرت (عج)کا کردار

حدےث ” من مات ولم یعرف-----“ کی توضےح اور تشرےح:

حدےث شرےف میں حضرت کی سورج سے تشبےہ:

کچھ امام زمانہ (ع) کی والدہ معظمہ کے بارے میں

اسماء شریفہ:

دو خاندانوں کاملاپ :

بشربن سلیمان نخّاس :

بشر بن سلیمان کا بلا وا :

خاتون علیھاالسلام کی کھانی ان کی اپنی زبانی :

محفل درھم برھم ھوگئی :

حضرت نرجس خاتون کی اسیری :

علامات ظھور

آخری زمانے کے لوگوں کی خصوصیات:

آخری زمانے کے مرد

آخرزمانے کی عورتیں

آخری زمانے کے علماء اور رھبر ان قوم کی خصوصیات

عمومی علامات ظھور

نا گھانی موت اور ویرانی و بربادی

آگ وآتش کاتباھی مچانا

سورج اورچاند گھن

زلزلے

آسمانی ندا

جنگیں اور فسادات

منابع :

کتاب نامہ:

نام کتاب: عھدسے ظھور تک

تالیف: سید اسد عالم نقوی

ناشر: دار الولایت پبلیکشنز۔کراچی

کمپوزنک: ارتضی

چاپ اول اکتوبر ۲۰۰۳ء۔شعبان ۱۴۲۴ ھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قیمت: ۸۰ / روپیہ

ملنے کا پتہ

دارالولایت کراچی۔

P.O.BOX.15565

انتساب

اس عظیم الشان ماں حضرت نرجس خاتون علیہا السلام کے نام کہ جن کے فرزندکے ظہور سے کائنات جگمگا اٹھے گی!

مقدمہ

(الحمد اللہ رب العالمین باری الخلائق اجمعین الصلاۃ والسلام علی نبیہ و حبیبہ مولاناابو القاسم محمد وآلہ الطیبین الطاھرین المعصومین ولاسیما حضرت بقیۃ اللہ الاعظم روحی وارواح العالمین لہ الفدی واللعنۃ الدائمۃ علیٰ اعدائھم اجمعین الی قیام یوم الدین)

امام زمانہ علیہ السلام کی معرفت ھر مومن اور مومنہ کے لئے واجب عینی ھے ھم فقط اپنے بچوں کو چھاردہ معصومین علیھم السلام کے نام یاد کروا کر یہ سمجھتے ھیں کہ ھماری ذمہ داری پوری ھوگئی لیکن نہ فقط یہ بلکہ اگر اس سے بڑھ کر بھی بتائیں تو ھم حق معرفت امام علیہ السلام ادا نھیں کر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سکتے هیں هم نے گذشتہ سالوں میں متعدد تبلیغی دوروں کے دوران اس بات کی اهمیت کو بہت نزدیک سے احسا س کیا کہ حضرت ولی عصر (عج) کے حوالے سے لوگوں کی معلومات بہت هی مجمل هے بس لوگ یهی جانتے هیں کہ همارے امام (عج) غیبت میں هیں ۔اور وہ ظهور کریں گے تو پوری دنیا کے مسائل حل هو جائیں گے و------اور بس !۔

لیکن اس سے آگے کوئی نهیں سوچتا هے کہ آیا هماری بهی امام کے لئے کوئی ذمہ داری بنتی هے کتنے هی دن مهینے اور سال گزر جاتے هیں لیکن هماری دم میں امام (ع) کا خیال تک نهیں آ تا جب کہ هم عالم اسلام کی کتب کا جائزہ لیں تو معلوم چلتا هے کہ یہ مسئلہ اس تمام گفتگو سے کهیں زیادہ اهمیت کا حامل هے۔

کتنے هی لوگ قم میں زیارت پر آکر یہ سوال کرتے هیں کہ''مسجد جمکران کهاں هے کہ جهاں امام زمان(عج) نماز پڑھاتے هیں ''اور اس ے ملتے جلتے سوالات------

هماری منطق اور ذهن کی کندی کا انهیں سوالات کی روشنی میں بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا هے ۔اگر چہ کہ ایسے لوگوں کی تعداد بہت محدود هے لیکن سوال یہ هے کہ یہ محدود تعدادبهی کیوں ایسے سوالات کرتی هیں ؟ وافر مقدار میں عقلی اور نقلی براهین موجود هیں کہ جو معرفت اور امام وقت کی شناخت کے واجب هونے پر دلالت کرتے هیں ۔

یهاں پر فقط معروف حدیث کہ جسے بارها آپ نے سنا اور پڑھا هوگا بیان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرنے پر اکتفاء کرتے ھیں ۔

حضرت ختمی مرتبت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)فرماتے ھیں:

(من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتة جاهلیة)

اس روایت کو علماء اھل سنت اور اھل تشیع نے تواتر کے ساتھ نقل کیا ھے ۔

البتہ بعض روایات تھوڑی کمی یا بیشی کے ساتھ بھی نقل ھوئی ھیں ۔

مانند ”من مات و لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتة جاهلیة “

”من مات بغیر امام مات میتة جاهلیة“

”من مات لایعرف امامہ مات میتة جاهلیة “

من مات لیس علیہ امام فمیتة جاهلیة “

من مات لیس علیہ امام فمیتة میتة جاهلیة “

”من مات لیس لہ امام مات میتة جاهلیة

ھم فقط ان احادیث کے حوالے پر ھی اکتفاء کریں گے ۔

کتب علماء اھل تشیع:

الذخیرة فی الکلام ص ۴۹۵،کشف الغمہ ج۳ ص۳۱۸،نفخات الاهوت ص ۳ ۱ ، اربعین شیخ بھائی (رہ)ص۶۰۲،اعلام الوریٰ ص۴۱۵،وسائل الشیعہ ج۱۶ ص۲۴۶، بحارالانوار ج۸ ص۳۶۸،ج۳۲ ص ۳۲۱و۳۳۱،ج۵۱ ص۱۶۰،ج۶۸ ص۳۳۹، مناقب آل ابی طالب ج۱ ص۳۰۴،اختصاس شیخ مفید(رہ) ص۲۶۸،تفسیر عیاشی ج۲ ص۳۰۳، تفسیر کنزالدقائق ج۷ص۴۶۰،محاسن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

برقی ج۱ ص۲۵۲ح۴۷۵،الامامة والتبصرة ج۱ ص۲۷۷،اصول کافی ج۱ ص۳۷۷،غیبت نعمانی ص۱۳۰،ثواب الاعمال ص۲۰۵،تفسیر برھان ج۱ ص۳۸۶،اختیار رجال کشی ص۴۲۵ ح۷۹۹،الامامة والتبصرةص۲۲۰،کمال الدین ج۲ ص۴۱۲ و ۴۱۳ پیروان معرف امام ص۸،

کتب علماء اھل سنت :

صحیح مسلم ج۲ ص۴۷۵، ج۳ ص۱۴۷۸ح۱۸۵۱،المغنی ج۱ ص۱۱۶،الجمع بین الصحیحین حمیدی ج۲ ص۳۰۶،شرح المقاصد ج۵ ص۲۳۹،الجواھر المضیئة ج۲ ص۵۰۹،ازالة الفین ص۴۲،ینابیع المودة ج۳ص۳۷۲،یریقة المحمودیہ ج۱ ص ۱۱۶،مسند طیالسی ص۲۵۹ ح۱۹۱۳،مسند احمد ج۴ ص۹۶،معجم الکبیر ج۱۹ ص۳۸۸،مجمع الزوائد ج۵ص۲۱۸،کنزالعمال ج۱ ص۱۰۳،ح۴۶۴،،ج۶ص۶۵ ح۱۴۸۶ جممع الزائد ج۵ ص۲۴۴و۲۵۵،کشف الاستار عن زوائد البزار ج۲ص۲۵۲ ح۱۶۳۵،الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج۷ ص۴۹۔

ا س کتاب میں دعا عھد کی شرح بیان کی ھے تاکہ اس کی اھمیت اور عمق معنی کے حاصل ھونے کا اندازہ ھو سکے اگر چہ کہ معصوم کے کلام کی تشریح کا حق فقط معصوم ھی ادا کر سکتا ھے ،ھم تو اپنی ظرفیت کے حساب سے کلام معصوم کو سمجھتے اور بیان کرتے ھیں ۔

اس کتاب کے لکھنے میں ایک شخصیت کا نام ذکر کرنا ضروری سمجھتا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

هوں کہ جنھوں نے اپنے ارشادات اور راھنمائی سے حقیر کی اس کتاب کے لکھنے میں بہت مدد فرمائی ،حجۃ الاسلام والمسلمین جناب آقای شیخ علی اکبر مھدی پور مد ظلہ ۔ خدا وندعالم آپ کی توفیقات میں روز افزون اضافہ فرمائے (الٰھی آمین)

آخر میں تمام مومنین و مومنات کے لئے دعا کرتے ھیں کہ ھم سب کو حق معرفت امام زمانہ عطا فرمائے اور ھم کو اتنا علم عطا فرماتے کہ آپ علیہ السلام کے بیان کردہ کلمات کو سمجھ کر اس پر عمل پیر ا ھو سکیں ۔(الٰھی آمین)

سید اسد عالم نقوی

حوزہ علمیہ قم ، ایران

دعائے عھد

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النُّورِ الْعَظِیمِ وَرَبَّ الْکُرْسِیِّ الرَّفِیعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُورِ وَمُنْزِلَ التَّوْرَاۃِ وَالاْ◌ِنْجِیلِ وَالزَّبُورِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُورِ وَمُنْزِلَ الْقُرْآنِ الْعَظِیمِ وَرَبَّ الْمَلائِکَۃِ الْمُقَرَّبِینَ وَالاْ◌َنْبِیاءِ وَالْمُرْسَلِینَ۔

اللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الْکَرِیمِ وَبِنُورِ وَجْھِکَ الْمُنِیرِ وَمُلْکِکَ الْقَدِیمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِی أَشْرَقَتْ بِہِ السَّمَاوَاتُ وَالاْ◌َرَضُونَ وَبِاسْمِکَ الَّذِی

يَصْلَحُ بِهِ الأَوَّلُونَ وَالآخِرُونَ يا حَيّاً قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيا حَيّاً بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَيا حَيّاً حِينَ لاَ حَىَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتى وَمُمِيتَ الأَحْياءِ يَا حَىُّ لاَ إِلهَ إِلاَّ أَنْتَ.

اللّهُمَّ بَلِّغْ مَوْلانَا الإِمامَ الْهادِىَ الْمَهْدِىَّ الْقائِمَ بِأَمْرِکَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آبائِهِ الطَّاهِرِينَ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِناتِ فِى مَشارِقِ الأَرْضِ وَمَغارِبِها سَهْلِها وَجَبَلِها وَبَرِّها وَبَحْرِها وَعَنِّى وَعَنْ وَالِدَىَّ مِنَ الصَّلَواتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّهِ وَمِدادَ كَلِماتِهِ وَمَا أَحْصاهُ عِلْمُهُ وَأَحاطَ بِهِ كِتابُهُ.

اللّهُمَّ إِنِّى أُجَدِّدُ لَهُ فِى صَبِيحَةِ يَوْمِى هذا وَمَا عِشْتُ مِنْ أَيَّامِى عَهْداً وَعَقْداً وَبَيْعَةً لَهُ فِى عُنُقِى لاَ أَحُولُ عَنْهُ وَلاَ أَزُولُ أَبَداً اللّهُمَّ اجْعَلْنِى مِنْ أَنْصارِهِ وَأَعْوانِهِ وَالذَّابِّينَ عَنْهُ والْمُسارِعِينَ إِلَيْهِ فِى قَضاءِ حوائِجِهِ وَا لْمُمْتَثِلِينَ لِأَوامِرِهِ وَالْمُحامِينَ عَنْهُ وَالسَّابِقِينَ إِلى إِرادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

اللّهُمَّ إِنْ حالَ بَيْنِى وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِى جَعَلْتَهُ عَلَى عِبادِکَ حَتْماً مَقْضِيّاً فَأَخْرِجْنِى مِنْ قَبْرِى مُؤْتَزِراً كَفَنِى شاهِراً سَيْفِى مُجَرِّداً قَناتِى مُلَبِّياً دَعْوَةَ الدَّاعِى فِى الْحاضِرِ وَالْبادِى اللّهُمَّ أَرِنِى الطَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ وَاكْحُلْ ناظِرِى بِنَظْرَةٍ مِنِّى إِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَأَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَاسْلُکْ بِى مَحَجَّتَهُ وَأَنْفِذْ أَمْرَهُ وَاشْدُدْ أَزْرَهُ وَاعْمُرِ.

اللّهُمَّ بِهِ بِلادَکَ وَأَحْيِ بِهِ عِبادَکَ فَإِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِى النَّاسِ فَأَظْهِرِ اللّهُمَّ لَنا وَلِيَّکَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّکَ الْمُسَمَّى بِاسْمِ رَسُولِکَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَتَّى لاَ يَظْفَرَ بِشَىْءٍ مِنَ الْباطِلِ إِلاَّ مَزَّقَهُ وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ وَاجْعَلْهُ اللّهُمَّ مَفْزَعاً لِمَظْلُومِ عِبادِکَ وَناصِراً لِمَنْ لاَ يَجِدُ لَهُ ناصِراً

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

غَیْرَکَ وَمُجَدِّداً لِمَا عُطِّلَ مِنْ أَحْکامِ کِتابِکَ وَمُشَیِّداً لِمَا وَرَدَ مِنْ أَعْلامِ دِینِکَ وَسُنَنِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهِ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِینَ اللّٰهُمَّ وَسُرَّ نَبِیَّکَ مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهِ بِرُؤْیَتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَی دَعْوَتِهِ وَارْحَمِ اسْتِکانَتَنا بَعْدَهُ اللّٰهُمَّ اکْشِفْ ہٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ ہٰذِهِ الأُمَّةِ بِحُضُورِهِ وَعَجِّلْ لَنا ظُهُورَهُ إِنَّهُمْ یَرَوْنَهُ بَعِیداً وَنَرَاهُ قَرِیباً بِرَحْمَتِکَ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ۔ الْعَجَلَ الْعَجَلَ یَامَوْلایَ یَا صاحِبَ الزَّمانِ۔

دعائے عهد دعا کی سند:

اس دعا کو مرحوم مجلسی (ره) نے متعدد واسطوں سے اپنی کتاب بحارالانوار میں مختلف مقامات پر نقل کےا هے۔ من جملہ سےد ابن طاؤس کی مصباح الزائر اور محمد بن علی جبعی کی مجموعہ جباعی هے اور اسکے علاوه بلد الامےن،مصباح کفعمی اور کتاب عتےق سے بهی نقل کےا هے۔[1]

هم نمونہ کے طور پر فقط اےک سند کو نقل کرنے پر اکتفاء کرےں گے۔

جلال الدےن ابوالقاسم

اور انهوں نے فخار بن معد بن فخار العلوی الحسےنی الموسوی سے

اور انهوں نے تاج الدےن ابو محمد الحسن بن علی سے

اور انهوں نے ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بحرانی سے

اور انهوں نے ابی محمد الحسن بن علی سے

اور انهوں نے علی بن اسماعیل سے

اور انھوں نے ابو ذکرےا ےحےیٰ بن کثےر سے

اور انھوں نے محمد بن علی القرشی سے

اور انھوں نے احمد بن سعےد سے

اور انھوں نے علی بن حکم سے

اور انھوں نے ربےع بن محمد المسلمی سے

اور انھوں نے ابو عبداللہ بن سلمی سے

اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کےا ھے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرماےا: ”جو کوئی بھی اس دعا کو چالےس روز تک صبح کے وقت پڑھے گا ھمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ساتھےوں میں سے ھوگا اور اگر حضرت علیہ السلام کے ظھور سے پھلے انتقال کرجائے تو خداوند عالم اسے قبر سے نکالے گا تاکہ حضرت کے ساتھےوں میں شامل ھو جائے اور خدائے متعال دعا کے ھر جملہ کے بدلے اسے ہزار نےکےاں اور کرامت عطاء فرمائے گا اور اسکے ہزار گناہ معاف کردےئے جائینگے۔

چالےس دنوں کی خصوصےات:

اےک قابل توجہ بات ےہ ھے کہ نہ صرف اس دعا کو پڑھنے کی تاکےد چالےس روز تک ھے بلکہ بہت سے دوسرے مقامات پر ان چالےس دنوں کو خاص اھمےت حاصل ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جےسا کہ مرحوم کلےنی (رہ) نقل کرتے ھےں
” ما اجمل عبد ذکر اللّٰہ اربعےن صباحاً الّا زَہَّدَہُ فی الدنےا ...... واَثْبَتَ الحکمةَ فی قلبہ[2]
ترجمہ: اس سے خوبصورت بندہ کون ھوگا جو خدا کا ذکر چالےس صبح تک کرے اور خدا اسکو زاھد قرار دے اور اسکے قلب میں حکمت راسخ فرمائے
-
علامہ مجلسی (رہ) جناب قطب راوندی(رہ) کی کتاب لب اللباب سے نقل کرتے ھےں کہ:
من اخلص العبادة لِلّٰہ اربعےن صباحاً ےنابےع الحکمة من قلبہ علی لسانہ[3]
ترجمہ: جو کوئی چالےس روز تک خلوص کے ساتھ خدا کی عبادت انجام دے تو حکمت کا چشمہ اسکے قلب سے پھوٹ کر زبان پر جاری ھوجائے گا۔
معرفت اور عبودےت کے درجات اور منازل کو طے کرنے کے لےئے ضروری ھے کہ اس طرح سے قدم بہ قدم بڑھے تاکہ کسی نتےجہ تک پھنچ سکے اسکے برعکس گناھوں اور معصےت کے بارے میں بےان ھوا ھے -
جےسا کہ امام موسی کاظم سے نقل ھوا ھے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)نے فرماےا:
”من شرب الخمر لم ےحتسب لہ صلا تہ اربعےن ےوماً “[4]
ترجمہ: جو کوئی شراب نوشی کرے تو چالےس دنوں تک اسکی نماز قبول نھےں ھوگی۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اگرکوئی بھی گناہ انجام نہ دےا جائے فقط شراب پی جائے تو اسکا اثر چالےس روز تک برقرار رہتا ھے اس بارے میں متعدد روایت بےان ھوئی ھےں۔

بھلول نبّاش کا واقعہ بہت مشور ھے اس واقعہ کو مرحوم صدوق (رہ) نے اپنی کتاب امالی میں ذکرکےا ھے" بھلول کاگناہ کبےرہ میں مبتلا ھونے کے بعد حضرت رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کی خدمت اقدس میں حاضر ھونا پھر اسکا چالےس دنونتک مدےنہ کے پھاڑوں مینپناہ لےنا اور خداوند کے حضور میناپنے گناھوں کی معافی طلب کرنا اور مسلسل گرےہ و زاری میں مشغول رھنا، اس واقعہ کے بعد ےہ آیت نازل ھوئی : [5]

ترجمہ: اے اےمان والو ! خلوص دل کے ساتھ توبہ کرو۔

اسی طرح حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ ھوا کہ انھوں نے کتاب خدا اور احکامات الٰھی کے حصول کے لےئے چالےس دنوں تک کھانا پےنا ترک کےا [6]۔

ان تمام روایت کو مدنظر رکھتے ھوئے ےہ نتےجہ نکلتا ھے کہ کسی مقصد کے حصول کے لئے چالےس دن تک کوئی عمل انجام دےنا خاص اھمےت رکھتا ھے۔جس طرح دعاؤں کا اثرچالےس دنوں بعد ظاھر ھوتا ھے اسی طرح گناھوں کا اثربھی چالےس دنوں تک باقی رہتا ھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

> اللّٰهُمَّ ربِّ النُّورِ الْعَظِےْم <

(اے اللہ ! اے نور عظےم کے پروردگار)

ممکن ھے کہ اس نور عظےم سے مراد رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کا نور ھو کےونکہ اولےن اور آخرےن میں ان سے بڑا کوئی نھےں جےسا کہ بعض روایت کے مطابق آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کو نور سے تعبےر کےا گےا ھے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ھے کہ راوی نے سوال کےا مثل نورہ سے کون لوگ مراد ھےں ؟

تو امام علیہ السلام نے جواب میں فرماےا:

" محمد (ص)"[7] اور ممکن ھے کہ اس نور سے مراد مطلق (ھر قسم کا)نور ھو جےسے ان آیت میں ذکر ھوا ھے۔

ربکم و انزلنا الےکم نوراً مبےنا> [8]

ترجمہ: اے انسانو! تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی طرف سے برھان آچکا ھے اور ھم نے تمھاری طرف روشن نور بھی نازل کردےا ھے۔ [9]

ترجمہ: لہٰذا خدا اور رسول اور اس نور پر اےمان لے آؤ جسے ھم نے نازل کےا ھے۔

جو نور بھی خداوند کی جانب سے خلق ھواوہ نور عظےم ھے اگرچہ اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بارے میں اور بہت سے احتمالات دیئے جاسکتے ہیں جیسا کہ نور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا یانور آئمہ معصومین علیہم السلام.

لیکن ایک بات حتمی ہے اور وہ یہ کہ یہاں خداوند عالم سے جو درخواست کی جارہی ہے وہ ایک بہت بڑی خواہش ہے یعنی حضرت بقیۃ اللہ روحی و ارواح العالمین لہ الفدیٰ کے ظہور کی خواہش ہے اسی لئے واسطہ بھی کوئی عظیم اور بڑا ہونا چاہیے.

حتی کہ یہ بھی ممکن ہے کہ اس نور عظیم سے مراد خود حضرت حجت عج اللہ فرجہ شریف کی ذات اقدس ہو، اس سے بہتر بات کیا ہوسکتی ہے کہ ہم آپ کے ظہور کے لئے خود حضرت کوواسطہ قرار دیں.

< و ربّ الکرسی الرفیع >

اے بلند کرسی والے پروردگار.

عام طور پر کرسی سے وہ مقام مراد لیا جاتا ہے جو عرش سے نچلے درجے پر ہو جسکے بارے میں روایت میں بھی اشارہ ہوا ہے یعنی فضیلت اور مقام میں عرش کے بعد والے مرحلہ کو کرسی سے تعبیر کیا گیا ہے.

قال رسول اللہ (ص):

” یا اباذر ما السماوات السبع فی الکرسی الّا کحلقة ملقاة فی ارض فلاة[10]

اے ابوذر ! کرسی میں سات آسمان نہیں ہیں مگر جیسے بیابان میں دائرے ہوں.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ےعنی تمام آسمانوں کی حےثےت کرسی کے سامنے اےک دائرے سے زےادہ نہےں بس ےھیں سے کرسی کی عظمت کاپتہ چلتا ھے۔ اوراگرکرسی سے مراد علم خداوند لےا جائے جےسا کہ آیت شرےفہ میں ھے :

[11]

اس کی کرسی علم و اقتدار زمےن و آسمان سے وسےع تر ھے۔ تو پھر اس کرسی کی وسعت میں اور بھی اضافہ ھوجائے گا۔

سألت ابا عبداللّٰہ علیہ السلام عن قول اللّٰہ عزّ و جلّ وسع کرسےّہ السموات والارض قال علیہ السلام علمہ[12]

امام جعفر صادق علیہ السلام سے ”وسع کرسےّہ السموات والارض “ کے بارے میں سوال کےا گےا کہ اس سے کےا مراد ھے تو امام علیہ السلام نے جواب میں فرماےا: ”خداوند عالم کا علم“

اللہ تعالیٰ کے علم کی کوئی قےد نہےں علم خدا سے وسےع کےا چےز ھوسکتی ھے؟ جوخود اسکی ذات کا حصہ ھے البتہ ےہ عرض کرتے چلےں کہ ذات کا حصہ ھونے سے ےہ مراد نہےں کہ پھلے ذات پھر علم بلکہ ےھاں مسامحہ کے خاطر اےسی عبارات کو مطلب سمجھنے کے لئے لاےا جاتا ھے۔

ےہ بھی ممکن ھے کہ اس سے مراد وھی کرسی ھو جو مقام و منزلت میں عرش کے بعد آتی ھے پھر بھی ےہ عظےم خلق ھے کہ جس کے بارے میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ھےں:
”الشمس جزء من سبعےن جزء من نور الکرسی والکرسی جزء من سبعےن جزء من نور العرش[13]
سورج کرسی کے نور کا سترّواں حصّہ ھے اور کرسی نور عرش کا سترّواں حصّہ ھے۔

اے مارتی ھوئی موجوں سے بھرے ھوئے سمندر کے ربّ۔
مناسب تو ےہ ھے کہ اس بحر مسجور سے مراد امام علیہ السلام ھوں کےونکہ وھی حجت اور مظھرخداوند ھےں کہ جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے تمام مخلوقات کے اوپر احاطہ کےئے ھوئے ھےں اور جو کچھ بھی اس دنےا میں ھے و ہ انھیں کے دم سے ھے ےھاں تک کہ زندگی کا تصور ان کے بغےر ناممکن ھے، ےہ نا ممکن ھونا محالات عقلےہ میں سے ھے نہ کہ عادتاً ممکن نہ ھو۔
اگرچہ بعض روایت میں بحر مسجور سے مراد وہ سمندر ھے کہ جو آسمان اور زمےن کے--- درمےان پاےا جاتا ھے، جےسے مولائے کائنات امےر المؤمنےن علیہ السلام سے روایت ھے کہ:
” البحر المسجور بحر فی السماء تحت العرش [14]
بحر مسجور وہ سمندر ھے جو آسمانوں پر عرش کے نےچے ھے۔
بعض روایت میں اس کو انسان کی منی سے تشبےہ دی گئی ھے کہ جو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قےامت کے وقت آسمان سے بارش کی صورت میں نازل ھوگی کہ جس کے سبب مرنے والوں میں(جو مٹی کی صورت میں ھےں)دوبارہ زندگی نمودار ھوجائے گی اورسب اٹھ کھڑے ھونگے۔ منی سے تشبےہ دےنے کی وجہ بھی ےھی ھے کہ وہ مردہ مخلوقات کے لےئے حےات لےکر نازل ھوگی جےسے اےک مفصّل روایت میں بےان ھوا ھے :

” والبحر المسجور و ھی من منی کمنی الرجل فےمطر ذلک علی الارض فےلقی الماء المنی مع السموات البالےہ فےنبتون من الارض و ےحےون[15]

بحر مسجور منی سے ھے اور انسان کی منی کی طرح ھے زمےن پر بارش کی صورت مینبرسے گی اور مردوں کی مٹی میں مل جائے گی پھر وہ زمےن سے زندہ ھو کر کھڑے ھوجائیں گے۔

اسی طرح بعض مقامات پر اس کو بحر الحےوان سے تعبےر کےا گےا ھے جےسے:

و ھو بحر معروف فی السماء ےسمّی بحر الحےوان[16]

اور وہ بحر معروف ھے جو آسمان پر ھے اور جسے بحر الحےوان کے نام سے ےاد کرتے ھےں۔

اے تورات، انجےل اور زبور کے نازل کرنے والے۔

ےھاں پر واسطہ ان آسمانی کتابوں کا دےا جارھا ھے جو عالم بشرےت کے لےئے رحمت بن کر نازل ھوئےں لوگوں کو مقصد حےات بتانے آئےں اور

مؤمنےن کے لےئے جنت کی بشارت اور کفار کے لےئے عذاب کا وعدہ دےنے آئےں۔

تورات حضرت موسی علیہ السلام پر انجےل حضرت عےسی علیہ السلام پر اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

اے خداوند تجھے ان آسمانی صحائف کاواسطہ کہ اپنی کتاب ناطق صاحب العصر و الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو اپنے بے ےارومددگار اور صالحےن کے لئے ظہور فرما۔

اے سایہ اور گرمی کے پروردگار

واضح ہے کہ سایہ ٹھنڈاہوتا ہے اور گرمی گرم ہوتی ہے ےہ دونوں لفظ اےک دوسرے کی ضد ہےں لہٰذا ممکن ہے کہ سایہ سے مراد نےک لوگ ہوں جنکے قلوب امےد رحمت پروردگار سے ٹھنڈے ہےں جبکہ کفار و منافقےن عذاب جھنم کے خوف سے اپنے سےنوں میں آگ کی تپش لےئے گھوم رھے ہےں۔

اگرچہ ممکن ہے کہ ےہاں پر ظاہری معنیٰ ےعنی سایہ اور حرارت ہی مراد ہو خداوند متعال نے عالم ہستی کو نظم کے ساتھ خلق کےا اور انسان کے لےئے رات اور دن خلق کئے رات کو لوگوں کے آرام اور آسائش کے لئے قرار دےا جبکہ دن کو حرارت کی صورت میں کام کرنے کے لےئے مقرر کےا۔

< ألم ےروا انا جعلنا اللےل لےسکنوا فےہ و النھار مبصراً >[17]
کےا ان لوگوں نے نھےں دےکھا کہ ھم نے رات کو سکون حاصل کرنے کے لےئے خلق کےا اوردن کو روشنی کا ذرےعہ بناےا۔

اے قرآن عظےم کو نازل کرنے والے۔
ےھاں پر خداوند عالم کو اس کی اکمل اور اتم کتاب کا واسطہ دےا جارھا ھے کہ جسکے بارے مینخود باری تعالی کا ارشاد ھے کہ۔
[18]
ھم نے کتاب میں کسی شئ کے بےان میں کوئی کمی نھےں کی۔
[19]
نہ کوئی خشک اور نہ ھی کوئی تر اےسا ھے جو کتاب میں محفوظ نہ ھو۔
[20]
ھم نے ھر شئے کے شمارکو اےک روشن امام کے حصار میں رکھا ھے۔
[21]
ھر چیز کی وضاحت اس (کتاب) میں موجود ھے۔
[22]
اور ھم نے قرآن میں وہ سب کچھ نازل کےاجو صاحبان اےمان کے لےئے شفاء اور رحمت ھے۔

پس معلوم ھوگےا کہ کوئی چےز اےسی نھےں جو اس کتاب مقدس میں بےان نہ کی گئی ھو اور ےہ بےان پورے عالم بشرےت کے لئے حجت ھے اور ےھی مؤمنےن کے لےئے نجات کی صورت میں رحمت ھے جبکہ کفار کے لےئے عذاب کی شکل میں نازل ھوا۔

ارشاد رب العزت ھے :-

[23]

اور ظالمےن کے لےئے خسارے میں اضافہ کے علاوہ کچھ نھےں ھوگا۔ اور ےہ وھی کتاب ھے جو حضرت کے ظھور کے سبب مقام عمل میں آئے گی آپ کے ظھور کے بعد دنےا میں صرف دو گروہ رہ جائےں گے اےک وہ جو آپ کی صدا پر لبےک کھے گا اور دوسرا وہ جو آپ کی اطاعت کرنے سے انکار کرے گا چاھے وہ حربی ھوں ےا فقط حق کا انکار کر نے والے۔ سب برابر ھوں گے اور خسارا انھیں لوگوں کے لےئے بےان کےا گےا ھے۔

< و رب الملائکة المقربےن و الانبےاء و المرسلےن >

اے مقربےن ملائکہ اور انبےاء اور رسولوں کے پروردگار ! ےھاں پر ان تمام مقدس ھستےوں کا واسطہ دےنے کی وجہ شاےد ےہ ھو کہ جےسے قےامت کبریٰ کے دن لوگوں کے اعمال کا حساب ھوگا انسانوں کو مؤمن اور کافر کی صورت میں پےش کےا جائے گا اور ان کو جنت ےا جھنم میں بھےجا جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ھوتا ھے :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[24]

(۵) بقرہ آیت ۲۱۰۔

ترجمہ:کیاانسان اس بات کا انتظار کررھاھے کہ ابر کے سایہ کے پیچھے عذاب خدا یا ملائکہ آجائیں۔

جاء ربک والملک صفاً صفاً (۱)

ترجمہ: ادھرتمھارے پروردگار عالم کا حکم ھوا اورادھر فرشتے صفیں باندھے ھوئے صف در صف آجائیں گے۔

[25]

پھر جب حکم خدا آگیا تو حق کے ساتھ فیصلہ کردیا گیا اور اس وقت اھل باطل ھی خسارے میں رھے۔

[26]

اور انبیاء اور شھدا کو لایا جائے گا۔

حضرت کا ظھور میدان عمل میں قیامت صغری کی صورت میں یھی عمل پیش کرے گا جیسا کہ پھلے بھی اشارہ ھوچکا ھے اور آپ اس مقصد اور مشن کو پورا کریں گے جو انبیاء اور ملائکہ لے کر آئے تھے۔

< اللھم انّی اسألک بوجھک الکریم و بنور وجھک المنیر >

اے خدا ! بے شک میں سوال کرتا ھوں تیری کریم اور روشن ذات کے صدقے میں۔

نور اور وجہ میں ایسا ھی فرق ھے جیسا ذات اور مظھر ذات مینفرق ھوتا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھے۔

ےھاں پر ممکن ھے کہ وجہ سے مراد ذات پروردگار ھو جےسا کہ آیت شرےفہ میں وارد ھوا ھے :

اسکی ذات کے سوا ھر چےز ھلاک ھونے والی ھے[27] اس سے مراد وجہ اللہ ےعنی ذات خداوند عالم ھے[28]۔اور ممکن ھے کہ اس "وجہ" سے مراد آئمہ علیھم لسلام ھوں۔ جےساکہ امام جعفرصادق علیہ السلام فرماتے ھےں: نحن حجة اللّٰہ نحن باب اللّٰہ نحن لسان اللّٰہ نحن وجہ اللّٰہ[29] ھم خدا کی حجت ھےں۔ ھم خدا کے دروازے ھےں ۔ھم خدا کی زبان ھےں اور ھم وجہ اللہ ھےں۔

اب چاھے اس سے مراد ذات پروردگار ھو ےا خود آئمہ علیھم السلام ھوں جو مظھر ذات ھےں مطلب واضح اور روشن ھے۔ کہ اےک عظےم چےز کے لےئے دعا مانگتے وقت واسطہ بھی عظےم ھی ھونا چاہئے۔

اور تجھے تےری قدےم مملکت کا واسطہ ھے

ےہ واضح رھے کہ ملک اور مملکت افعالِ خداوند کے مظھر ھےں ےہ پوری کائنات آئمہ / کے صدقہ میں خلق ھوئی ھے اسی قدےم اور نا قابل تغےر بادشاھیت کا واسطہ،اُس بادشاھیت کا جو تےری ذات کی طرح قدےم

اور جس کی تجھ سے جدائی غیر ممکن ھے۔

> اے حیّ اے قیّوم <

اے زندہ جاودان کہ جس کا مرنا محال ھے اور اے ھمیشہ رھنے والے کہ جس کا زوال ممکن نھیں ھے۔

یہ اسماء حسنیٰ خداوند میں سے ھیں یعنی اللہ تبارک و تعالی نہ فقط زندہ تھا اور رھے گا بلکہ اس کی موت محال ھے وھی حیات دینے والا بھی ھے اور وھی ھے جو عدم سے وجود میں لیکر آتا ھے۔ مردہ کو زندہ کرتا ھے اور بعض مخلوقات تو بار بار موت و زندگی کا مزا چکھتی ھیں جیسے کہ آیت شریفہ میں بیان ھوا ھے۔

[30]

جب ابراھیم نے یہ کھا کہ میرا پروردگار زندہ بھی کرتا ھے اور مارتا بھی ھے۔

[31]

اور اللہ ھی زندگی اور موت کا اختیار رکھتا ھے اور وہ تمھارے اعمال سے خوب باخبر ھے۔

[32]

(اللہ) ھی ھے جو زندگی اور موت عطا کرتا ھے اور سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ھے۔

[33]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

زندگی سے موت کی جانب لے جاتا ھے اور زمےن کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرتا ھے۔

حیّ کی طرح قےوم بھی اےسی صفت ھے جوصرف خداوند متعال کے لےئے مخصوص ھے اور اس کی قےوّمےّت میں کوئی شرےک نھےں ھوسکتا۔لفظ قےوم قرآن مجےد میں تےن مرتبہ استعمال ھوا ھے اور تےنوں مرتبہ صفت حیّ کے ساتھ وارد ھوا ھے جےسا کہ:

< اللّٰہ لا الہ الاّ ھو الحیّ القےوّم >[34]

اللہ جس کے علاوہ کوئی خدا نھےں ھے اور وہ ھمےشہ زندہ ھے اور ھر شئ اس کے طفےل قائم ھے۔

[35]

اور اس دن سارے چھرے خدائے حیّ اور قےوّم کے سامنے جھکے ھونگے۔

شاےد ےھی وجہ ھے کہ اس دعا ئے شرےفہ میں بھی لفظ قےوّم حیّ کے ساتھ آےا ھے اور خداوند عالم کو ان دو اسماء اعظم کا واسطہ دےا جارھا ھے۔

سوال کرتا ھوں تےرے اس نام کے صدقے میں کہ جو آسمانوں اور زمےنوں کو منور کرتا ھے۔

ممکن ھے اس نام سے مراد باعث خلقت عالم نور پاک حضرت رسوال خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)ھوں جےسا کہ حدےث "لولاک" میں بےان ھوا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھے۔ خداوند متعال فرماتا ھے:

ے ا احمدُ لَوْلاکَ لَما خَلَقْتَ الا فلاک و لولا علی لما خلقتک ولولا فاطمہ لما خلقتکما[36]

اے احمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)اگر آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)نہ هوتے توهر گز اس کائنات کو خلق نہ کرتا اور اگر علی علیہ السلام نہ هوتے توهر گز آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کو خلق نہ کرتا اور اگر فاطمہ سلام اللہ علےھا نہ هوتےں توهرگز آپ دونوں کو خلق نہ کرتا۔

ممکن ھے اس سے مراد نور حضرت بقےۃ اللہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف هو جےسے کلام مجےد میں ارشاد هوتا ھے:

[37]

زمےن اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

اس آیت شرےفہ کے ذےل میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ھے کہ:

اذ ا قام قائمنا اشرقت الارض بنور ربّھاو استغنی العباد عن ضوء الشمس ونور القمر [38]

جس وقت همارے قائم = قےام کرےں گے تو زمےن پروردگار عالم کے نور سے روشن هوجائے گی اور لوگ سورج اور چاند کی روشنی سے بے نےاز هوجائےں گے۔

اور تےرے اس نام کا واسطہ جس سے اگلوں اور پچھلوں نے بھلائی پائی۔ بات واضح ھے کہ ےھاں پر خداوند متعال کی ثناء کے ساتھ ساتھ اسی نام کو بھی واسطہ قرار دےا جارھا ھے ممکن ھے ےھاں خداوند کے ھم مثال نہ ھونے کو اشارے کے طور پر بےان کےا جارھا ھو۔ جب کوئی اس کا ھم نام اور ھم صفت اگلے اور پچھلوں میننہ مل سکتا ھو تو ےہ کےسے ممکن ھے کوئی اس کا ھم مثال ھو جےسے قرآن مجےد میں ارشاد ربّ العزت ھوتا ھے:

[39]

اس جےسا کوئی نھےں ھے اور وہ سب کی سننے اور ھر چےز کا دےکھنے والا ھے۔

شناخت خدا کی بحث میں ےہ مسئلہ اےک بنےادی حےثےت رکھتا ھے اور ےھی مقام ھے کہ جھاں پرانسان بھٹک کر خدائے حقےقی لاےزال سے دور چلاجاتا ھے اور مادّےات میں سے خدا بنا بےٹھتا ھے جبکہ آےہ شرےفہ مینواضح طور پربےان ھوا ھے کہ کوئی بھی شئ اس جےسی نھےں ھوسکتی جسکی مثال دی جاسکے۔ ےہ کس طرح ممکن ھے کہ ھمارے محدود۔ ذھنوں میں اےک لامحدود ذات کو تصوےری شکل دی جاسکے شاےد اسی لےئے کھا جاتا ھے کہ عقل سالم کے لئے اصل وجود خدا کو درک کرنا اےک بدےھی ،آسان ا ور فطری بات ھے لےکن خدا کی صفات کے بارے مینجاننا انتھائی مشکل ھے خلاصہ ےہ کہ وہ اےک اےسا وجود ھے جو ھر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جہت سے لامحدود اور مطلق ہے۔

< ےا حیّ قبل کلِّ حیّ>

اے وہ زندہ جو ہر زندہ سے پہلے موجودتھا۔

جےسا کہ ذکرکیا جاچکا ہے کہ ذات باری تعالی قدےم ہے، جب وہ قدےم اور لامحدود ہے تو اسکے علاوہ ہر شئ اسکے بعد وجود میں آئی چاہے وہ مخلوق، جمادات مینسے ہویا مادےات میں سے یا انسانوں مینسے ہویا جنوں میں سے ہو۔

جےسا کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے:

[40]

اور کوئی شئ اےسی نہےں ہے جو اس کی تسبےح نہ کرتی ہو لیکن ےہ اور بات ہے کہ تم ان کی تسبےح کو نہےں سمجھتے۔

ےعنی تمام مخلوقات عالم چاہے وہ کسی بھی جنس ےا نوع میں سے ہوں جو کچھ بھی غےراز خدا ہے، وہ خداوند عالم کی تسبےح اور عبادت میں مشغول ہے۔

< ےا حیّ بعد کل حیّ >

اے ہر زندہ کے بعد زندہ رہنے والے۔

ےعنی اےک وقت اےسا بھی آئے گا کہ جب صرف خدا ہوگا اور کچھ نہےں ہوگا جےسا کہ خداوند کی توصےف میں بےان کرچکے ہےں کہ وہ واجب الوجودِ لازوال ہے جبکہ فنا اور نابودی تو فقط زوال پذےر اشےاء کے

لےئے تصور کی جاسکتی ھے۔

< ےا حیّ حےن لاحیّ >

اے زندہ کہ جب کوئی زندہ نہ تھا ۔

ممکن ھے ےہ جملہ گذشتہ دو جملوں کو دوسرے الفاظ میں بےان کررھا ھو جس میں بےان کیا گےا کہ ھر شئ سے پھلے اور بعد میں فقط خدا ھے ےھاں پر پھلے اور بعد کی قےد ہٹا کر کلی طور پر بےان کےا جارھا ھے اور ےہ بھی ممکن ھے کہ ےھاں پر بےان کےا جارھا ھو کہ خدا متعال کا وجود ایک اےسا وجود ھے جو اُس وقت بھی موجود ھے کہ جب کوئی نہ ھو جبکہ گذشتہ دو جملوں کا مطلب خداوند کا ھر شئ سے مقدّم اور مؤخّر ھونا منظور ھو۔

< ےا محی الموتی و ممےت الاحےاء >

اے مردوں کو زندہ اور زندہ کو موت دےنے والے۔

اگرچہ اس بارے میں لفظ حیّ کی تفسےر میں بھی اشارہ ھوچکا ھے لےکن پھر بھی چند مزےد آیت کو ذکر کرنا ضروری سمجھتے ھےں:

[41]

”وھی خدا ھے جس نے تم کو حےات دی ھے اور پھر موت دے گا اور پھر زندہ کرے گا۔“

[42]

”اللہ وھی ھے جس نے تم سب کو خلق کےا ھے پھر روزی دی ھے پھر موت

دےتا ہے پھر زندہ کرتا ہے“

[43]

”آخر تم لوگ کس طرح کفر اختےار کرتے ہو جبکہ تم بے جان تھے اور خدا نے تمھیں زندگی بخشی ہے“

آخری آیت میں خداوند متعال اپنے وجود کی دلےل پےش کررہا ہے کہ میں تو وہ ہوں جو تمھےں عدم سے وجود اور نےستی سے ہستی میں لےکر آےا اور اس کے باوجودبھی تم مےرے وجود کا انکار کررہے ہو۔

< ےا حیّ لا الہ الا انت >

اے زندہ کہ تےرے سوا کوئی معبود نہےں ہے

ےہاں گذشتہ جملات کو مزےد تاکےد کے ساتھ بےان کےا جارہا ہے اب جبکہ تو اےسا حیّ ہے تو بھلا کون تےرے علاوہ معبود ہوسکتا ہے فقط تو ہی ہمارا معبود ہے اور ہم فقط تجھ ہی کو سجدہ کرےں گے اور تجھ ہی سے مدد مانگےں گے“۔

ضمناً ےہ بےان کرتے چلےں کہ ” لا الہ “ مادّہ ”حیّ“ کے ساتھ قرآن مجےد میں متعدد مقامات پر بےان کیا گیا ہے مثلاً:

[44]

”اس کے علاوہ کوئی خدا نہےں ہے وہی حےات عطاکرنے والا ہے اور وہی موت دےنے والا ہے

وہی تمھارا بھی پروردگار ہے اور تمھارے گذشتہ آباؤ اجداد کا بھی

پروردگار هے“

[45]

”اس کے علاوہ کوئی خدا نهےں هے وهی حےات دےتا هے اور وهی موت دےتا هے لہٰذا الله اور اس کے پےغمبر (صلی الله علیہ و آلہ و سلم)پر اےمان لے آؤ“

[46]

”وه الله جس کے علاوه کوئی خدا نهےں هے اور وه همےشہ سے زنده هے اور هر شئ اس کے طفےل میں قائم هے“

[47]

”الم۔ وه الله جس کے علاوه کوئی خدا نهےں اور وه همےشہ سے زنده هے اور هر شئ اس کے طفےل مینقائم هے“

[48]

”وه همےشہ زنده جاوید رهنے والا هے اوراسکے علاوه کوئی دو سراخدا نهےں پس اسی کی عبادت کرو “

مذکوره آیت کرےمہ کی روشنی میں معلوم هوتا هے کہ حےات باری تعالیٰ اور اس کے معبود هونے میں کوئی خاص رابطہ هے، معبود صرف حیّ هوسکتا هے مرده اور زوال پذےر چےز کی کوئی وقعت نهےں هے۔

< اللهمّ بلغّ مولانا الامام الهادی المهدی القائم بامرک صلوات اللّٰہ علےہ و علی آبائہ الطاهرےن>

اے خداوند ! ھمارے آقا امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو بھےج، جو ھماری ھداےت کرنے والے اور خود ھداےت شدہ ھےں اور تےرے امر کو انجام دےنے کے لےئے تےار ھےں ،خدا کا درود ھو ان پر اور ان کے اجداد طاھرےن پر۔

”مولا“ مشترک لفظ ھے کبھی کنےزا ور غلام کے مالک کومولا کھا جاتا ھے اور کبھی کسی بزرگ ےا عالم دےن کو مولانا (ھمارے مولا)کہتے ھیں ،جب کہ کبھی اپنے حقےقی اور مکمل معنی میں جو کہ صاحب اختےار کے ھےں استعمال ھوتا ھے جوکہ فقط پروردگار عالم کی ذات اقدس کے لئے مخصوص ھے جبکہ کبھی اےسی شخصےات کے لےئے بھی استعمال ھوتا ھے جو خداوند عالم کی جانب سے ھمارے دنےاوی اور اخروی امور کے مالک ھوں ھمارے دےن اور دنےا میں تصرف کا حق رکھتے ھوں خلاصہ ےہ کہ ھم سراپا ان کے اختےار میں ھوں ےقےنا ھر زمانے کی حجت صاحب اختےار اور مولا ھےں لہٰذا ھمارے زمانے کے مولیٰ حضرت بقےۃ اللہ الاعظم روحی و ارواح العالمےن لہ الفدیٰ ھےں۔

لفظ ” امام“کے معنی رھبر اور آگے چلنے والے کے ھےں امام ملّت ےعنی قوم کے رھبر ےا پےش امام جن کی اقتداء میں نماز پڑھی جائے جو وقت ادائے فرےضہ نماز میں سب سے آگے کھڑے ھوتے ھےں۔

ےھاں پرامام اپنے حقےقی اور وسےع معنی میں استعمال ھوا ھے ےعنی پوری امت کے رھبر جےسا کہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لےئے رب العزت کا ارشاد ھے:

[49]

”اور ھم نے آپ کو عالمےن کے لےئے صرف رحمت بنا کر بھےجا ھے“ فقط مؤمنےن ےا انسانوں تک بات محدود نھےں بلکہ عالمےن کے لےئے رحمت ھےں،آپ کے کاندھوں پر دو عالم کی رھبری کی ذمّہ داری ھے لہٰذا جو بھی انکا نائب حقےقی ھوگا وہ بھی عالمےن کے لےئے امام اور رحمت ھوگاپس اسی طرح امام معصوم (ع) عالمےن کے امام اور رحمت ھےں۔ لفظ ” ھادی“ ےھاں اپنے حقےقی معنی میں استعمال ھوا ھے ےعنی وہ لوگوں کی ھداےت کرےں گے ،گمراھی اور ضلالت سے نکال کر صراط مستقےم کی جانب رھنمائی فرمائےں گے جےسا کہ آدم علیہ السلام سے لےکر سارے اولےاء اور اوصےاء کا ےھی ھدف اور مقصد رھاھے اورسب کا ایک ھی نعرہ رھا ھے ” لوگوں کی حق مطلق کی طرف ھداےت“ آپ کے ظھور سے وہ دعا جو ھم دن میں حد اقل دس مرتبہ اپنی نمازوں میں دھراتے ھےں:

[50]

”ھمیں سےدھے راستے کی ھداےت فرما‘ اپنے انجام کو پھنچے گی۔ لفظ ”مھدی“ (عج) حضرت کے لئے متعدد روایت میں وارد ھوا ھے آپ کے اسماء گرامی میں ےہ نام سب سے زےادہ شھرت کا حامل ھے اھل سنت اور اھل تشےع کے منابع میں ےہ نام ےکساں طور پر پھچانا جاتا ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جیسے کا امام صادق علیہ السلام سے روایت ھے کہ:
انما سمّی القائم مھدیّا لاَنّہ یھدی الیٰ امر مضلول عنہ[51]
” بے شک حضرت قائم کو مھدی اس لئے کھا جاتا ھے کیونکہ وہ ایک گمشدہ اور ترک شدہ امر کی جانب ھدایت کریں گے،
ایک اور مقام پر امام صادق علیہ السلام فرماتے ھیں:
لاَنّہ یھدی الی کل امر خفیّ[52]
”کیونکہ وہ ھر پوشیدہ امر کی جانب ھدایت فرمائیں گے“۔
ایک اور مقام پر امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل ھوتا ھے :
فانّما سمّی المھدی لانّہ یھدی لامر خفیّ [53]
” بے شک حضرت کو مھدی(عج) کھنے کی وجہ یہ ھے کہ وہ پوشیدہ امر کی طرف ھدایت کریں گے۔
تمام مذکورہ روایت میں گمشدہ امر سے مراد دین مبین اسلام ھے جس کو یا تو بھلایا جاچکا ھے یا پھر ابھی تک بہت سے ایسے احکامات ھیں کہ جس کو ھم سمجھنے سے قاصر ھیں۔
لفظ ”قائم“ کا اطلاق بھی فقط آپ ھی کے لئے مخصوص ھے ،حضرت ابو حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ھے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ :
”یا ابن رسول اللہ ألستم کلکم قائمین بالحق“آیا آپ سارے آئمہ قائم بر حق نھیں ھیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: ہاں (کیوں نہیں ؟) ابوحمزہ ؓ نے پوچھا: تو پھر حضرت بقیۃ اللہ الاعظم کا نام قائم کیوں رکھا گیا ہے ؟

جس کے جواب میں امام علیہ السلام نے فرمایا: لمّا قتل جدّی الحسین علیہ السلام ضجّت الملائکۃ الیٰ اللّٰہ عزّ و جلّ بالبکاء والنجیب و قالوا الھنا و سیدنا اَ تفعل عمّن قتل صفوتک و ابن صفوتک من خلقک فاوحیٰ اللّٰہ عزّ و جلّ الیہم قرّوا ملائکتی فوعزّتی وجلالی لأنتقمنَّ منھم و لو بعد حین ثم کشف اللّٰہ عزّ و جلّ عن الائمۃ من ولد الحسین علیہ السلام للملائکۃ فسّرت الملائکۃ بذلک فاذا احدھم قائم یصلّی فقال اللّٰہ عزّ و جلّ بذلک القائم انتقم منھم [54]

ترجمہ:"جس وقت میرے جدّ حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تھے تو ملائکہ نے گریہ وزاری شروع کردی اور خداوند عالم سے کہنے لگے اے خدا آیا تو اپنے برگزیدہ اور پیامبر گرامی (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کے فرزند کے قتل کو نظر انداز کردے گا جو تیری بہترین مخلوق کا فرزند ہیں۔

پھر خداوند عالم نے ملائکہ کے لئے وحی فرمائی: اے میرے ملائکہ ! صبر کرو ،میری عزت اور جلال کی قسم بے شک ان لوگوں سے انتقام لوں گا چاھے کتنا عرصہ بھی کیوں نہ گزر جائے ،پھر خداوند عالم نے پردہ ہٹاکر فرشتوں کو امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے آئمہ علیہم السلام کی زیارت کروائی جس پر فرشتے خوش ہوگئے انھوں نے انوار آئمہ علیہم

السلام میں سے ایک کو دیکھا جو ان کے درمیان کھڑے ھوکر نماز میں مشغول تھے۔
پھر خداوند عالم نے فرمایا: میناس قائم (عج)کے ذریعہ انتقام لوں گا“ جیسا کہ ھم دعائے شریف ندبہ مینپڑھتے ھیں ”این الطالب بدم المقتول بکربلا (دعائے ندبہ)کھاں ھے کربلا میں شھید ھونے والے کے خون کا بدلہ لینے والے۔
اسی لفظ ”قائم“ کے بارے میں مزید روایت میں یوں وارد ھوا ھے:
امام جواد علیہ السلام سے جب سوال ھوا کہ حضرت (ع) کو قائم کیوں کھا جاتا ھے تو امام علیہ السلام نے فرمایا:
لاَنّہ یقوم بعد موت ذکرہ و ارتداد اکثر القائلین بامامتہ[55]
کیونکہ وہ اس وقت ظھور فرمائیں گے کہ جب ان کا ذکر ختم ھوچکا ھوگا او راکثر لوگ جو انکی امامت کے قائل ھوں گے وہ مرتد ھوچکے ھونگے۔
اور یہ واضح رھے کہ یہ قیام پروردگار عالم کے امر سے ھوگا اور حضرت (عج) خداوند عالم کے احکامات کو لوگوں تک پھنچائینگے شاید مراد وہ امر ھو کہ جسکی اطاعت کا قرآن مجید میں ذکر ھوا ھے:
< اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم[56]
”اللہ کی اطاعت کرواور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو اولی الامر ھوں“
اگرچہ مسلمانوں کے درمیان اولی الامر کے معنی میں بہت زیادہ اختلاف

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پاےا جاتا ھے بعض مفسرےن کا کھنا ھے کہ اولی الامر سے مراد حکومت کی سب سے بڑی اور اعلیٰ شخصےت ھے اور بعض کا کھنا ھے کہ اس سے مراد علماء اور لوگوں کا نمائندہ ھے۔ بعض افراد کے مطابق روحانی اور معنوی قائدےن ھےں ےعنی فقط عادل علماء جو قرآن و سنت کو مکمل طور پر جانتے ھوں جبکہ بعض علماء اھل سنت کا اس بات پر اصرار ھے کہ اس سے مراد اجماع ھے ےعنی لوگوں کی اکثرےت جس بات پر قائل ھوجائے وھی حجت ھے۔

جبکہ اھل تشےع کے سارے علماء اور مفسرےن اس بات پر متفق ھےں کہ اس آیت شرےفہ میں اولی الامر سے مراد آئمہ معصومےن علیھم السلام ھےں۔

آےہ شرےفہ میں اطاعت کا حکم مطلق آےا ھے، جسکا مطلب ےہ ھے کہ بغےر کسی خدشہ اور خوف کے ان کی اطاعت کی جائے ،اس سے ےہ بات سمجھ میں آتی ھے کہ جس کی اطاعت کا حکم بغےر کسی خطا ء کے خوف سے ھو اسے ےقےنا "معصوم" ھونا چاھےے کےونکہ ھرگز غےر معصوم کی مطلق اطاعت معقول نھےں کےونکہ اس کے ھر فعل و قول میں غلطی اور اشتباہ کا احتمال ھوتا ھے جبکہ فقط معصوم علیم السلام کی ھی ذات اےسی ھوتی ھے جس میں غلطی اور بھولنے کا کوئی امکان نھےں ھوتا۔ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھےں تو گذشتہ تمام احتمالات خود بخود ختم ھوجائےں گے۔ حکومتی رئےسوں کی اطاعت کسی طور پر جائز نھےں

ھوسکتی کےونکہ حکومت کے بڑے عھدے پر فائز ھو نے کا ھرگز ےہ لازمہ نھےں کہ وہ خطاؤں سے پاک ھو جس کا مشاھدہ مسلمانوں کے درمےان ھونے والے واقعات میں کثرت کے ساتھ کےا جاسکتا ھے۔ بغےر کسی تردےد کے بنی امےہ اور بنی عباس کے خلفاء اسکی بہت روشن مثال ھےں اسی طرح موجودہ زمانے تک مشاھدہ کرتے چلے آئےں کس مسلمان حکومت کے حاکم صدر ےا وزےر اعظم پر اندھا اعتماد کےا جاسکتا ھے ؟اگر اپنے ضمےر سے جواب طلب کرےں تو بغےر کسی شک کے جواب منفی ھوگا۔

جن لوگوں کا کھنا ھے کہ" وہ عادل علماء جو قرآن و سنت سے آگاہ ھوں" مراد ھےں تو پھر سوال ےہ پےدا ھوگا کہ اس بات کا فےصلہ کون کرے گا کہ کونسا عالم عادل ھے اور قرآن و سنت سے پوری طرح آگاہ ھے۔ عوام میں تو اس بات کی صلاحےت نھےں ھوتی ھے لہٰذا اھل خُبراء ےعنی مفتی اور مجتھدےن ھی اس بات کا فےصلہ کرسکتے ھےں جسکا مطلب ےہ ھوا کہ مفتی اور مجتھدےن حضرات جس کے حق میں فےصلہ کرےں وہ ھی واجب الاطاعت ھوگاجس کا نتےجہ ےہ ھوگا کہ دراصل مفتی اور مجتھدےن ھی واجب الاطاعت ھونگے کےونکہ اصل فےصلہ تو انکا ھوگا نہ کہ اس عالم کاجو منتخب ھوا ھے، اورےہ بات قطعاً آےہ مبارکہ کے خلاف ھے۔ اگر اس سے مراد اجماع ھے تو عرض کرتے چلےں کہ اس بات کا وجود میں آنا کہ ساری امت متفق ھوجائے ےہ غےر ممکن ھے رسول اکرم (صلی اللہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

علیہ و آلہ و سلم)کی حےات طےّبہ کے بعد سے آج تک مسلمان رھبری اور امامت جےسے اھم مسئلہ پر متفق نھےں ھوسکے ھےں اگر پھلی اور دوسری صدی کی تارےخ کو ھی مد نظر رکھےں تو حکومت اور سےاسی نوک جھوک میں کتنے ھی قتل و غارت اور جنگےں نظر سے گزرےں گی حتی حکومت کے حصول کے لےئے بچے اور عورتوں کا تو کےا اپنے خاندان کے افراد کو بھی ذبح کرنے سے درےغ نھےں کےا گےا۔ ےہ ساری سےاسی چالےں اور مکارےاں آج بھی تارےخ میں درج ھےں۔ دوسری بات ےہ ھے کہ جب ےہ ثابت ھوچکا ھے کہ امت کو کوئی بھی شخص معصوم نھےں ھے ےعنی اگر سب کو الگ الگ کرکے حساب کےا جائے تو کوئی بھی گناھوں اور خطاؤں کی لپےٹ سے آزاد نھےں ملے گا اےسی صورت حال میں ان کی حےثےت صفر کی ھے اب ےہ صفر چاھے لاکھوں اور کڑوڑوں میں بھی تبدےل ھوجائےں صفر ھی رھےں گے ان کی حےثےت میں کوئی تبدےلی واقع نھےں ھوگی۔ اگرچہ اھل تشےع میں کسی بھی اجماع کی اگر وہ معصوم (ع) کے بغےر ھو کوئی حےثےت نھےں ھے۔ اگر کھےں اجماع کو دلےل مانا بھی جاتا ھے تو وہ وجود مقدس معصوم (ع) کی وجہ سے ھے۔ معصوم (ع) کے وجود سے خالی اجماع ھرگز قابل قبول نھےں ھے۔ اس بات کا اعتراف کہ اطاعت مطلق کے واجب ھونے کا مطلب ےہ ھے کہ جس کی اطاعت کی جارھی ھو وہ معصوم ھو اھل سنت کے عظےم مفسر

فخر رازی نے اس طرح کہا ھے کہ " خدا جس کی اطاعت کا حکم قطعی طور پر اور بغیر کسی چون وچرا کے دیتا ھے وہ یقینا معصوم (ع) ھونا چاھیے کیونکہ اگر خطاء سے محفوظ نہ ھو اور خداوند عالم نے اس کی اطاعت کا حکم دے رکھا ھو تو یہ ایک قسم کا کلام خدا میں تضاد ھے کیونکہ ایک جانب سے اس کا حکم ماننا ممنوع ھے اور دوسری طرف سے اطاعت کا حکم دیا جارھا ھو کہ جو ایک ھی فعل میں امر و نھی کے جمع ھونے کا سبب بنے گا جو محال ھے لہذا اس بات سے ثابت ھوجاتا ھے کہ خداوند عالم نے جو قطعی طور پر مطلق اطاعت کا حکم دیا ھے اس کا لازمہ یہ ھے کہ یہ اولی الامر معصوم (ع) ھو"[57]

لہٰذا اب جو احتمال باقی بچتا ھے کہ جس پر کوئی اعتراض ممکن نہیں ھے وہ یہی ھے کہ جو علمائے اھل تشیع کہتے ھیں۔اس آیت مبارکہ شریفہ میناولی الامر سے مراد آئمہ معصومین علیھم السلام ھیں۔

اس بات کی تائید میں منابع اھل تشیع میں متعدد روایت بھی وارد ھوئی ھیں ھم فقط منابع اھل سنت سے نمونہ کے طور پر چند ایک روایت کو نقل کرتے ھیں۔

ابو حیان اندلسی نے لکھا ھے کہ یہ آیت علی علیہ السلام کے حق میں نازل ھوئی ھے۔[58]

علامہ ابوبکر بن مومن شیرازی اپنے "رسالة الاعتقاد " میں لکھتے ھیں۔(طبق مناقب الکاشی) ابن عباس سے روایت ھے کہ یہ آیت مبارکہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ھوئی ھے[59]
شےخ سلےمان حنفی قندوزی لکھتے ھےں کہ اےک دن اےک آدمی حضرت امےرالمؤمنےن علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں آےا اور سوال کےا کہ سب سے معمولی چےز کون سی ھے کہ جس کی وجہ سے انسان مؤمن بن جاتا ھے ؟ اور سب سے کم چےز کون سی ھے کہ جس کے سبب انسان کافر ےا گمراہ ھوجاتا ھے؟
حضرت امےر المؤمنےن علیہ السلام نے جواب میں فرماےا: " سب سے کم چےز کی جس کے سبب انسان گمراہ ھوجاتا ھے وہ ےہ ھے کہ انسان حجّت خدا کہ جس کی اطاعت لازم ھو اس کو نہ پہچانے"
اس آدمی نے سوال کےا :" ےا امےر المؤمنےن علیہ السلام وہ لوگ کون ھےں مجھے بتلائےں "
امام علیہ السلام نے فرماےا: وھی لوگ جو آیت شرےفہ :< ےا اےھا الذےن آمنوا اطےعوا اللّٰہ و اطےعوا الرسول و اولی الامر منکم>[60] میں ذکر ھےں۔
اس شخص نے پھر سوال کےا " مےری جان آپ پر قربان ھو کچھ وضاحت کے ساتھ فرمائےں۔
امام عالی مقام علیہ السلام نے جواب میں فرماےا: وھی لوگ کہ جن کے بارے میں رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)نے اپنے آخری خطبہ مینذکر کےا تھا " انی ترکت فےکم امرےن لن تضلوا بعدی ان تمسکتم بھما کتاب اللہ و

عترتی اھل بےتی "[61]

" میں تمھارے درمےان دو ےادگار چےزےں چھوڑ کر جارھا ھوں اگر ان کے ساتھ رھو گے تو ھر گز مےرے بعد گمراہ نھےں ھوگے خدا کی کتاب قرآن اور مےرے اھل بےت علیھم السلام ۔"

ےہ بات تو مقدمہ میں بےان ھوچکی ھے کہ اگر کوئی منصب ےا فضےلت کسی اےک معصوم (ع)کے لےئے ثابت ھوجائے تو سب میں ےکساں طور پر پائی جاتی ھے ےھی وجہ ھے کہ ھم حضرت بقےۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو "صاحب امر" ارواحنا فدا بھی کھتے ھےں۔

محمد و آل محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)پر درود بھےجنے کے بارے میں ارشاد رب العزت ھے کہ :

< ان اللّٰہ و ملائکتہ و ےصلون علی النبی ےا اےھا الذےن آمنوا صلّوا علےہ و سلّموا تسلےماً>

"بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ رسول پر صلوات بھےجتے ھےں تو اے صاحبان اےمان تم بھی ان پر صلوات بھےجتے رھو اور سلام کرتے رھو[62]

البتہ ےہ بات واضح رھے کہ جب صلوات کو خداو ند متعال سے نسبت دی جائے تو رحمت کے نزول کے معنی میں آتا ھے اور جس وقت فرشتوں او مومنےن سے نسبت دی جائے تو طلب رحمت کے لئے استعمال ھوتا ھے۔

دوسری بات کہ جسکا جاننا ضروری ھے وہ ےہ ھے کہ " صلوات اور سلام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

“ میں فرق هے ۔صلّوا طلب رحمت اور پےامبر گرامی (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)پر درود بھےجنے کے لئے آتا هے لےکن سلّموا کے بارے میں دو احتمال هےں ” اےک تو ےہ کہ حضرت ختمی مرتبت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کے زمانے میں اور احکامات کے سامنے سر تسلےم خم هونا هے جےسے اےک اور مقام پر خالق کائنات کا ارشاد هوتا هے کہ :

< ثم لا ےجدوا فی انفسهم حرجا جامعا قضےت و ےسلموا تسلےماً> [63]

ترجمہ: ”اور پھر جب آپ فےصلہ کردےں تو اپنے دل میں کسی طرح تنگی کا احساس نہ کرےں اور آپ کے فےصلہ کے سامنے سراپا تسلےم هوجائےں“۔

جےسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت هے کہ حضرت ابو بصےر رضی اللہ عنہ نے رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کی نسبت کے معنی کے بارے میں سوال کےا تو حضرت علیہ السلام نے فرماےا :

هو التسلےم لہ فی الامور [64]

هر کام میں پےامبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کے سامنے تسلےم رهنا هے۔دوسرا معنی آپ پر سلام بھےجنے کے لےئے هے جےسے ” السلام علےک ےا رسول اللّٰہ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)“

ابو حمزہ ثمالی ضں سے روایت هے کہ جب آیت مذکورہ نازل هوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کے صحابی کعب نے پوچھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)پر سلام کرنے کو تو هم سمجھ گئے هےں لےکن صلوات کےسے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بھےجی جائے تو حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)نے جواب میں فرماےا کھو:

اللھم صلی علی محمد وآل محمدکماصلےت علی ابراھےم انک حمےد مجےدو با ر ک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراھےم و آل ابراھےم انک حمےد مجےد[65]

اگرچہ ظاھری طور پر ےہ دونوں معنیٰ اےک دوسرے سے مختلف نظر آتے ھےں لےکن حقےقت میں اس کا نتےجہ اےک ھی نکلتا ھے اور وہ ےہ ھے کہ جو شخص آپ (ص)پر سلام بھےج رھا ھے اور خدای متعال سے آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کی سلامتی کا طلب گار ھے ےقےنا وہ آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کے دوستوں اور محبت کرنے والوں میں سے ھے جبکہ محبت کرنے والا صرف اسی کو کھا جائے گا کہ جو مطلق طور پر آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کے فرمان اور احکامات کے سامنے تسلےم ھو۔ اھل سنت کے بزرگ مفسر امام جلال الدےن سےوطی اپنی تفسےر در المنثور میں اس آیت شرےفہ کے ذےل میں بخاری ، مسلم ، ابوداؤد ، نسائی ،ابن ماجہ اور ابن مردوےہ سے متعدد متعدد روایت نقل کرتے ھےں[66]ھم صرف اےک روایت کو نقل کرنے پر اکتفاء کرتے ھےں۔

اےک شخص حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کی خدمت میں حاضر ھوا اور سوال کےا کہ آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)پر سلام بھےجنے کو تو ھم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سمجھ گئے لےکن صلوات کےسے بھےجی ۔

جائے حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)نے جواب میں فرماےا کھو: ”اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد کما صلےت علی ابراھےم انّک حمےد مجےد اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراھےم و آل ابراھےم انّک حمےد مجےد“

اسی مضمون کی تفسےر میں ۱۸ روایت نقل ھوئی ھےں البتہ ےاد رھے کہ اھل سنت اور اھل تشےع کے منابع میں متعدد روایت میں کلمہ ”علی“ کے بغےر صلوات نقل ھوئی ھے جےسے : اللھم صلی علی محمد و آل محمد۔ اھل تشےع کے تمام فقھاء اور مجتھدےن کا اس بات پر اتفاق رائے ھے کہ نماز کے دونوں تشھدوں میں صلوات بھےجنا واجب ھے اور اگر کوئی بغےر صلوات کے نماز پڑھے گا تو اس کی نماز صحےح نھےں ھے۔

وَمَغارِبِھا سَہْلِھا وَجَبَلِھا وَبَرِّھا وَبَحْرِھا >

(تما م مؤمنےن اور مومنات کی جانب سے چاھے وہ کرۂ ارض کے شرق میں ھوں ےا غرب میں،صحراء میں ھوں ےا پھاڑوں میں خشکی میں ھوں ےا سمندر میں)

تمام خلائق عالم کی جانب سے اُن پر اور اُن کے اجداد پر صلوات ھو دنےا کی ھر مخلوق اُن کے انتظار میں سرگرداں ھے۔حضرت عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظھور سے ھر چےز کو قرار آجائے گا۔اسی لےئے ھماری دعا

ھے کہ ھماری اور تمام مخلوقات کی جانب سے حضرت کو درود اور سلام پھنچے۔

(اور مےری طرف سے اور مےرے والدےن کی طرف سے درود ھو) ےھاں پر ادبی لحاظ سے عطف خاص، عام کے بعد ذکر ھواھے ےعنی مطلب ےہ ھوا کہ جب مؤمنےن اور مومنات کھا جاچکا تو پھر (مےں اور مےرے والدےن) بھی انھی مؤمنےن میں شامل ھےں لےکن اھمےت اور خصوصےت کو بےان کرنے کے لےئے ےہ عطف خاص ، عام کے بعد لانا معمول کے مطابق ھے۔

< زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدادَ كَلِماتِہِ وَمَا أَحْصاہُ عِلْمُہُ وَأَحاطَ بِہِ كِتابُہُ>

(جو عرش خدا کا ھم وزن ھوخدا کے کلمات کی طرح پھےلاؤ کا حامل ھو اور اس کے علم نے جس جس شئ کا احاطہ کےا ھے اور جس جس شئ کا اس کتاب میں ذکر ھے اتنا ھی وسےع اور گسترده ھو) ظاھری طور پر سارے کلمات دعا کی اھمےت اور خصوصےت کو بےان کررھے ھےں کےونکہ جب کسی عظےم چےز کو مانگا جائے تو واسطہ بھی اس کے شاےان شان ھونا چاھےے۔ عرش خدا کا وزن باوجود اسکے کہ وہ بھی مخلوق خداوند ھے لےکن ممکن نھےں کہ خداوند اور اسکے خاص بندوں کے علاوہ کوئی بھی اسکے بارے میں علم رکھتا ھو۔ کلمات خداوند کی مقدار بھی اسی طرح سے ھے کہ جس طرح سے خود

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ارشاد خداوند رب العزت ھے کہ:
[67]

”آپ کہہ دےجئے کہ اگر پروردگار کے کلمات کے لےےء سمندر بھی روشنائی بن جائے تو کلمات رب ختم ہونے سے پہلے ھی سارے سمندر ختم ھوجائےں گے چاھےں ان کی مدد کے لےئے ھم وےسے ھی سمندر اور بھی لے آئےں“

علم اور کتاب خداوند عالم لا محدود ھے اس لامحدود علم اور کتاب کو واسطہ قرار دےا جارھا ھے جےسا کہ کتاب خداوند کے بارے میں ارشاد ھوتا ھے ۔

(ھم نے کتاب میں کسی چےز کے بےان میں کوئی کمی نھےں کی ھے)[68]

(ا ور کوئی خشک وتر اےسا نھےں ھے جوکتاب مبےن کے اندر محفوظ نہ ھو)[69]

(اس (کتاب) میں ھر چےز کی وضاحت موجود ھے)[70]

اس کتاب خدا کا اےک ظاھر ھے اور اےک باطن ھے۔ ظاھر تو معلوم ھے کہ شرےعت ختمی مرتبت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)اور باطن وہ علم ھے کہ جو خداوند کی طرف سے حضرت خاتم الانبےاء (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)اور ان کے جانشےن کو عطا ھواھے۔

جیسے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)فرماتے ھیں:
”انا مدینة العلم و علی بابھا فمن اراد العلم فلیات باب المدینة“
میں علم کا شھر ھوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ھیں لہذا جو کوئی علم کے حصول کا ارادہ رکھتا ھے وہ دروازے سے آئے-[71]
اسی طرح امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیھما السلام نے فرمایا:
اعلم ان جمیع اسرار الکتب السماویہ فی القرآن وجمیع ما فی القرآن فی الفاتحة و جمیع مافی الفاتحة فی البسملہ وجمیع مافی البسملہ فی باء البسملہ و جمیع ما فی باء البسملہ فی النقطة التی ھی تحت الباء قال الامام علیہ السلام انا نقطة التی تحت اللباء [72]
ترجمہ:”جان جاؤ بے شک ساری آسمانی کتابوں کا علم قرآن میں ھے اور جو کچھ قرآن میں ھے وہ سورہ فاتحہ میں ھے اور کچھ سورہ فاتحہ میں ھے ---مینھے وہ بسم اللہ میں ھے اور جو کچھ بسم اللہ میں ھے وہ اس کے حرف باء میں ھے اور جو کچھ حرف باء میں ھے وہ اس کے نقطہ میں ھے امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اور میں وہ نقطہ ھوں جو باء کے نیچے ھے-“
اسی طرح جب جنگ صفین میں شامیوں نے قرآن کو نیزوں پر اٹھایا اور اس کو حَکَم بنانا چاھا تو حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:
”انا القرآن الناطق“[73]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ترجمہ: میں قرآن ناطق ہوں۔
جب دعا قرآن ناطق اور باء بسم اللہ کے ظہور کی ہو تو واسطہ بھی اس کی حےثےت کے مطابق ہونا چاھےے۔
حال حاضر میں خلائق کائنات میں حضرت (عج)سے زےادہ افضل و اعلم کوئی ذات وجود نھےں رکھتی وہ وارث علم انبےاء اور اوصےاء سلام اللہ علےھم اجمعےن ھےں لہٰذا ان کی حےثےت کے مطابق وسےع و عرےض چےزوں کے واسطہ دےئے جارھے ھےں۔
< اللّٰہُمَّ إِنِّی أُجَدِّدُ لَہُ فِی صَبِیحَةِ یَوْمِی ہٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ أَیَّامِی عَہْداً وَعَقْداً وَبَیْعَةً لَہُ فِی عُنُقِی لاَ أَحُولُ عَنْہ وَلاَ أَزُولُ أَبَداً >
(اے خدا ! بے شک میں آج کی صبح کا آغازا ور جب تک زندرھوں گا ےہ عھد اور پےمان اور ان کی بےعت جو مےری گردن پر ھے اس کو نہ بدلوں گا اور نہ کبھی ترک کروں گا۔)
ےہ بات صرف اس صبح اور باقی ماندہ زندگی کے لےئے نھےں ھے بلکہ ھمےشہ ھمےشہ کے لےئے عھد وعقداور بےعت کرتا ھوں واضح رھے کہ "عھد" اےک عملی مظاھرہ ھے کہ جو معاھدہ کے بعد کا مرحلہ ھے جبکہ "عقد" اعتقاد قلبی اور اس پر اےمان کا نام ھے اسی طرح "بےعت" ملکی معاملات میں تسلےم ھونے کانام ھے۔ مےرا پوارا خلاص مےرا اےمان مےرا عقےدہ مےرا ظاھر مےرا باطن سب حضرت بقےۃ اللہ کے لےئے ھے اس طرح سے کہ ان امور میں سے کچھ بھی کمی نہ ھونے پائے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ےھاں پر امامت اور ولاےت کے تابع ھونے کا ثبوت دےا جارھا ھے اور ےہ عقےدہ ھمےشہ ھمےشہ کے لےئے ھے اس میں کچھ تبدےلی نہ آنے پائے۔

ےہ ھر صبح پڑھنے کے لےئے ھے حدّ اقل چالےس صبح کو ضرور پڑھے کےونکہ چالےس دنوں میں جاکر ممکن ھے کہ انسان کا عھد،عقد اور بےعت مکمل ھو جےسے کہ چالےس سال میں پھنچ کر انسان کامل ھوتا ھے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ھے کہ: اذا بلغ اربعےن سنة فقد بلغ منتھا [74]

جب انسان چالےس سال کا ھوتا ھے تو پھر جاکر مکمل ھوتا ھے۔ لہٰذا جب تک چالےس عدد پورے نہ ھوجائےں اس کو پڑھا جائے ےھاں تک کہ اےمان کامل ھوجائے اور اس کے بعد اس لئے پڑھتا رھے کہ اےمان باقی رکھ سکے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ھےں: ما اخلص عبد الاےمان با للّٰہ اربعےن ےوماً الّا زھدہ اللّٰہ فی الدنےا و بصّرہ دائھا و دوائھا و اثبت الحکمة فی قلبہ [75]

کسی بندہ کا اےمان خداوند کے اوپر خالص نھےں ھوتا مگر ےہ کہ خداوند ا س کو چالےس روز دنےا سے بے رغبت کردےتا ھے اور اس کے درداور دواء کی نشاندھی کردےتا ھے اور حکمت کو اس کے قلب پر ثابت کردےتا ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اب جبکہ چالےس دنوں میں اےمان خالص،بےعت و عهد و عقد خالص هوجائے تو هرگز میں اپنے مقام سے تنزل نہ کروں اور صبح کی تاکےد بهی اسی لےئے هے کہ جب اس دعا کے نتےجہ کا وقت هوگا ےعنی جب دعا کا ثمره ظهور کی صورت میں نصےب هوگا تو میں شروع سے ان کے ساته رهوں خدانخواستہ کهےں اےسا نہ هو کہ ظهور کے وقت مےرے اےمان میں کمی آجائے مجهے شروع سے ان کے ساته رهنا چاهےے نہ ےہ کہ وسط ےا آخری دور میں جاکر ملوں۔ میں اپنی شروعات انهےں کے ساته کرنا چاہتا هوں جےسے اپنے دن کی شروعات اس عقد و عهد کے ذرےعہ کررها هوں۔ اور پهر جب عهد و پےمان هوگےا اور بےعت کرلی گئی تو پهر کها جائے گا:

< اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی مِنْ أَنْصارِهِ وَأَعْوانِهِ وَالذّابِّينَ عَنْهُ والْمُسارِعِينَ إِلَيْهِ فِی قَضاءِ حوَائِجِهِ وَا لْمُمْتَثِلِينَ لِاَ◌◌َوامِرِهِ وَالْمُحامِينَ عَنْهُ وَالسَّابِقِينَ إِلى إِرادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ>

(اے خدا! مجهے ان کے انصار اور اعوان میں سے قرار دے اور ان کا دفاع کرنے والوں میں سے اور انکی حاجت روائی کرنے والوں میں انکی طرف بڑهنے والوں میں سے اور انکے حکم پر چلنے والوں میں سے اور انکی جانب لوگوں کو بلانے والوں مینسے اور انکے ارادوں کو پهلے پورا کرنے والوں مینسے اور انکے سامنے شهےد هونے والوں میں سے قرار دے)۔

اس مقام پر آکر بنده اپنے خالق سے توفےق طلب کررها هے کہ مجهے اُن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے انصار و اعوان میں سے قرار دے۔ تمام نےکےوں اور خوبےوں کا منشاء اور منبع خداوند متعال ھے اسی لےئے ھمےشہ انسان کو طالب توفےق ھونا چاھےے کہ خداوند عالم انسان کوراہ مستقےم پر لاکر اس پر باقی رکھے ھر شخص کو چاھےے کہ صدق دل سے دعاکرے کےونکہ خداوند متعال اس کے دل کے حال سے آگاہ ھے اور وہ سب کچھ جانتا ھے۔ ارشاد رب العزت ھے:

[76]

”وہ غائب اور حاضر سب کا جاننے والا صاحب حکمت اور ھر شئ سے باخبر ھے“

[77]

”اور آسمان اور زمےن کا سارا غےب اللہ ھی کے لےئے ھے“

[78]

”بے شک اللہ آسمان اور زمےن کے ھر غےب کا جاننے والا ھے اور وہ تمھارے اعمال کا بھی دےکھنے والا ھے“

اسی لئے زےارت سےد الشھداء امام حسےن علیہ السلام میں بھی ھم پڑہتے ھےں:

ےا لےتنی کنتُ معکم فافوز فوزاً عظےماً ۔

”اے کاش میں بھی (کربلا میں) آپ کے ساتھ ھوتا تاکہ آپ علیھم السلام کے اوپر اپنی جان نثار کرکے اس مقامِ شھادت پر فائز ھوسکتا“۔

اگر واقعاً یہ خواہش ہو اور صدق دل کے ساتھ مانگا جائے یقینا درگاہ پروردگار میں قبول ہوگئی جس کے بارے میں متعدد روایت وارد ہوئی ہیں مانند:

حضرت ابو بصیر رض امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا:

بے شک عبد مومن فقیر یہ کہے: یا ربّ ارزقنی حتّی افعل کذا کذا من البرّ و وجوہ الخیر فاذا علم اللہ عز و جلّ ذلک منہ بصدق نیۃٍ کتب اللّٰہ لہ من الاجر مثل ما یکتب لہ عملہ ان اللّٰہ واسع علیم[79]

"پروردگار مجھے رزق عطا فرما تاکہ میں نیکی اور بھلائی وغیرہ کرسکوں پھر جب خداوند عالم اس کی نیّت کی سچائی کو دیکھے گا تو اس کے لئے وهی اجر لکھ دے گا کہ جو اس پر عمل کرنے سے لکھا جا تا بے شک خداوند عالم واسع اور سب چیزوں کو جاننے والا ہے۔"

ابوهاشم امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: انّما خلّد اهل النار فی النار لأنّ نیّاتهم کانت فی الدنیا ان لو خلدوا فیها ان یعصو اللہ ابداً و انّما خلّد اهل الجنة فی الجنة نیّا تهم کانت فی الدنیا ان لو بقوا فیها ان یطیعوا اللّٰہ ابداً فبا لنیّات خلّد هولاء و هو لاء ثم تلا قولہ تعالیٰ:

قل کل یعمل علی شاکلة [80]

"آپ کہہ دیجئے کہ ہر ایک اپنے طریقہ پر عمل کرتا ہے"

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قال علی علیہ السلام : علی نےتہ[81]

”بے شک اہل جھنم ھمےشہ جھنم میں رھےں گے کےونکہ دنےا میں ان کی نےت ےہ تھی کہ اگر ھمےشہ کے لئے دنےا میں رہ جائےں تو خدا کی نافرمانی کرتے رھےں گے اور اہل جنت ھمےشہ جنت میں رھےں گے کےونکہ دنےا میں ان کی نےت ےہ تھی کہ اگر دنےا میں ھمےشہ کے لےئے بھی رہ جائےں تو پھر بھی خداوند کی فرمانبرداى کرتے رھےں گے لہٰذا نےتوں پر ھے۔

جس کی جےسی نےت ھے وہ وےسا ھی رھے گا پھر امام علیہ السلام نے اس آیت شرےفہ کی تلاوت فرمائی:

امام علیہ السلام نے فرماےا: ”اس سے مراد ان کی نےت ھے“ ےھاں پر ھماری نےّتوں پر منحصر ھے کہ ھم کس چےز کی خواہش رکھتے ھےں۔ اگر ھماری دعا میں خلوص شامل ھے تو ےقےنا ھمیں ےہ درجہ عطا کےا جائے گا کہ جس کی ھم خواہش رکھتے ھےں۔

لفظ انصار اور اعوان کا مطلب تقرےباً ملتا جلتا ھے۔البتہ عون کادرجہ نصرت سے زرا زےادہ ھے ےعنی اگر کوئی زبانی حماےت بھی کرے تو ناصر کھلائے گا مگر عون اس وقت بنے گا جب عملی طور پر حماےت کرے ممکن ھے کہ ےہ سوال پےدا ھو کہ غیبت کے زمانے میں عملی طور پر کس طرح کام کےا جاسکتا ھے؟ توا س کے جواب میں عرض کرتے چلےں کہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فرائض اور واجبات ھر دو رکی مناسبت سے مختلف ھوتے ھےں۔ زمان ظھور میں جو فرائض ھوں گے وہ خود ھی حضرت(عج) آکر معےن فرمائےں گے لےکن زمان غیبت میں ھمارے کچھ فرائض ھےں ےہ فرائض تکالےف اور احکامات شرعی کے علاوہ ھےں کہ جن پر عمل کرنا ھر مسلمان کے لےئے ضروری ھے۔ خود امام زمان(عج) کی نسبت سے بھی مخصوص فرائض ھےں جےسے حضرت(عج) کے ظھور کے لئے دعا کی جائے۔

کہ جس کی روایت میں بہت تاکےد کی گئی ھے ےھاں تک کہ افضل الاعمال میں سے قرار دےا گےا ھے۔آپ کے ذکر کو زندہ رکھا جائے۔ بچوں کی تربےت کرتے وقت شروع ھی سے آپ کے لئے وقف کےا جائے وغےرہ۔ شروع ھی سے بچوں کے ذھن میںڈالا جائے کہ ھم اور ھمارے پاس جو کچھ ھے اس کے اصل مالک خدا کے بعد آج کے دور میں حضرت ولی عصر (عج) ھےں۔

”زابےن عنہ“سے مراد ےہ ھرگز نھےں ھے کہ حضرت کو دشمنوں کے شرّ سے بچائےں کیونکہ حضرت کو کسی کی محتاجگی نھےنھے۔ بلکہ ےھاں احتےاج تو ھماری طرف سے ھے ھمیں ان کی ضرورت ھے نہ ےہ کہ اُن کو ھماری ضرورت ھو۔اس سے مراد اپنے خلوص کو ظاھر کرنا ھے اور ےہ اےک طرح کا مومنےن کا حضرت سے اظھار محبت ھے۔ ”المسار عےن الےہ“سے بھی مراد ےہ ھے کہ حضرت کی خدمت میں رہ کر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ان کی غلامی کی جائے خداوند عالم کے بعد وہ ھمارے امور کے مالک ھےں جس طرح اےک غلام اپنے مالک کے فرمان کو بجالانے کے لئے ھر دم تےار رہتا ھے۔ ےھی نسبت ھماری حضرت کے ساتھ ہو کہ جس کو باقی جملوں ”الممتثلےن لاوامرہ“ اور ”والمحامےن عنہ“ میں بےان کےا جارھا ھے۔

ھمارا پورا وجود حضرت(عج) کے اختےار میں ہو اس طرح سے کہ کوئی فکر و سوچ ھماری اپنی نہ رھے بلکہ جیسے حضرت(عج) مستقل طور پر ھر وقت اپنے پروردگار اور خالق کائنات سے رابطہ میں رہتے ھےں اور کسی لمحہ بھی اپنے خدا سے غافل نھےں ھوتے اس طرح ھمارا وجود اور فکر حضرت (عج)کے اختےار میں رھے اور لمحہ بھر کے لےئے بھی حضرت(عج) سے غافل نہ ھونے پائے۔

جملہ ” السابقےن الیٰ ارادتہ “ میں بےان کےا گےا ھے کہ ھمیں حضرت (عج) کے پاس پھلے جانے والوں میں قرار دےا جائے کےونکہ جس کا اےمان زےادہ محکم ھوگا وہ پھلے حضرت(عج) کی خدمت میں پھنچے گا ھمارے اےمان کو اس درجہ پر لے جاکہ حضرت (عج)کی نصرت میں پھل کرنے والوں میں سے ھوں۔

جتنے پرانے اصحاب ھوں گے اتنا ھی حضرت(عج) کے مورد عناےت قرار پائےں گے جےسے کہ آیت شرےفہ میں بھی اس بات کی جانب اشارہ ملتا ھے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”اور سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ھی ھےں، وھی اللہ کی بارگاہ کے مقرّب ھونگے“[82]

”المستشھدےن بےن ےدےہ “ میں بھی مؤمن کی جانب سے شھادت کی تمنّا کا اظھار کےا جارھا ھے ےعنی امام علیہ السلام کی رکاب میں شھادت نصےب ھو۔ جبکہ بہترےن موت اور فضےلت تو صرف شھادت میں ھے اور جو مقام شھےدوں کا ھے وہ کسی کو نصےب نھےں ھوسکتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ھے:

ترجمہ: اور خبردار راہ خدا میں قتل ھونے والوں کو مردہ خےال نہ کرو وہ زندہ ھےں اور اپنے پروردگار کے ےھاں رزق پارھے ھےں[83] ےہ عام شےعوں کا مقام ھے اور جب امام علیہ السلام کی رکاب میں شھادت نصےب ھوگی تو اس کامقام اور فضےلت کےا ھوگی ؟ واللہ عالم۔

(اے خدا ! اگر مےرے اور مےرے آقا امام زمان(عج) کے درمےان موت حائل ھوجائے جو تو نے اپنے بندوں کے لےئے قرار دی ھے تو پھر مجھے مےری قبر سے اس طرح نکالنا کہ میں نے کفن پھنا ھوا ھو ننگی تلوار اےک ھاتھ میں ھو جبکہ دوسرے ھاتھ میں نےزہ اٹھاےا ھو اور آپکی آواز پر لبےک کہہ رھا ھوں چاھے شھر میں ھو نےا بےابان میں)۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ےھاں پر مؤمن اپنے خلوص کی انتھاء کو پھنچ کر حضرت حجت(عج) سے اپنی محبت اور عشق کا اظھار کررھا ھے حضرت (عج)کی زےارت اور ھمراھی ھونے کا شدت کے ساتھ اےسے بےان کےا جارھا ھے کہ اگر حضرت (عج)کے ظھور سے پھلے مےری اجل اور موت کا وقت آپھنچے تو پھر بھی مجھے قبر سے اٹھالےا جائے جےسا کہ بعض آئمہ علیھم السلام کے اصحاب کے لےئے بھی کھا جاتا ھے کہ ظھور کے وقت اپنی قبروں سے اٹھائے جائےں گے ےھاں تک کہ اصحاب کھف وغےرہ کے لےئے بھی یوں ھی بےان ھوتا ھے۔

ےقےنا اےسا ھی ھوگا کہ جو دنےا میں اور اپنی زندگی میں حضرت(عج) کی نصرت کی تمنا رکھتا ھو ےقےنا ظھور کے وقت قبروں سے اٹھاےا جائے گا۔ جبکہ ھم جانتے ھےں کہ ھر شخص کے لےئے موت حتمی ھے جےساکہ آےہ شرےفہ میں بےان ھوا ھے:

ھر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ھے اس کے بعد تم سب ھماری بارگاہ میں پلٹا کر لائے جاؤ گے۔[84]

موت اور زندگی تو کسی کے اختےار میں نھےں ھے لےکن اس موت کے بعد زندگی جو حضرت (عج)کی خدمت مینگذرے اس کی تمنا کا اختےار ھے۔ کفن پوش ھوکر قبر سے نکلنے کی خواہش کی کئی وجوھات ھوسکتی ھےں۔ممکن ھے کہ اس سے مراد ےہ ھو کہ جس طرح انسان دنےاوی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بناوٹوں اور رنگا رنگ لباس کو چھوڑ کر اےک سادہ کپڑے میں لپٹ کر قبر میں جاتا ھے مجھے اسی سادگی کے ساتھ اٹھا اور مےرے پاس سوائے ننگی تلوار اور نےزہ کے کچھ نہ ھو۔

ممکن ھے مراد ےہ ھو کہ جےسے انسان قبر میں فقط اپنے اعمال لے کر جاتا ھے اور انھی اعمال کے ساتھ قبر سے اٹھالےا جائے گا۔اگر اعمال اچھے ھوں گے تو صحےح ھے ورنہ سب کے سامنے بے آبرو ھوجائے گا اور سب کے اعمال اےک دوسرے پر ظاھر ھوجائےں گے۔ےہ اس بات سے کناےہ ھے کہ مجھے برھنہ نہ اٹھانا بلکہ مےرے نےک اعمال کے ھمراہ با لباس اٹھانا اور ےہ لباس وھی عقےدہ امامت و ولاےت ھو کہ جس پر میں دنےا میں اےمان رکھتا تھا جےسا کہ کلام مجےد میں اےسے لباس کی جانب اشارہ کےا گےا ھے کہ سب سے بہتر لباس کونسا ھے ؟ ارشاد باری تعالیٰ ھے:

”اے اولاد آدم ھم نے تمھارے لےئے لباس نازل کےا ھے جس سے اپنی شرمگاھوں کا پردہ کرو اور زےنت کا لباس بھی دےا ھے لےکن تقوی کا لباس سب سے بہتر ھے۔“[85]

اس کے بعد اسی گذشتہ بات کی تاکےد کی جارھی ھے کہ مینجس حالت میں بھی ھوں چاھے سفر میں رھوں ےا اپنے وطن میں ھمےشہ حضرت (عج)کو لبےک کھنے کے لےئے تےار ھوں ممکن ھے ےھاں پر اشارہ اس خدشہ کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جانب هو جو تارےخ میں انبےاء علیھم السلام ےا معصوم علیھم السلام کے ساتھ پیش آتا رھا ھے جب انھوں نے کسی ضرورت کے وقت ےا کسی جنگ کے موقع پر لوگوں کو طلب کرنا چاھا تو سب کو بھانے سوجھنے لگتے تھے کسی کو بےوی بچوں کا بھانہ تو کسی کو والدےن کا، کسی کو سےاسی خوف تو کسی کو اقتصادی مسائل ھر شخص اپنی مشکل کو لے کر بےٹھ جاتا تھا اور عذر تراشی کرنے لگتا اےسے موقع پر فقط خالص اےمان والے ھی ساتھ ھوسکتے ھےں۔

اگر کوئی اپنی دنےوی مشکلات کو اھمےت دے گا تو ےقےنا وہ فضےلت کے قافلہ سے پےچھے رہ جائے گا لہذا ھر وقت ےھی دعا کرےں کہ ھمےشہ سراپا حضرت (عج) کی آواز پر لبےک کھنے کے لےئے تےار رھےں اور ھمیں اےمان کے اس درجہ سے نےچے نہ گرنے دےا جائے جوامام(ع) کی نصرت کے لےئے ھونا ضروری ھے دنےا کی کوئی بھی طاقت اور کشش ھمارے اور حضرت کے درمےان حائل نہ ھو پائے۔

< اَللّٰہُمَّ أَرِنِی الطَّلْعَةَ الرَّشِیدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِیدَةَ وَاکْحَُلْ ناظِرِی بِنَظْرَةِ مِنِّی إِلَیْہِ >

(اے خدا! مجھے حضرت (عج)کا چمکتا ھوا چھرہ دکھا اور درخشاں پےشانی کو اور ان کے دےدار کو مےری آنکھوں کا سرما بنادے)۔

”الطلعة الرشےدہ “ سے مراد خود حضرت (عج)ھےں کےونکہ قرآن اور روایت میں حضرت (عج)کو آفتاب سے تشبےہ دی گئی ھے۔

ارشاد رب العزت ھے:

(زمےن اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی)[86]
اس آیت کے ذےل میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ھے کہ جب ھمارے قائم قےام کرےں گے تو زمےن آپ کو خدا کی طرف سے عطا کئے گئے نور سے بھر جائے گی[87]
اسی طرح خود حضرت (عج) بھی اپنی غیبت کے بارے میں بےان کرتے ھوئے فرماتے ھےں کہ مجھ سے زمانہ غیبت میں کسی طرح استفادہ کےا جاسکتا ھے۔
اما وجہ الانتفاع فی غیبتی فکالانتفاع بالشمس اذا غےّبھا عن الابصار السحاب[88]
”مجھ سے غیبت کے زمانہ میں اس طرح فائدہ اٹھاےا جاسکتا ھے جےسے بادلوں میں سورج کے چھپ جانے سے فائدہ پھنچتا ھے۔“
”الغرة الحمےدة“ کا مطلب سفےد پےشانی ھے جو کناےہ ھے خوشبختی اور خوش قسمتی سے،مراد وہ نور ھے جس سے دنےا روشن ھوجائے۔ اس علامت خوشبختی کو جو مؤمنےن کے لئے باعث مسرت ھو مجھ پر ظاھر فرما اور حضرت (عج) کے دےدار کو مےری آنکھوں کے لئے ٹھنڈک قراردے۔ مےرے غم اور درد کا علاج خود حضرت (عج) ھےں۔
جےسے انسان اپنی پسند کی چےزکو دےکھ کر کہتا ھے کہ مےری آنکھوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں ٹھنڈک پڑ گئی ےہ اسی مناسبت سے ھے کےونکہ ا س کا دےدار مؤمنےن کے لئے باعث مسرت اور فرح ھوگا۔ اےسے دےدار چاھے عالم روےا اور خواب میں بھی کےوں نہ ھوں انسان پوری زندگی اس پر فخر محسوس کرتا رھے اور خواب میں بھی ےھی تمنا رھے گی کہ خداےا ےہ خواب کبھی ختم نہ ھونے پائے۔ البتہ اےک بات قابل ذکر رھے کہ دےدار فقط مؤمنےن کے لےئے باعث مسرت ھوگا کےونکہ مؤمن کی دعا فقط آنکھوں سے زےارت کرنا نھےں بلکہ آنکھوں کے ذرےعہ اپنے دل کو زےارت سے منور کرنا ھے۔ اےمان اور عقےدہ کے اس درجہ کے حصول کے لےئے جو محبت اور ولاےت اھل بےت علیھم السلام کے لئے مطلوب ھے۔

ےوں تو بہت سے لوگوں نے رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کی زےارت کی اور مسلسل زےارت کرتے رھے مگر ےہ محبت ان کے لےئے فائدہ مند نہ رھی کےونکہ ان کے قلوب گناھوں کی مےل سے ڈھک چکے تھے ےھاں تک کہ نہ انھےں حق سمجھ میں آےا اور نہ ھی اپنی عاقبت سنوار سکے۔

ارشاد رب العزت ھے:

[89]

”خدا نے ان کے دلوں اور کانوں پر گوےا مھر لگادی ھے کہ نہ کچھ سنتے ھےں اور نہ سمجھتے ھےں اور آنکھوں پر بھی پردے پڑ گئے ھےں“

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پھر جب یہ لوگ گمراھی اور ضلالت کے سمندر میں غرق ھونے لگتے ھیں تو پھر خداوند عالم فرماتا ھے:

”ان کے دلوں میں بیماری ھے اور خدا نے نفاق کی بنا پر اسے اور بڑھا دیا ھے اب اس جھوٹ کے نتیجے میں انھیں دردناک عذاب ملے گا۔“[90]

لہٰذا ھماری دعا ھے کہ ھمیں وہ زیارت نصیب عطا فرما جیسے کہ زیارت کرنے کا حق ھے ھمارا وجود ایمان میں غرق ھوا ور قلب کی دھڑکنوں سے آواز آرھی ھو لبیک میرے امام (عج)خداوند ھمارے قلوب کو دنیاوی غلاظتوں کے میل سے پاک کردے تاکہ نور ایمان و ھدایت ھمارے دل میں اتر سکے۔

< وَعَجِّلْ فَرَجَہُ وَسَہِّلْ مَخْرَجَہُ وَأَوْسِعْ مَنْہَجَہُ وَاسْلُکْ بِی مَحَجَّتَہُ وَأَنْفِذْ أَمْرَہُ وَاشْدُدْ أَزْرَہُ>

(حضرت (عج) کے ظھور میں تعجیل فرما اور اُن کے خروج کو آسان فرما اور ان کے راستہ کو وسیع فرما اور مجھے ان کی راہ میں قرار دے اور ان کے امر کو نافذ فرما اور ان کی پشت کو مضبوط و محکم فرما)۔

یا تو ممکن ھے کہ فرج سے مراد حضرت (عج)کا ظھور یا پھر یہ کہ وہ چیزیں ھوں جو آپ (عج)کے ظھور کے اثرات میں سے ھوں جیسے فتح و نصرت اور دشمنان خدا پر غلبہ حاصل کرنا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دوسری بات زےادہ بہتر لگتی ھے جبکہ پھلی بات بھی قاعدہ عقلی سے دور نھےں کےونکہ اس سے بڑھ کر کےا مصےبت اور بلا ھوگی کہ ھمارے امام (عج) ھم سے دور اور ھماری آنکھوں سے اوجھل ھوں۔ کےونکہ ےہ سب باتےںلوگوں کے لےئے طغےان اور نافرمانی کے اسباب فراھم کرتی ھےں اور پھر اےسے موقع سے فائدہ اٹھا کر شےطان بہت آسانی سے خداوند متعال کے راستہ سے لوگوں کو شکار کر کے اپنا قےدی بنالےتا ھے۔

حضرت موسی علیہ السلام کی مثال جو صرف چالےس روز کے لےئے اپنی امت سے دور ھوگئے تو ادھر بنی اسرائےل خدائے وحدہ لا شرےک کو چھوڑ کر اےک بچھےا کی پرستش کرنے لگے۔ ارشاد باری تعالیٰ ھے:

”اور ھم نے موسیٰ سے چالےس راتوں کا وعدہ لےاتو تم نے ان کے بعد گوسالہ تےار کرلےا کہ تم بڑے ظالم ھو“[91]

”ان کے خروج کو آسان فرما “سے مراد ےہ ھے کہ اےسے اسباب پےدا کر جو حضرت(عج) کے ظھور میں مددگار بن سکےں۔سب سے پھلے تو خود لوگوں کو اتنی صلاحےت اور قوت اےمان دے کہ حضرت(عج) کو پہچان سکےں۔حضرت(عج) کی خدمت اور غلامی کے لئے دنےا کے کونے کونے سے آپ کے ےاروں اور ناصروں کو آمادہ کر اور سب سے بڑھ کر اے

خدای متعال توخود ظهور کی اجازت دے اور مؤمنےن کے مرجھائے ہوئے دلوں کو بہار ظہور کی نسےم و شبنم سے طراوت فرما۔

ان کے راستے کو وسےع کرنے سے مراد ان کے ظہور کے موانع کو ختم کردے کسی بھی مورد میں آپ کو کوئی وقت نہ پےش آئے مجھے ان کے راستہ میں قرار دے ےعنی مےرے لئے ان کو قبول کرنے میں آسانی فرما مجھے ان کی معرفت عطا فرما اور مےرے اےمان کو اتنا محکم بنا کہ مجھے حضرت(عج) کو پہچاننے میں کوئی دشواری نہ ہو۔

ان کے امر کو نافذ کروانے سے بھی ےھی مراد ھے کہ لوگوں کو حضرت (عج)کی اتنی معرفت ہو کہ فوراً آپ(عج) کی بات کو سمجھ کر اس پر عمل پےرا ہوسکےں۔

اےسا نہ ہو کہ جےسے انبےاء علیھم السلام کے ساتھ ہوتا رھا ھے کہ ان کی قومیں نہ فقط ےہ کہ ان کی بات اور حجتوں کو سمجھ نھےں پائی تھےں بلکہ بات بات پر شک میں مبتلا ہوجاتی تھےں لاتعداد واقعات تارےخ میں ھمیں اس مطلب کی طرف توجہ دلاتے ھےں۔

حضرت بقےۃ اللہ (عج)کی پشت کو محکم کرنے سے مراد ممکن ھے کہ آپ(عج) کے لئے اےسے احباب اور ناصر مھےا کرے کہ جو آپ(عج) کی پشت پناھی کرسکےں ےہ سنت انبےاء ھے کہ جو چلی آرھی ھے۔ قرآن کرےم میں حضرت موسی علیہ السلام دعا فرماتے ہوئے نظر آتے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھےں:

[92]

”موسی (ع)نے عرض کی پروردگار مےرے سےنے کو کشادہ فرما ، مےرے کام کو آسان کردے اور مےری زبان کی گرہ کھول دے کہ ےہ لوگ مےری بات سمجھ سکےں اور مےرے اھل میں سے مےرا وزےر قرار دےدے۔ ھارون جو مےرا بھائی ھے اس سے مےری پشت کو مضبوط فرما اسے مےرے کام میں شرےک بنادے“

اس طرح معروف روایت کہ جو اھل سنت اور اھل تشےع کے ےھاں ےکساں طور پر مقبول ھے۔

رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)نے فرماےا: ”انت منی بمنزلۃ ھٰرون من موسیٰ الّا انہ لا نبی بعدی ... ‘[93]

”تمھارا مےری نسبت وھی مرتبہ ھے جو ھارون کا موسی علیہ السلام کی نسبت تھا مگر ےہ کہ مےرے بعد کوئی نبی نھےں ھے۔“

امےرالمؤمنےن علیہ السلام اول بعثت سے آخر رحلت تک حضرت ختمی مرتبت(ص) کی خدمت میں رھے اور ھمےشہ ان کے ےاروناصر رھے۔

ےہ بھی ممکن ھے کہ اس سے مراد ےہ ھو کہ اےسے دلائل اور براھےن حضرت(عج) کے ساتھ بھےجے جس کے سبب آپ کو حق کی حقانےّت ثابت کرنے میں کم سے کم دشواری پےش آئے اور جلد سے جلد لوگوں پر اتمام حجّت ھوسکے ےہ دلائل سبب بنےں کہ لوگ جلد از جلد آپ(عج) کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حماےت اور نصرت کے لےئے تےار ھوجائےں۔

< وَاعْمُرِ اللّٰہُمَّ بِہِ بِلادَکَ وَأَحْیِ بِہِ عِبادَکَ فَإِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ظَہَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ أَیْدِی النَّاسِ>

(پروردگار اپنے شھروں کو حضرت(عج) کے توسط سے آباد فرما اور اپنے بندوں کو زندہ فرما بے شک تو نے کھا ھے اور تےرا کھا حق ھے کہ خشکی اور سمندر میں فساد ظاھر ھوجائے گا جو لوگوں کے اپنے اعمال کے ھاتھوں سے ھوگا)

ممکن ھے شھروں کو آباد کرنے سے مراد ےہ ھو کہ حضرت بقےة اللہ کا شھروں پر غلبہ حاصل ھوجائے اور وھاں پر خدا کی حکومت قائم ھوجائے اگرچہ خدا کی حکومت ھمےشہ سے ھے اور ھمےشہ رھے گی مراد ےہ ھے کہ لوگوں کی اصلاح ھوجائے اور سب لوگ خدا کی بندگی میں آجائےں۔ لوگوں کو زندہ کرنے سے بھی ےھی مراد ھے کہ مردہ قلوب جو گمراہ ھوچکے ھےں نور اےمان سے زندہ ھوجائےں اور ان کے دلوں میں فقط خدا کی حکومت ھو ۔اس بات پردعا کے بعد والا جملہ جو آیت ھے قرےنہ ھے۔

”لوگوں کے ھاتھوں کی کمائی(اعمال) کی وجہ سے خشکی اور تری ھر جگہ فساد غالب آگےا ھے تاکہ خدا ان کے کچھ اعمال کا مزہ چکھادے تو شاےد ےہ لوگ پلٹ کر راستے پر آجائےں“[94]

اس آیت شرےفہ کے ذےل میں بھی ےھی بےان کےا جاتا ھے کہ جو بھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تباھی اور بربادی ھمیں دنےا میں نظر آتی ھے اس کا سبب خود وھاں کے لوگ ھوتے ھےں اور ےھاں لو گو ں کو ھوشےار کےا جارھا ھے جو فساد اور نقصان ھوگا اس کے اصل ذمہ دار تم لوگ خود ھوگے۔

لہٰذا اس سے مراد زمےن میں فساد اور عمومی بلائےں ھےں جو جھان میں نمودار ھونگےں وھاں کے لوگوں کو تباہ و برباد کردےں گےں چاھے وہ قحط کی صورت میں ھو ےا مرض کی، چاھے زلزلہ کی صورت میں ھو ےا معاشرے میں بدامنی کی وجہ سے ھو۔

جو بھی چےز نظام معاشرت اور زندگی میں خلل پےدا کرے گی اس کا سبب لوگوں کا اپنا عمل ھوگا۔

جےسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ھےں:

” حےات دواب البحر بالمطر فاذا کف المطر ظھر الفساد فی البحر و البر و ذلک اذا کثرت الذنوب والمعاصی“[95]

”سمندری حےوانات کی حےات بارشوں پر منحصر ھے اور جب بارشےں نہ ھوں تو سمندر اور خشکی پر تباھی آجاتی ھے اور ےہ اس وقت ھوتا ھے جب گناہ اور نافرمانی حد سے زےادہ ھوجائے۔“

اس کے برعکس مطلب کی طرف قرآن مجےد نے اشارہ کےا ھے کہ:

”اور اگر اھل قرےہ اےمان لے آتے اور تقوی اختےار کرلےتے تو ھم ان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے لےئے زمےن اور آسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دےتے“[96]
انسان اگر عبودےت اختےار کرلے اور خدا کا ھو کر رہ جائے تو زمےن و آسمان اس کے لےئے خزانے اگلنے لگےں اور چاروں طرف سے نعمتوں کا نزول شروع ھوجائے گا۔

< فَأَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنا وَلِیَّکَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِیِّکَ الْمُسَمَّی بِاسْمِ رَسُولِکَ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہِ >

(پروردگار ! ھمارے لےئے اپنے ولی او راپنے نبی (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کی بےٹی کے فرزند کو کو ظاھر فرما جو تےرے رسول (ص)کا ھم نام ھے)

ےھاں پر حضرت بقےة اللہ کو خدا کے ولی ھونے سے نسبت دی گئی ھے جس سے ےہ ثابت ھوتا کہ وہ صاحب اور مالک ھےں ےعنی خداوند عالم کی جانب سے ےہ مالکےت ان کو عطا کی گئی ھے جےسا کہ آیت مبارکہ میں حضرت (عج)کے جد بزرگوار مولائے کائنات حضرت علی بن ابی طالب علےھما السلام کے لئے نازل ھوا۔

”بس تمھارا ولی، اللہ ھے اور اس کا رسول(ص) اور وہ صاحبان اےمان جو نماز قائم کرتے ھےں اور حالت رکوع میں زکوة دےتے ھےں“[97]
اھل تشےع [98] کے نزدےک اور اھل تسنن[99] کے نزدےک اتفاق ھے کہ ےہ آیت حضرت امےرالمؤمنےن علی علیہ السلام کے لےئے نازل ھوئی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھے۔

اس بات میں کوئی شک نھےں کہ ےھاں لفظ ” ولی “ دوست ےا ناصر کے معنی میں نھےں آےا کےونکہ ےا رو دوستی کرنے کا حکم فقط ان لوگوں کے لئے نھےں جو نماز قائم کرتے ھےں اور حالت رکوع میں زکات دےتے ھےں بلکہ اےک کلی اور عام حکم ھے حتی ان لوگوں کے لئے بھی ےھی حکم ھے جن پر زکات اور صدقہ دےنا واجب ھی نھےں بلکہ خود فقےر ھےں لیکن پھر بھی مسلمانوں میں آپس کے بھائی چارے کا حکم ان کے بھی شامل حال ھے۔

ےھاں سے معلوم ھوتا ھے کہ آیت مبارکہ میں”ولی“ ولاےت کے معنی میں ھے جس کا لازمہ سرپرستی کرنا اور مادی و معنوی امور میں تصرف کا حق رکھنے کے ھے مخصوصاً جب اس ولاےت کی بات اللہ اور رسول (ص)کی ولاےت کے ساتھ کی جارھی ھو اور ےہ پورا جملہ اےک ھی سےاق میں بےان ھوا ھے۔

ےہ بات تو ذکر ھوچکی ھے کہ اگر کسی بھی معصوم (ع)کے لئے کوئی فضےلت ثابت ھوجاتی ھے تو تمام معصوم (ع)اس میں شرےک ھوتے ھےں جےسا کہ معروف روایت میں ذکر ھوا ھے کہ:

اولنا محمد و آخرنا محمد و اوسطنا محمد [100]

”ھمارا پھلا بھی محمد اور ھمارا آخری بھی محمد اور ھمارے اوسط بھی محمد ھےں“

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ےھاں پر حضرت زھرا سلام اللہ علےھا سے نسبت دےنے کا مقصد اےک تو ےہ ھوسکتا ھے کہ رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کی زرےت حضرت زھرا سلام اللہ علیھا سے ھے۔

قال رسول اللہ (ص): کل نبی اُمّ ےنتمنون الی عصبتھم الا ولد فاطمہ فانی انا ابوھم و عصبتھم[101]

” ھر ماں سے پےدا ھونے والے بچے کو اس کے باپ کے اجداد سے نسبت دی جائے گی سوائے اولاد فاطمہ الزھرا سلام اللہ علیھابے شک میں ان کا باپ ھوں اور میں ھی ان کا جد ھوں۔“

اور ےہ بھی ممکن ھے کہ حضرت زھرا سلام اللہ علیھا اھل آسمان مینبہت معروف ھےں لہذا ان کی شھرت کو مدنظر رکھتے ھوئے ان سے نسبت دی گئی ھے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ھے کہ آپ کے صحابی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓنے سوال کےا کہ:

”حضرت فاطمہ کو زھرا کےوں کھا جاتا ھے “

تو امام علیہ السلام نے جواب میں فرماےا: ”لأن اللّٰہ عزّ و جلّ خلقھما من نور عظمتہ فلمّا اشرقت اضائت السموات والارض بنورےھا و غشےت ابصار الملائکة و خرّت الملائکة للّٰہ ساجدےن، قالوا الھنا و سےدنا ما ھذا النور ؟ فاوحیٰ اللّٰہ الےھم ھذا نور من نوری [102]

”کےوں کہ جب خداوند عالم نے حضرت زھرا سلام اللہ علیھاکواپنے نور سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خلق کےا اور جب اس نور نے پوری کائنات کو اپنی آغوش میں لے لےا تو ملائکہ نے سوال کےا پروردگار ! ےہ کونسا نور هے ؟ جس کے جواب میں خداوند نے فرماےا:

”ےہ مےرے نور میں سے هے“

ےهی وجہ هے کہ حضرت زهرا سلام الله علیهاکی بڑی فضیلت هے کیونکہ بقاء دین حضرت زهرا(س)کے توسط سے ممکن هوا هے، اسلام اور رسول (صلی الله علیہ و آلہ و سلم)کے نام کو زندہ رکھنے والے یهی لوگ هےں اسی بنا پر الله تعالیٰ اور رسول (صلی الله علیہ و آلہ و سلم)کی مرضی کے مطابق حضرت بقےۃ الله اس دنےا کو عدل اور انصاف سے بهر دےں گے جےسے ظلم و جور سے بهری هوئی هے۔

رسول اکرم (صلی الله علیہ و آلہ و سلم)کے همنام هونے کی جانب جو اشارہ هوا هے در اصل ان روایت کی روشنی میں هے جن کے مطابق حضرت حجت(عج) کی کنےت اور نام اپنے جد بزرگوار رسول الله (صلی الله علیہ و آلہ و سلم)والا هوگا۔

(ےهاں تک کہ باطل کامےاب نہ هونے پائے مگر ےہ کہ وہ متفرق هوجائےں اور حق پائےدار اور اپنے مقام پر ثابت هوجائے) ےہ بات تو روایت علامات ظهور میں بےان هوچکی هے کہ حضرت ولی عصر(عج) باطل پر غلبہ پاجائےں گے اور کوئی نا حق اس دنےا میں باقی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نہےں رہے گا جےسا کہ پھلے بھی اس چےز کی جانب اشارہ کرچکے ھےں۔اس زمانے میں فقط دو گروہ رہ جائےں گے اےک وہ جو حضرت(عج) کے ساتھ ھونگے اور آپ کے حامی و ناصر ھونگے اور دوسرا و ہ گروہ ھے جو حضرت (عج)کے مخالف ھونگے چاھے وہ بے طرفی اور کسی کے ساتھ نہ ھونے کا بھی اقرار کرلےں ےہ سب لوگ اےک حساب میں شمار کئے جائےں گے۔

ےہ معلوم رھے کہ حق جو حقےقت اور واقعےت ھے اےک وقت میں اےک سے زےادہ نہےں ھوسکتا جبکہ باطل ممکن ھے کہ متعدد گروھوں کی شکل میں ھو۔اب جبکہ حق صرف اےک ھی ھوسکتا ھے توآپ(عج) پوری دنےا میں حق کی حکومت قائم کرےں گے اور حق کو وہ مقام دلائےں گے جو اس کا حق ھے ۔جےسا کہ عدالت کی تعرےف میں بےان کےا جاتا ھے کہ:

”وضع شئ علی موضعہ “

ےعنی ”عدالت ےہ ھے کہ ھر چےز کواس کے مقام پر رکھ دےا جائے“ نتےجہ کے طور پر ےہ وہ زمانہ ھوگا جب اھل کو منصب ملے گا اور نااھلوں کو ہٹادےا جائے گا ےہ زمانہ عدالت اور انصاف کا زمانہ ھوگا۔ گرھم دےکھےں کہ جس معاشرے میں نظم و ضبط نہ رھے اور وہ تباھی کی جانب تنزل کرتا نظر آئے تو اس کی اصل وجہ ےہ ھوتی ھے کہ نااھل آگے آجاتے ھےں جبکہ حقدار کا کوئی پرسان حال نہےں ھوتا۔ جبکہ وہ زمانہ حق کا باطل پر چھا جانے کا زمانہ ھوگا جھاں عزت اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شرافت کا معےار آیت مبارکہ کے مطابق ھوگا جےسے:
[103]

” تم میں سے خدا کے نزدےک زےادہ محترم وھی ھے جو زےادہ پرھےزگار ھے“

شرافت و عزت کا معیارکسی عھدے ےا مال و دولت کی وجہ سے نہیں ھوگا موجودہ زمانہ مینکےونکہ باطل کا بول بالا ھے حتی اےک گوےّے اور ناچنے والے کو عزت کی نگاہ سے دےکھا جاتا ھے جبکہ معاشرے میں دےندار طبقہ کو حقارت کے سوا کچھ حاصل نھےں ھوتا ےہ وہ بے عدالتی اور حق تلفی ھے کہ جس کو آپ(عج) مٹانے کے لےئے ظھور فرمائےں گے۔

(پروردگارا ! ان کو اپنے مظلوم بندوں کے لئے پناہ گاہ اور جن کا کوئی تےرے سوا ”ےاور“ نہ ھو ” ےاور“ قرار دے اور اپنی کتاب(قرآن) کے متروک قوانےن کو زندہ فرما اور اپنے دےن کی علامتوں اور اپنے نبی (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کی سنت کو مضبوط فرما درود ھو ان پر اور انکی آل پر۔)

ےھاں پر گذشتہ کلمات کی تفسےر کی جارھی ھے کہ صرف آپ(عج) ھی مظلوموں کے لئے سھارا ھونگے اور آپ(عج) ظالموں سے مظلوموں کاحق واپس دلوائےں گے ۔ جےسا کہ بےان کرچکے ھےں ۔وہ زمانہ حق کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بالادستی کا زمانہ ھوگا لہذا کوئی مظلوم باقی نہ رھے گا مگر ےہ کہ اس کا حق اسکو مل جائے۔ اور اسی طرح بے سھارا لوگ جوصرف خداوند متعال کے آسرے پر ھوتے ھےں جن کو کوئی پناہ دےنے والا نھےں ھوتا ۔آپ(عج) آکر انکی مدد فرمائےں گے۔ان لوگوں کو اس حالت میں آکر نجات دےنگے جب کوئی انکا پوچھنے والا نھےں رہ جائے گا۔

کتاب خدا کے احکامات کو زندہ کرنے سے مراد ممکن ھے ےہ ھو کہ زمان غیبت کے طولانی ھونے کے سبب جو لوگ تعلےمات قرآنی سے دور ھوچکے ھےں اور قرآن پر عمل نھےں کرتے آپ آکر اس قرآن کو احےاء کرےں گے اس صورت میں کہ اس کے احکامات کو دنےا میں رائج کرےں گے۔

اور ےہ بھی ممکن ھے کہ قرآن کو ھر فرقہ اور گروہ نے اپنی نظر اور عقےدے کے مطابق بےان کےا ھے اور اپنے ذھن کے مطابق اسکی تفسےر اور تأوےل کرتے پھرتے ھےں جب کہ آپ(عج) کے آنے کے بعد وہ باتےں جو ابھی تک قرآن میں مخفی تھےں ظاھر ھوجائےں گی اور آپ(عج) ھی کے توسط سے ان کو بےان کےا جائےگا۔

البتہ اس کا ےہ مطلب نھےں ھے کہ قرآن میں کچھ کمی ھے اور کچھ باتےں بےان نھےں ھوئےں بلکہ قرآن کامل ھے اور اس میں ھر چےز بےان ھوچکی ھے جےسا کہ خداوند عالم نے ارشاد فرماےا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

” ھم نے اس (کتاب) میں کسی چےز کی وضاحت کرنے میں کوئی کسر نھےں چھوڑی“[104]

دےن اور سنتِ رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کو مضبوط کرنے سے مراد دےن اسلام کی نصرت کرنا ھے اور صرف ےھی دےن خداوند عالم کے نزدےک مقبول ھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ھے:

” بے شک ! خداوند عالم کے نزدےک صرف اسلام ھی دےن ھے“[105]

اعلام دےن سے مراد احکام اسلام ھےں کہ جن کا پےروان مذھب اسلام پر بجا لانا واجب ھے جس سے ظاھر ھوتا ھے کہ لوگ جو احکامات بجا نھےں لاتے ۔اور محرمات علنی طور پر مرکتب ھوتے ھیں ۔حضرت (عج) ان کو احکام پر عمل کروائیں گے۔ سادہ زبان میں ےوں عرض کرےں کہ واجبات پر عمل کروانے اور محرمات سے روکنے کا فرےضہ بھی آپ(عج) ھی کے کاندھوں پر ھوگا۔ اور ےھی حال سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کا ھے جو کافی حد تک لوگوں کے درمےان سے ختم ھوچکی ھوگی اس کے احےاء کے فرائض انجام دےں گے۔

البتہ اےک بات قابل ذکر ھے کہ ےھاں پر مضبوط کرنے کی بات کی گئی ھے تو اس سے ظاھر ھوتا ھے کہ اگرچہ کم ھی کےوں نہ ھوں لےکن مؤمنےن ھونگے اور وہ احکامات خدا وند اور سنتِ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)پر قائم ھونگے ۔ےقےنا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اےسے ھی مؤمنےن سب سے پہلے ندائے امام (ع)پر لبےک کھےں گے اور ےھی لوگ:

< والسابقون السابقون اولئک المقربون >

ترجمہ: ”اور سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ھی ھےں، وھی اللہ کی بارگاہ کے مقرّب ھےں“[106]کے مصداق بنےں گے۔

< وَاجْعَلْہُ اللّٰہُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَہُ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِینَ >

(پروردگارا ! ان کو قرار دے ان لوگوں مینسے جنکی تو محافظت کرے گا باغےوں کے شرّ سے)

یہ ایک طبعی رد عمل ھوتا ھے یہ مسئلہ ھمیشہ سے انبیاء (ع)اور اولیاء کرام علیھم السلام کے ساتھ چلا آرھا ھے۔ ھر زمانے میں باغی اور طغیان کرنے والے ھوتے ھیں اور اگر کوئی بات ان کی مرضی کے مطابق نہ ھو تو ھر گز اس کو نھیں مانتے اور اگر کوئی ان سے اصرار کرے تو دشمنی اور قتل غارت گری پر اتر آتے ھیں ۔

جب حضرت بقیتہ اللہ اوراحنا فدا ظھور کریں گے تو بہت بڑی تعداد بلکہ اکثر بڑی قوتیں چاھے وہ علاقائی سطح پر ھوں یا عالمی سطح پر آپ (عج) کے وجود کو برداشت نھیں کریں گی اور آپ(عج) کو نقصان پہچانے کاکوئی موقعہ ھاتھ سے نھیں جانے دیں گی جس کے سبب بات جنگ وجدال تک جا پھنچے گی ۔

یقینا اسی صورت حال میں آپ(عج) کو نقصان پھنچنے کا اندیشہ ھے ۔اسی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لئے یہ دعا کی جارھی ھے جیسے خدا وند متعال نے حضر ت عیسی مسیح علیہ السلام اور اصحاب کہف و غیرہ کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور خود حضرت (عج) کو بھی ایک طویل عرصہ تک غیبت میں رکھ کر ھر نقصان سے بچایا اسی طرح ظھور کے بعد بھی محافظت فرما ۔اور یقینا خدا وند عالم محافظت فرمائے گا کیونکہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نھیں رہ سکتی کہ جو عقلاً و نقلاً ثابت شدہ بات ھے۔

(پروردگارا!اپنے پیغمبر(ص) اور ان کی دعوت پر پیروی کرنے والوں کو آپ (ع)کے دیدار سے خوشحال کر۔)

ےھاں پر خداوندعالم سے ظھور کی درخواست کہ جارھی ھے جوآپ کا ظاھر ھونا مؤمنےن کے لئے خوشحالی کا باعث ھوگا اس سے بڑھ کر خود ذات مقدس رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کے لئے بھی باعث مسرت ھوگا ےہ وہ موقع ھوگا جب صدر اسلام سے لےکر ظھور تک جن لوگوں نے محمد و آل محمد صلوات اللہ علےھم اجمعےن کی حق تلفی کی ھوگی چاھے وہ جنگ و جدال کی صورت میں ھو چاھے ان کی پےروی نہ کرنے کی وجہ سے ھو سب سے بدلہ لےا جائے گا۔

جےسا کہ ھم دعا میں پڑھتے ھےں: ” ےا ربّ الحسےن بحق الحسےن اشفع صدر الحسےن بظھور الحجة “

”اے حسےن علیہ السلام کے پروردگار تجھے حسےن علیہ السلام کا واسطہ،

حضرت حجت کو ظاھر کر کے حسےن علیہ السلام کے سےنے کو شفا (قلب کو خوشحال فرمادے)بخش دے۔“

اوراسی طرح دعاء شریف ندبہ میں پڑھتے ھیں ”این الطالب بدم المقتول بکربلا“

”کربلا میں شھید ھونے والے کے خون کا بدلہ لینے والا کھاں ھے۔“

رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کی شفاعت سے لےکر جناب زھرا سلام اللہ علیھا کی کمر شکنی اور محسن علیہ السلام کے قتل کا بدلہ لےا جائے گا۔مسجد کوفہ کی محراب کو خون سے رنگےن کرنے کا حساب لےا جائے گا۔حسن علیہ السلام کے جگر کے ٹکڑے ٹکڑے ھونے کا جواب طلب کےا جائے گا پھر جو کچھ مظالم کربلا اور شام مینگزرے ےھاں تک کہ بغداد اور شام کے زندانوں میں رونما ھونے والے واقعات کا بھی حساب ھوگا۔

خلاصہ ےوں کھےں کہ محمدو آل محمد صلوات اللہ علےھم اجمعےن کے خون سے لکھی گئی تارےخ کا حساب ھوگا اور بات فقط اھل بےت علیھم السلام پر آکر نھےں رکتی بلکہ ان کے تابعےن اور محبت کرنے والوں کے خون کے قطرہ کا حساب ھوگا۔

تو اس حال میں محمد و آل محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کےوں نہ خوشحال ھوں جب اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کے دشمنوں سے حساب چکاےا جارھا ھوگا اس وقت نفاق اور اےمان ظاھر ھوچکے ھونگے اور منافق کا وجود باقی نھےں رھے گا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

> وَارْحَمِ اسْتِكانَتَنا بَعْدَهُ <

(اے پروردگار ! آپ کے ظھور کے بعد ھم پر رحم فرما اور ھمیں اس غم سے نجات دے)

ےھاں پر دو احتمال دےئے جاسکتے ھےں ممکن ھے اس سے مراد ےہ ھو کہ وہ مصےبتےں جو کفار کی طرف سے ظھور کے بعد مؤمنےن پر پڑےں گی ھمیں ان سے نجات دے اور ھمارے اےمان کو محفوظ فرما۔ اور دوسری بات ممکن ھے ےہ ھو کہ اے خدارا اب جب کہ گرےہ و زاری کے ساتھ تجھ سے اپنی حاجت بےان کرچکے ھےں۔ھمارے غم کے آنسوؤں کو آپ(عج) کے ظھور سے خوشی کے آنسوؤں میں بدل دے اور ھماری دعا کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔

اگرچہ سےاق جملہ سے دوسری بات بہتر لگتی ھے کےونکہ اس کے بعد ھم پڑھتے ھےں:

(پروردگارا ! آپ(عج) کے ظاھر کرنے کے سبب اس امت کے غم کو دور فرما اور ھمارے لئے ان کے ظھور میں تعجےل فرما)

ےھاں پر بھی پچھلے مطالب کی وضاحت کی جارھی ھے کہ ھم کو آپ(عج)کے ظھورکے سبب غم سے باھر نکال دے ےھی ھماری دعا ھے اور ےھی تمنّا۔خداےا اس امت پر بہت ظلم ھوچکے ھےں ھمارے شانے جنازوں کے بوجھ سے خم ھوچکے ھےں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(بے شک دشمنان خدا اور اسلام آپ(عج) کے ظهور کو دور اور هم نزدےک دےکھ رهے هےں)

خدارا هم کبھی بھی تےری رحمت سے ماےوس نهےں هوتے هےں خدارا هماری حےات میں حضرت حجت (عج)کو ظاهر فرما همیں تجھ سے امےد هے اور بس۔تو هی همارا مالک هے تو هی نے هم کو اس دنےا میں پےدا کےا تو هی نے محمد و آل محمد صلوات اللہ علےهم اجمعےن سے محبت کرنے کا حکم دےا۔اے خدا هم تےرے ناچےز بندے تےری بارگاه میں سوالی هےں هم هر سال هر ماه اور هر دن کو اسی امےد سے شروع کرتے هےں کہ شاےد آج خانہ کعبہ کی دےوار کے پاس سے آواز آجائے۔همارے آنسوؤں کو آپ(عج) کے دےدار سے خشک فرما۔

< بِرَحْمَتِکَ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ۔ >

(اے ارحم الراحمےن تجھے تےری رحمت کی قسم)

پروردگارا تجھ کو تےری رحمت کا واسطہ تجھے تےری رحمت کی قسم، تو جو رحم کرنے والوں میں سب سے برتر هے هماری حالت زار پر رحم فرما هماری دعا کو مستجاب کردے۔

اس کے بعد حکم هوا هے کہ تےن مرتبہ اپنی دائےں ران پر هاتھ مار کر کهےں:

< الْعَجَلَ الْعَجَلَ یَامَوْلاَیَ یَا صاحِبَ الزَّمانِ>

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(جلدی آئےے ، جلدی آےئے ، اے مےرے مولیٰ اے اس زمانہ کے امام (ع))

ےھاں موالی انتھائی عاجزی اور بے بسی کا اظھار کرتے ھوئے کہتا ھے اے مےرے مولیٰ آپ جلدی کےوں نھےں آتے ؟ جلدی سے آئےں آپ کے غلام قدم بوسی کے لےئے آمادہ ھےں انھےں اپنی زےارت کا شرف بخشےں۔

اے خدا ھماری اس دعا کو قبول فرما ھمیں ،ھمارے والدےن،ھمارے اجداد اور ھماری اولاد کو اصحاب اور اعوان حضرت بقےة اللہ میں سے قرار دے۔

الٰھی آمےن ثم آمےن۔

زمانہ غیبت میں حضرت (عج)کا کردار

اےک سوال جو بہت زےادہ کےا جاتا ھے وہ ےہ ھے کہ حضرت بقےة اللہ (عج) زمانہ غیبت میں کس طرح استفادہ کرےں ؟ جبکہ غیبت کے زمانہ میں امام علیہ السلام تک کسی کی رسائی بھی نھےں ھے تو وہ کون سا طرےقہ ھے ےا سادہ الفاظ میں ےوں بےان کرےں کہ وجود مقدس بقےة اللہ (عج)کا ھماری زندگی میں کےا کردار ھے ؟

ےہ ھماری خوش قسمتی ھے کہ ےہ سوال آئمہ علیھم السلام کے زمانہ میں بھی کےا جاچکا ھے اور متعدد روایت میں ھمیں اس کا جواب ملتا ھے ھم نمونہ کے طور پر چند اےک روایت کو بےان کرتے ھےں۔

پھلی روایت:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریض نے حضرت پےغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)سے سوال کےا کہ " آےا زمانہ غیبت میں شےعہ حضرت قائم آل محمد علیہ السلام سے استفادہ کرسکےنگے۔

حضرت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)نے فرماےا:

"ای والذی بعثنی بالنبوۃ انھم لےستضےؤن بنورہ و ےنتفعون بولاےتہِ فی غیبتہ کانتفاع بالشمس و وأن تجلَّھَا سحاب"

ھاں اس خدا کی قسم جس نے مجھے پےغمبری کے لےئے منتخب کےا ان سے شےعہ ان سے اور انکے نور ولاےت سے اسی طرح فائدہ اٹھاےں گے جس طرح سورج جب بادلوں میں چھپ جائے تو اس سے فائدہ اٹھاےا جاتا ھے-[107]

دوسری روایت:

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرماےا" جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو خلق کےا ھے اور روز قےامت تک ےہ زمےن نہ حجّت خدا سے خالی رھی ھے اور نہ رھے گی"

راوی نے سوال کےا: "پھر غائب امام علیہ السلام سے کس طرح استفادہ کےا جاسکتا ھے؟

امام علیہ السلام نے فرماےا:

"کما ےنتفعون بالشمس اذا سترھا السحاب " جےسا کہ بادلوں میں چھپنے کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بعد سورج سے استفادہ کےا جاتا ھے[108]

تےسری روایت:

حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف خود اپنی توقےع میں جو اپنے دوسرے نائب

خاص حضرت محمدبن عثمان کے ذرےعہ اسحاق بن ےعقوب (رہ) کے نام بھےجتے ھےں، فرماےا:

اماوجہ الإنتفاع بی فی غیبتی فکالإنتفاع بالشمس اذا غیبتھا عن الابصار السحاب [109]

”اور لوگ مجھ سے غیبت میں اس طرح مستفےض ہونگے جےسے سورج کے بادلوں میں چھپ جانے کے بعد مستفےض ہوتے ھےں۔“

حدےث ” من مات ولم یعرف....“ کی توضےح اور تشرےح:

البتہ بہت سے مخالفوں نے ےہ سوال اٹھاےا ھے کہ جب ھم امام علیہ السلام کو دےکھ نھےں سکتے اور ان کی بات کو سن نھےں سکتے تو ھم کس طرح اس متفقہ حدےث پر عمل کرسکتے ھےں۔

رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)نے فرماےا:

”من مات و لم ےعرف امام زمانہ مات مےتة جاھلےة“

(جو بھی اس حالت میں مرے کہ اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانتا ھو تو وہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جاهلےت کے زمانہ کے کافر کی موت مرے گا)
جےسا کہ ذکر ھوچکا ھے اس حدےث کا صادر ھونا تواتر[110]سے ثابت ھوچکا ھے اسی وجہ سے بعض علماء اھل سنت نے سوال اٹھاےا تو پھر زمانہ غیبت میں ھم کےونکر امام علیہ السلام کو پہچان سکتے ھےں ؟ اور کےسے فائدہ اٹھا سکتے ھےں ؟
علمائے شےعہ نے جواب دےا کہ پھلی بات ےہ ھے کہ فائدہ فقط اس بات پر منحصر نھےں ھے کہ امام علیہ السلام کی زےارت کی جائے ۔ خود حضرت(عج) کے وصی ھونے کی تصدےق کرنا کےونکہ منصب خدا کی طرف سے عطاء شدہ ھے اور دراصل ےہ خدا کی تصدےق ھے ےہ بھی ذاتاً مطلوب ھے ۔اور ےہ بات ارکان دےن میں سے ھے جےسا کہ حضرت پےغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کے زمانہ میں تھا۔ فقط حضرت پےغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کی زےارت کرنے والوں کو مسلمان نھےں کھا جاتا تھا۔بلکہ زےارت کرنا ےا نہ کرنا تو کبھی بھی معےار نھےں رھا۔ معےار تو آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کی نبی اللہ کی حےثےت سے تصدےق اور آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)پر اےمان لانا تھا۔ دوسری بات ےہ ھے کہ جو لوگ رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کی وفات کے بعد دنےا میں آئے انھوں نے تو حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کی زےارت نھےں کی جبکہ آج تک کےا بلکہ قےامت تک کسی کے مسلمان ھونے کی بنےادی شرط ےہ ھے کہ خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آلہ و سلم)پر ایمان لایا جائے۔

اسی اعتراض کی بنا پر بعض علماء مخالف نے حدیث شریف میں معرفت امام کا مطلب کتاب خدا کی معرفت جانا ھے۔[111]

جس کے جواب میں عرض کرتے چلیں کہ روایت میں امام کا ساتھ زمانہ کا اضافہ ھے یعنی ”زمانہ کے امام“ اس کا مطلب یہ ھے کہ ھر زمانہ میں امام مختلف ھوگا یا دوسرے الفاظ میں یوں کھیں کہ یہ تو امام کے تبدیل ھونے کا ثبوت ھے جبکہ قرآن تو ھر زمانے میں ایک ھی رھا ھے اور رھے گا اور اس کتاب خدا کے بدلنے کا کوئی سوال ھی پیدا نھیں ھوتا اس بات پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ھے۔

اگر یھی بات ھوتی تو کہہ دیا جاتا کہ کتاب خدا کی معرفت حاصل کرو نہ یہ کہ زمانہ کی کتاب کی معرفت حاصل کرو۔

حدیث شریف میں حضرت کی سورج سے تشبیہ:

اس حدیث شریف کو سمجھنے کے لیئے جس میں حضرت بقیة اللہ الاعظم (عج) کوسورج سے تشبیہ دی گئی ھے ضروری ھے کہ سورج کے کردار پر ایک نظر ڈالی جائے۔

ھمارا منظومہ شمسی(سولر سیسٹم) اگرچہ کائنات میں ایک ناچیز حیثیت رکھتا ھے ابھی تک کی تحقیق کے مطابق ۳۰،۰۰۰ سے زیادہ منظومہ کا انکشاف ھوچکا ھے جبکہ یہ جستجو اور تحقیق ھمیشہ جاری

رھے گی با وجود اسکے کہ اس عظےم خلقت خداوند متعال کو دےکھ کرھمارے منظومہ شمسی کی کوئی حےثےت باقی نھےں رہ جاتی لےکن کےونکہ ھم اسی منظومہ سے زےادہ مأنوس ھےں لہذا اسی کو معےار گفتگو قرار دےں گے۔

سورج کے گرد متعدد سےارے مسلسل گردش مینھےں جس میں سے تےسرا نمبر ھماری زمےن کا آتا ھے ھماری ےہ زمےن ۵۹۵۵ بلےن ٹن وزن کے ساتھ چار ہزار ملےن سال سے ۱۰۶۲۰۰ کےلومےٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سورج کے گرد گھوم رھی ھے اس کے باوجود کبھی بھی اپنے مدار سے خارج نھےں ھوتی ھے اس کی وجہ وہ جاذبہ اور کشش ھے کہ جو سورج مینپاےا جاتا ھے۔جو زمےن کو اپنی جانب کھےنچتا ھے اور دوسری طرف سے زمےن میں وہ قدرت ھے کہ جو مسلسل اپنے مرکز(سورج) سے دور ھونے کے اوپر صرف کررھی ھے۔انھی دونوں قوتوں اور کشش کا نتےجہ ھے کہ زمےن اپنے مدار میں باقی ھے۔

اگر اےک لمحہ کے لئے بھی سورج اپنی کشش کو روک لے تو ےہ زمےن اپنے مدار سے خارج ھونے کے بعد دوسرے سےاروں سے ٹکرا کر رےزہ رےزہ ھوجائے گی اسی طرح سے اگر زمےن اپنی قوت دافعہ کو اےک لمحہ کے لئے بھی ختم کرلے تو سورج سے جا ٹکرائے گی ےہ سورج جو ۳،ملےن اور ۳۳۰ ہزار زمےن کے برابر وزن رکھتا ھے جس کی وجہ سے زمےن کا نام و نشان باقی نھےں رھے گا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حےات اور بقاء زمےن اس پر متوقف ھے کہ زمےن اور سورج مسلسل اپنی قوت دافعہ اور جاذبہ کو برقرار رکھےں اگر ےہ رابطہ لمحہ بھر کے لئے بھی منقطع ھوجائے تو اسی وقت زمےن کا وجود عدم میں بدل جائے گاسورج کا کردار زمےن اور منظومہ شمسی کے دوسرے سےّاروں کی بقاء کے لےئے بنےادی حےثےت رکھتا ھے۔

اسی طرح کائنات میں جھان ھستی کی نسبت سے مرکزی کردار امام زمانہ(عج) کا ھے ےہ جھان ھستی اپنے محور اور مرکز حضرت حجّت(عج)کے گرد گردِش میں ھے میں ھے اگر اےک لمحہ کے لئے بھی رابطہ منقطع ھوجائے تو سب کے سب فوراً ھلاک ھوجائےں گے۔حجّت خدا کا صرف موجود ھونا ھی بقاء زندگی کے لئے کافی ھے اگر ےہ حجّت نہ رھے تو کائنات فنا ھوجائے گی۔

اس بات کی تائےد میں متعدد روایت نقل ھوئی ھےں ھم نمونہ کے طورپر چند اےک روایت کو نقل کرتے ھےں۔

پھلی روایت:

حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)حضرت علی ابن ابی طالب علےھماالسلام سے فرماتے ھےں :

” انی و احد عشر من ولدی و انت ےا علیّ زرُّ الارض بنا اوتد اللہ الارض ان تسیخ باھلھا فاذا ذھب الاثنا عشر فی ولدی ساخت الارض باھلھا و لم ےنظروا

[112]“

”میں اور مےرے اولادوں میں سے گےارہ آدمی اور تم اے علی زمےن کے لنگر ھےں ھمارے توسط سے خداوند عالم نے زمےن کو بچا رکھا ھے وہ اپنے اوپر رھنے والوں کو نگل نہ سکے پھر جب ھمارا بارھواں اس زمےن سے چلا جائے گا تو زمےن اپنے اوپر رھنے والوں کو نگل لے گی اور انھےں مھلت نہ دی جائے گی۔“

دوسری روایت:

اےک اور مقام پرپےغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)اپنی زندگی کے آخری اےّام کے خطبہ میں فرماتے ھےں :

”معاشر النّاس کأنی اُدعی فاجےب وانّی تارک فےکم الثقلےن کتاب اللّٰہ و عترتی اھل بےتی ما إن تمسّکتُم بھما لن تضلّوا فتعلّموا منھم و لا تعلِّمُوھم فانھم أعلم منکم لاتخلوالارض منھم و لو خَلَتْ اذاً لساخت بأھلھا“ [113]

”اے لوگوں وقت نزدےک آگےا ھے کہ مجھے بلاےا جائے اور دعوت حق کو لبےک کھوں ۔میں تمھارے درمےان دو قےمتی چےزےں چھوڑ کر جارھا ھوں خدا کی کتاب اور مےری آل اگر ان دونوں سے منسلک رھو گے تو گمراہ نھےں ھوگے ان سے سےکھو اُن کو پڑھانے کی کوشش مت کرنا کےونکہ وہ تم سے زےادہ جانتے ھےں۔کبھی بھی زمےن ان سے خالی نھےں رھے گی اور اگر خالی ھوگئی تو ےہ زمےن اپنے اھل کو نگل لے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گی۔“

تیسری روایت:

ارشاد رب العزت ھے:

[114]

آیت مبارکہ کے ذےل میں رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)فرماتے ھےں:

بے شک منذر میں ھوں، آےا جانتے ھو کہ ھداےت کرنے والا کون ھے ؟

لوگوں نے جواب دےا: نھےں ےا رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)حضرت ختمی مرتبت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)نے حضرت علی ابن ابی طالب علےھما السلام کی جانب اشارہ کےا اور پھر امےر المؤمنےن علیہ السلام کے کچھ فضائل بےان کےئے اور پھر فرماےا:

” ھو الامام ابو الائمّة الزُھَر “

”وہ امام ھےں اور نور باٹنے والے اماموں کے والد ھےں۔“

لوگوں نے سوال کےا : ” ےا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)آپ کے بعد کتنے امام آئےں گے ؟

حضرت (ص)نے جواب میں فرماےا:

” اثنا عشر عدد نقباء بنی اسرائےل و منّا مھدی ھذہ الامة ےَمْلَاُ اللّٰہ بہ الارض قسطاً و عدلاً کما مُلِئَتْ جوراً و ظلماً و لا ےخلو الارض منھم الّا ساٰخَت

بأهلها“[115]

بارہ عدد بنی اسرائےل کے خلفاء کے جتنے۔ امت کا مهدی بهی هم میں سے هے خداوند عالم ان کے توسط سے زمےن کو عدل سے بهردے گا جےسے کہ ظلم وجور سے بهری هوگی۔زمےن ان سے خالی نهےں هوگی مگر ےہ کہ اهل زمےن کو نگل لے گی۔

چوتهی روایت:

امام زےن العابدےن علیہ السلام فرماتے هےں:

”بنا ےمسک الارض ان تمےد بأهلها و بنا ےُنَزِّلُ الغےث و بنا ےنشرُ الرحمة و ےخرجُ برکاتِ الارضِ و لولا ما فی الارض منّا لساخت بأهلها“[116]

”همارے توسط سے زمےن اپنے اوپر رهنے والوں کو تنگ نهےں کرتی هے اور هماری وجہ سے بارشےں هوتی هےں اور هماری وجہ سے زمےن اپنے اوپر خزانے اگل دےتی هے اگر هم میں سے کوئی اےک بهی نہ هو تو زمےن اپنے اهل کو نگل لے گی۔“

پانچویں روایت:

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے هےں:

”لو اَنَّ الامامَ رُفِعَ من الارض ساعةً لماٰ جَتْ بأهلها کما ےموجُ البحر بأهلہ“[117]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اگر ایک لمحہ کے لئے بھی امام زمین سے اٹھا لئے جائیں تو زمین اپنے رہنے والوں کو اس طرح غرق کردے گی جیسے طوفان سمندر میں رہنے والوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ھے۔

چٹھی روایت:

امام محمد باقر علیہ السلام ایک اور مقام پر فرماتے ھیں:

” لو بقیت الارض یوماً بلا امام منّا لساخَتْ بأھلھا“ [118]

اگر ایک دن بھی ھم میں سے کوئی امام زمین پر نہ رھے تو زمین اپنے رہنے والوں کو نگل لے گی۔

ساتویں روایت:

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ھیں:

” و لولا مَن علی الارض مِن حجج اللّٰہ لنفضتِ الارض ما فیھا و اَلْقَتْ ما علیھا انّ الارضَ لا تخلوا ساعۃً من الحجۃ“[119]

اگر زمین پر خدا کی حجت نہ رھے تو جو کچھ اس کے اندر ھے باھر اگل دے گی اور جو کوئی اس پر رہنے والے ھیں دور پھینک دے گی بے شک زمین ایک لمحہ کے لیئے بھی حجت خدا سے خالی نھیں رہ سکتی۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آٹھوےں روایت:

حضرت ابوحمزه ثمالی (ره) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر هو کر فرماتے هےں:

” آےا ممکن هے کہ زمےن حجت سے خالی ره جائے“

امام علیہ السلام نے فرماےا:

” لو بقےت الارض بغےر امام لساخت“[120]

”اگر زمےن امام سے خالی هوجائے تو سب کچھ تباه هوجائے گا۔“

نوےں روایت:

امام جعفر صادق علیہ السلام اےک طوےک حدےث کے ضمن میں فرماتے هےں:

”لوخَلَتِ الارض ساعة واحدةً من حجّةٍ للّٰہ لساخت بأهلها“[121]

”اگر زمےن اےک لمحہ کے لےئے بهی حجت خدا سے خالی هوجائے تو اپنے رهنے والوں کو نگل لے گی۔“

مذکوره روایت کو مدنظر رکهنے سے معلوم هوتا هے کہ جس طرح سورج بادلوں میں چهپ کر اور اهل زمےن سے بظاهر رابطہ منقطع کرنے کے باوجود پورے نظام شمسی کو تباهی اور بربادی سے بچائے رکهتا هے اور سورج هی کی وجہ سے پورا نظام اپنی جگہ پر قائم اور دائم رہتا هے بالکل اسی طرح خودحضرت(عج) انسانوں سے بظاهر دوری اور غیبت میں ره کر

بھی ان کو حےات بخشے ھوئے ھےں اور اگر ےہ رابطہ منقطع ھوجائے توحےات انسانی وجود سے عدم میں بدل جائے گی اور سب کچھ نابود ھوجائے گا انھی کے وجود کی برکت سے اھل زمےن،آسمان اور زمےن سے فےوضات حاصل کرتے رہتے ھےں۔

زمےن اپنے خزانے اگلتی رھے گی اور آسمان سے عنصر حےات جس پر انسانی زندگی کا انحصار ھے باران رحمت نازل ھوتی رھے گی جس طرح مادی زندگی میں انسان آپ(عج) سے فیضیاب ھوتا رہتا ھے اسی طرح سے معنوی زندگی میں بھی آپ (عج) کا کردار بنےادی حےثےت رکھتا ھے۔آپ(عج) کا ذکر لوگوں کو خدا کی جانب ھداےت کرتا ھے۔آپ(عج) کے انتظار مینلوگ خدا سے گڑگڑاکر انتھائی عاجزی کی حالت میں ظھور کی دعائےں کرتے ھےں خود ےہ عمل انسان کو عبودےت کی منزل کی جانب دھکےلتا ھے۔

آپ (عج)کی معرفت فرض کی گئی ھے جےسا کہ معروف روایت میں ارشاد ھوتا ھے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)نے فرماےا: ” من مات و لم ےعرف امام زمانہ مات مےتۃً جاھلےۃً “ جوکوئی بھی اس حالت میں مرے کہ اپنے زمانہ کے امام علیہ السلام کو نہ پہچانتا ھو تو وہ جاھلےت کی موت مرے گا۔ آپ(عج)سے دوری انسان کو زمانہ جاھلےت میں پلٹا دےتی ھے آپ (عج)کی

معرفت نہ رکھنا اس کا مترادف ھے کہ انسان بے دےن ھے اور وہ زمانہ قبل از اسلام کی طرح گمراہ ھوچکا ۔

کچھ امام زمانہ (ع) کی والدہ معظمہ کے بارے میں

یہ بھی معجزاتِ الٰھی میں سے ھے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے لیے زوجہ کا انتخاب کھاں سے کیا گیا ھے حضرت نرجس کا تعلق سلسلہ بادشاہت روم سے ھے جس کا دارلخلافہ بیزانس کہ جو مو جو ہ دور میناستنبول کے نام سے معروف ھے ۔حضرت نرجس خاتون کے والد یشوعا قیصر روم کے بیٹے تھے جنکا سلسلہ نسب حضرت عیسیٰ علیٰ نبّینا و علیہ السلام کے اصحاب سے ملتا ھے اور والدہ کی طرف سے شمعون علیہ السلام کی نسل سے ھیں جو حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے وصی تھے۔

اسماء شریفہ:

حضرت نرجس خاتون علیھا السلام کے نو(۹) نام نقل ھو ئے ھیں: جو ملیکہ، حکیمہ ، سبیکہ، نرجس، سوسن ،مریم ،ریحانہ ،خمط اورصقیلھیں۔

(۱)نرجس: ایک پھول کا نام ھے جسے اردو زبان میں نرگس کا پھول کہتے ھیں [122]-

(۲)سوسن : موسمی پھول کا نام ھے اور مختلف رنگوں میں ھوتا ھے - یہ اصل میں یورپ،امریکہ اور ھمالیہ میں پایا جاتا ھے-[123]

(۳)سبیکہ : خالص سو نے کو کہتے ھیں-اورخالص چاندی کے لیے بھی

استعما ل هو تاھے -[124]
(۴)حکیمہ : اسکالر خاتون کو کھا جا تاھے ۔ آپ نے علم وحکمت کوبیزانس میں ایک خصوصی عربی زبان استانی سے سیکھا تھا-[125] جبکہ اسلامی تعلیمات کو امام علی نقی علیہ السلام کی بیٹی حکیمہ خاتون سے سیکھا-[126]
(۵) ملیکہ -: ملکہ کے معنٰی میں استعمال ھو تا ھے اور حق بھی یھی ھے کہ وہ پوری دنیا پر حکومت کرنے والے فرزند ارجمند کی والدہ ماجدہ ھیں
(۶) مریم : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام ھے اورعلماء اھل تشیع اور اھل سنت اس بات پر متفق ھینکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت بقیّة اللہ کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے -[127]
(۷) ریحانہ: ھرخوشبو والے پودے کو کھا جاتا ھے -[128] اور یقینا ایسا ھی ھے کہ جنکے فرزند کی خوشبو سے پورا جھان معّطر ھوگا اور نور ولایت ھر جگہ چھا جائے گا .
(۸) خمط : پھلدار درخت کا نام ھے اور ھرتازہ اور خوشبووالی چیز کو کہتے ھیں -[129]
(۹) صقیل : ھر نورانی چیز کو کہتے ھیں ـشیخ صدوق (رہ)اورشیخ طوسی (رہ) کا کھنا ھے کہ حضرت نرجس خاتون کے حاملہ ھونے کے بعد آپکو صقیل کانام دیا گیا تھا-[130]

دو خاندانوں کاملاپ :

اب دیکھتے ھیں کہ یہ قیصر روم کی خوشبو خاندان نبّوت و عصمت تک کیسے پھنچ گئی۔ اس قصّہ کو علماء اکرام نے اپنی کتابوں میں تفصیل سے لکھا ھے مانند شیخ صدوق(رہ) نے کمال الدین میں ، شیخ طوسی(رہ) نے غیبت میں ، طبری(رہ) نے دلائل الامامۃ میں ،ابن شھر آشوب (رہ)نے مناقب میں ، لیلیٰ(رہ) نے منتخب میں ، ابن فتّال نیشاپوری(رہ) نے روضہ میں ، شیخ حرّعاملی(رہ) نے اثبات الھداۃ میں ،سید ھاشم بحرانی(رہ) نے حلیّۃالابرار میں اور علامہ مجلسی(رہ) نے بحار الانوار میں نقل کیا ھے ،ھم اس واقعہ کو تلخیص کے ساتھ پیش کریں گے ۔

بشربن سلیمان نخّاس :

بشر کا تعلق رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کے صحابی حضرت ابوایوب انصاری (رہ) کی نسل سے ھے ھے بشر حضرت امام ھادی علیہ السلام اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے صحابیوں مینسے تھے پیشہ کے اعتبار سے بشر بن سلیمان غلام اور کنیز وغیرہ کی خریدوفروش کا کام کیا کرتے تھے ۔

بشر بن سلیمان کا بلا وا :

ایک رات سامرہ میں بشر بن سلیمان اپنے گھر میں بیٹھے تھے کہ دروازہ پر دستک ھوئی تو پتہ چلا کہ امام ھادی علیہ السلام کا خادم کافور آیا ھے اور کہتا ھے کہ فوراً چلو! حضرت امام علیہ السلام نے بلایا ھے ۔ بشر بن سلیمان

بھی جلدی سے تیار ھو کر حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں پہچے ۔ انھوں نے دیکھا کے امام ھادی علیہ السلام اپنے فرزند ارجمند امام حسن عسکری علیہ السلام سے گفتگو میں مشغول ھیں۔ امام ھادی علیہ السلام نے بشربن سلیما ن سے فرمایا : ” اے بشر تم انصاری کی نسل سے ھو ۔ھماری محبت ھمیشہ سے تمھارے دلوں میں رہتی آرھی ھے تمھاری ھر نسل نے ھماری محبت کو ارث میں حاصل کیااور اب میں چاہتا ھوں کہ ایک راز تم پر آشکار کروں اور تمھیں ایک اھم کام کی ذمہ داری سو نپوں ۔یہ کام تمھارے لیے با عث فضیلت ھو گا اس طرح سے کہ تم سارے شیعوں میں اس فضیلت میں پھل کروگے۔ “ اسکے بعد امام ھادی علیہ السلام نے رومی زبان میں ایک خط لکھا اور اپنی مھر مبارک لگا کر بشر کو دیا اور اس کے ساتھ ایک بٹوا بھی دیا ۔ جس میں دوسو بیس(۲۲۰)دینار تھے ۔یہ دونوں چیز تھمانے کے بعد فرمایا !” یہ دونوں چیزیں لیکر بغداد کی جانب روانہ ھوجاؤ فلاں دن ظھرسے پھلے فرات کے راستے میں پھنچ جاؤ ۔ جب غلاموں اور کنیزوں کی کشتیانوھاں پھنچیں اس جگہ پر بہت سے لوگ خریداری کی غرض سے آ ئے ھوئے ھوں گے کچھ لوگ عباسی عھداروں کی طرف سے ھونگے جبکہ تھوڑے بہت جوانان عرب بھی دکھائی دینگے تم اس دن دور سے دیکھتے رھنا اور ایک کنیز وغلام بیچنے والا بنام عمربن یزید کے پاس جانا اور تم دیکھو گے کہ اسکے پاس ایک کنیز ھوگی جس نے رنگین ریشمی کپڑے پھنے ھوئے ھونگے ۔اور جب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کوئی اسکی بولی لگائے گا تو وہ کسی کے لیے بھی اپنا نقاب نہیں اٹھائے گی

-

اسی دوران خریداروں کے ہجوم میںایک سےاہ شخص آگے بڑھ کر تین سو(۳۰۰) دینار میںاس کنیزکو خریدنا چاھے گا ۔جس پر یہ کنیز اس شخص کی غلامی میں جانے سے انکار کر دے گی اور کھے گی کہ: ’’اگر مجھے کوئی رئیس زادہ بھی آکرکیوننہ خریدنے کی کوشش کرے مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہو گی لہٰذا تم اپنا پیسہ ضائع مت کرو ‘‘ اس موقع تم اٹھکر عمروبن یزید سے کھنا ! میرے پاس اشراف عرب میں سے ایک کا خط ھے جو رومی زبان میں لکھا ھوا ھے یہ اس کنیز کو دےدواگر یہ راضی ھو جائے تو مجھے اپنے موکّل کی طرف سے اجازت ھے کہ ان کے لیے کنیز خریدلوں کنیزنے خط لیکر پڑھا اور عمروبن یزید سے کھا کہ مجھے اس خط کے لکھنے والے کے لیے بیچو ورنہ میں اپنے آپ کو ھلاک کر لوں گی اس موقع پر بشربن سلیمان اور عمروبن یزید میں مزاکرہ شروع ھوا اور یہ سودا دوسوبیس(۲۲۰)دینار پر آکر ختم ھوا ۔ پھر بشربن سلیمان کنیز کو لےکر گھر آیا تو دیکھا کہ وہ خط کو ھاتھ میں لیکر چومتی جارھی ھے ۔بشربن سلیمان نے حیرت سے سوال کیا کہ ! تم ایسے خط کو چوم رھی ھو جس کے لکھنے والے کو جانتی تک نہیں ھو ۔جس پر اس خاتون نے جواب دیا :غور سے سنو !میںملےکہ بنت یشوعا بن قیصر رو م ھوں میری ماں کا نسب شمعون علیہ السلام سے ملتا ھے جو حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کے وصی تھے اب میں تمھیں بہت حیرت انگیزواقعہ سنانے جارھی ھوں ۔

خاتون علیھاالسلام کی کھانی ان کی اپنی زبانی :

جب میری عمرتیرہ سال کی ھوئی تو میرے دادا قیصر روم نے اپنے بھتیجے سے میری شادی کرنے کا فیصلہ کیا ۔محفل منعقد کی گئی تین سو راھب اور سات سوپادری وھاں موجود تھے نیز چارہزار فوجی سردار ،شرفاء اور معززین بھی اس محفل مینشریک تھے ۔تخت وتاج شھنشاھی کو جواھرات سے سجایاھواتھا جیسے ھی میرے دادا کا بھتیجا تخت پر بیٹھا اور صلیب کواسکے گرد گھما یا جانے لگا سب تعظیم میں کھڑے ھوگئے اور انجیل کے صفحات کو کھولا گیا۔

محفل درھم برھم ھوگئی :

جس وقت شادی کی رسم شروع کی جانے لگی ایک مرتبہ ساری صلیبیں الٹ کر گرگئیں ۔تخت وتاج لرزنے لگے وہ جوان جو شادی کی غرض سے آیا تھا بیھوش ھو کر گر پڑا سب کے چھروں سے رنگ اڑ گیا راھبو ں کے بزرگ نے میرے داداسے کھا ! اس نحوست والے عمل کو چھو ڑدو کہ جس کی وجہ سے مسیحیت نابودھوتی ھوئی نظر آرھی ھے ۔ میرے داداقیصرروم نے جواب مینکھا کہ صلیبونکو اپنی جگہ نصب کرو ۔ ساری چیزونکو اسکی جگہ پر رکھو پھر اپنے دوسرے نمبر کے بھتیجے کو بلایا تا کہ میری شادی اس

سے کر دی جائے دوبارہ سے دربار کو سجایا گیا اور محفل جمائی گئی جیسے ھی رسم شادی شروع کرنے کی بات کی گئی دو بارہ وھی حادثہ پیش آیا اور سب کچھ درھم برھم ھوگیا میرے دادا افسردہ ھوکر اپنے حر م سرا میں چلے گئے۔

پھلا خواب :

میں نے اس رات ایک خواب دیکھاکہ جس نے مجھے بدل کر رکھ دیا ۔میں نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام ، شمعون اور حواریوں کا ایک گروہ میر ے دادا کے محل میں جمع ھے اور ایک نور سے بناھوامنبر عین اسی مقام پر نصب ھے کہ جھان میرے دادا کا تخت ھوتا ھے ۔اسی وقت حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)اپنے وصی اور دامادامیرالمومنین حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام اور ان کی اولادمیں سے ایک گروہ کے همراہ تشریف لائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آگے بڑھ کر حضرت محمد (ص)کو اپنی آغوش میں لے لیا ۔ اس وقت حضرت محمد (ص)نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا !میں تمھارے وصی شمعون کی بیٹی ملیکہ کا رشتہ اپنے بیٹے ابومحمد علیہ السلام کے لیے ما نگنے آیا ھوں ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت شمعون علیہ السلام کو مخاطب کرکے فر مایا! اے شمعون علیہ السلام تمھاری قسمت جاگ اٹھی ھے شر افت اور فضیلت تمھیں نصیب ھو رھی ھے اپنے خاندان کا آل محمدعلیھم السلام کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خاندان سے رشتہ جوڑ لو ۔

شمعون نے جواب دیا !اطاعت ھوگی ۔اس وقت رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)منبر پر تشریف لائے اور خطبہ نکاح پڑھکر میرا ابومحمد سے عقد کر دیا ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام ، انکے حواری اور آل محمدعلیھم السلام ھمارے نکاح کے گواہ ھیں ۔

جب اس سنھرے خواب سے میری آنکھ کھلی تو میں ڈر گئی کہ اگر اس خواب کو اپنے دادا کو سنایا تو وہ مجھے قتل کردیں گے لہٰذا اس خواب کو ایک راز کی طرح اپنے سینے میں رکھا لیکن اس خواب نے مجھے اتنا بدل دیا تھا کہ ھر وقت ابو محمد علیہ السلام کی محبت کے بارے میں سوچتی رہتی تھی اور کھانے پینے کی طرف سے بالکل توجہ ہٹ گئی تھی یھاں تک کہ میں مریض ھوگئی ۔

پوری مملکت روم میں کوئی ایسا طبیب نہ تھا جس نے میرا علاج نہ کیا ھو مگر سب کا سب بے فائدہ رھا میرے دادا نے مایوس ھوکر مجھ سے سوال کیا ! میری بیٹی ! کیا تمھارے دل میں کوئی خواہش ھے کہ جو اس دنیا میں تمھارے لئے پوری کروں۔

میں نے جواب دیا ! داداجان اگر آپ حکم کریں کہ جتنے بھی مسلمان آپکی قید میں ھیں انکی زنجیروں کو کھول دیا جائے اور انکو اذیت کرنا بند کردیا جائے اور ان پر احسان کرکے ان کو آزاد کردیا جائے تو مجھے امید ھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی والدہ حضرت مریم علیھا السلام میرے

لیے سلامتی اور رحمت کے دروازے کھول دیں ۔
کیونکہ میرے دادا نے میری خواہش پوری کردی تھی میں بھی کوشش میں لگی رھی کہ اپنے آپ کو صحتمند دکھاؤں لہٰذا تھوڑا بہت کھانا پینا شروع کردیا میرے دادا نے خوش ھو کر اسیروں کو مزید رعایت دیدی ۔

دوسرا خواب :

پھلے خواب کے چودہ روز بعد دوبارہ خواب دیکھا کہ خاتون جنت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھاتشریف لائی ھیں اور حضرت مریم سلام اللہ علیھابھی انکے ھمراہ ھیں جبکہ ایک ہزار کنیزیں بھی انکے ھمراہ ھیں حضرت مریم سلام اللہ علیھانے مجھ سے مخاطب ھوکرفرمایا ! یہ خاتون جنت سلام اللہ علیھا اور تمھارے شوھر ابو محمد علیہ السلام کی والدہ ھیں ۔ میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھا کے دامن میں سر رکھ کر رونے لگی اور ابو محمد علیہ السلام کے میرے پاس نہ آنے کا شکوہ کیا ۔
حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھا نے فرمایا ! جب تک تم مشرک رھو گی ابو محمد علیہ السلام تمھارا دیدار کر نے نھیں آئیں گے یہ میری بھن مریم بنت عمران ھینکہ جو بارگاہ الٰھی میں تمھارے دین سے اظھار برائت اور دوری کرتی ھیناب اگر تم خدا ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اورحضرت مریم سلام اللہ علیھاکی خوشنودی چاہتی ھو اور ابو محمد علیہ السلام سے ملنے کی خواہش بھی رکھتی ھو تو بو لو:

اشھد ان لا الہ ا لّا اللّٰہ واشھد انّ محمد اًرسول اللّٰہ ۔
جیسے ھی میں نے کلمہ شھادتیں اپنی زبان پر جاری کیا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھانے مجھے سینے سے لگا کر فرمایا:
اب ابومحمد علیہ السلام کے انتظار مینرھنا تمھاری جلدی ھی ان سے ملاقات ھو جائے گی۔
نیند سے اٹھکر ابو محمد علیہ السلام کے دیدار کے لئے لمحہ شماری کرتی رھی اس کے بعد والی رات کو خواب میں ابومحمد علیہ السلام کی زیارت کی اور اس کے بعد سے آج تک ھر رات ان کو خوا ب میں دیکھتی آرھی ھوں ۔

حضرت نرجس خاتون کی اسیری :

بشر بن سلیمان نے سوال کیا کہ: پھر اسیر کس طرح ھوئیں ؟
جناب نرجس خاتون علیھا السلام نے جواب دیا :ایک رات ابو محمد علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو انھوں نے فرمایا ! ابھی کچھ دنوں میں تمھارے دادا مسلمانوں سے جنگ کرنے کی غرض سے ایک لشکر لے کر چلیں گے تم بھی نوکرانیوں کے لباس میں چھپ کر انکے ساتھ مل جانامیں نے ان کے فرمان کی اطاعت کی اور یھی ھوا کہ مسلمانوں نے حملہ کیا اور میں اسیر ھو گئی اور ابھی تک کسی کو معلوم نھیں کہ میں روم کے بادشاہ کی پوتی ھوں
بشربن سلیمان نے سوال کیا کہ یہ فصیح و بلیغ عربی کھاں سے سیکھی ؟ تو خاتون علیھا السلام نے جواب دیا کہ میرے داداکو پڑھنے پڑھانے کا بہت

شوق ھے اوران کی خواہش تھی کہ مینمختلف قوموں کی زبان اوران کے ادب وآداب سیکھوں اسی بنا پر انھوں نے ایک خاتون کو حکم دیا کہ وہ مجھے صبح وشام عربی سکھائے .

اور یہ پورا قصّہ تھاکہ اس طرح سے حضرت نرجس خاتون علیھا السلام روم سے سامراء پھنچیں ۔اس کے بعد حضرت امام ھادی علیہ السلام نے اپنی بھن حکیمہ علیھا السلام کو بلا کر میری جانب اشارہ کرکے فرمایا یہ وھی خاتون ھیں کہ جن کا انتظار تھا اور ان سے کھا کہ مجھے احکام دین اور اسلامی آداب سیکھائیں۔[131]

----

[1] بحار الانوار ج۵۳،ص۹۵ اور ج۸۶،ص۲۸۴ اور ج۹۴،ص۴۲ اور ج۱۰۲،ص۱۱۱۔

[2] کافی ج۲،ص۱۲،باب اخلاص ج۶

[3] بحار الانوار ج۵۳،ص۳۲۶۔

[4] کافی ج۶،ص۴۰۶۔

[5] سورۂ تحریم آیت ۸ .

[6] بحارالانوار ج۵۳، ص۳۲۶ .

[7] سفینة البحار ج۲،ص۶۱۲،مادۂ نور، بحار الانوار ج۲۳،ص۳۰۶۔

[8] سورۂ نساء آیت ۱۷۴۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[9] تغابن آیت ۸۔

[10] بحارالانوار ج۵۸،ص۵۔

[11] بقرہ آیت ۲۵۵۔

[12] بحارالانوار ج۵۸،ص۲۸۔

[13] بحار الانوار ج۵۸،ص۲۸۔

[14] بحارالانوار ج۵۸،ص۱۰۷۔

[15] بحارالانوار ج۱۳،ص۲۷۳۔

[16] بحارالانوار ج۶۰،ص۲۷۔

[17] سورۂ نمل آیت ۸۶ ۔

[18] سورۂ انعام آیت ۳۸۔

[19] سورئہ انعام آیت ۵۹۔

[20] یس آیت ۱۲۔

[21] نمل آیت ۸۹۔

[22] اسراء آیت ۸۲۔

[23] اسراء آیت ۸۲۔

[24] فجر آیت ۲۲۔

[25] غافر آیت ۷۸۔

[26] زمر آیت ۶۹۔

[27] قصص آیت ۸۸۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[28] مجمع البےان ج۷،ص۴۲۱۔

[29] البرھان ج۳،ص۲۴۱۔

[30] بقرہ آیت ۲۵۸۔

[31] آل عمران آیت ۱۵۶۔

[32] ےونس آیت ۵۶۔

[33] روم آیت ۱۹۔

[34] آل عمران آیت ۲،بقرہ آیت ۲۵۵۔

[35] طہ آیت ۱۱۱۔

[36] عوالم العلوم ج۱۱،ص۲۶، مستدرک سفےنة البحار ج۳،ص۳۳۴۔

[37] زمر آیت ۶۹۔

[38] تفسےر صافی ج۴،ص۳۳۱، نور الثقلےن ج۴،ص۵۰۴۔

[39] شوریٰ آیت ۱۱۔

[40] اسراء۔۴۴۔

[41] حج۔۶۶ ۔

[42] روم۔ ۴۰ ۔

[43] بقرہ ۲۸۔

[44] دخان۔۸۔

[45] اعراف۔۱۵۸۔

[46] بقرہ۔۲۵۵۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[47] آل عمران ۲۔

[48] غافر۔۶۵۔

[49] انبےاء ۱۰۷۔ ۔

[50] حمد ۶۔ ۔

[51] بحار الانوار ج۵۱،ص۳۰،ح۷ ۔

[52] بحار الانوار ج۵۱،ص۳۰،ح۶۔

[53] بحار الانوار ج۵۱،ص۲۹،ح۲ ۔

[54] بحارالانوار ج۵۱،ص۲۸،ح۱۔

[55] بحارالانوار ج۵۱،ص۳۰،ح۴ ۔

[56] نساء ۵۹ ۔

[57] تفسیر الکبیر ج۱۰ ص۱۴۴۔

[58] تفسےر البحر المحےط ج۳، ص۲۷۸ ۔

[59] احقاق الحق ج۳،ص۴۲۵۔

[60] نساء آیت ۵۹۔

[61] ےنابےع الموده ص۱۱۶۔

[62] احزاب آیت ۵۶ ۔

[63] نساء آیت ۶۵۔

[64] مجمع البےان ج۸،ص۵۷۹۔

[65] مجمع البےان ج۸،ص۵۷۹۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[66] تفسیر در المنثور ج۶ص۶۴۶۔۶۵۶۔

[67] کہف، آیت ۱۰۹ ۔

[68] انعام ،آیت ۳۸۔

[69] انعام ،آیت ۵۹ ۔

[70] نحل ، آیت ۸۹،

[71] اسد الغابة ج۴،ص۱۰۸،مختصر تاریخ دمشق ج۱۷،ص۳۵۳

[72] ینابیع المودہ ص۶۹۔

[73] ینابیع المودہ۔ ص۶۹۔

[74] سفینة البحار ج۱،ص۵۰۴ کلمہ ربع۔

[75] سفینة البحار ج۱،ص۵۰۴،کلمہ ربع۔

[76] انعام آیت ۷۳۔

[77] نمل آیت ۷۷۔

[78] حجرات آیت ۱۸ ۔

[79] بحار الانوار ج۷۰، ص۱۹۹ ح۴۔

[80] اسراء آیت ۸۴۔

[81] بحارالانوار ج۷۰،ص۲۰۱،ح۵۔

[82] واقعہ آیت ۱۱۔

[83] آل عمران ۱۶۹۔

[84] عنکبوت ،آیت۵۷۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[85] اعراف، آیت۲۶۔

[86] زمر ،آیت ۶۹۔

[87] بحارالانوار ج۵۳،ص۱۸۰۔

[88] تفسیر صافی ج۴،ص۳۳۱،نور الثقلین ج۴،ص۵۰۴۔

[89] بقرہ ،آیت۷۔

[90] بقرہ، آیت ۱۰۔

[91] بقرہ ،آیت ۵۱۔

[92] طہ ،آیت ۲۵۔۳۲

[93] یہ حدیث مختلف کتابوں میں ذکر ہوئی ہے حوالہ کے طور پر بحار الانوار ج۳۳، ص۱۷۶،باب ۱۷ ۔اصول کافی ج۸،ص۱۰۷،روایت۸۰،باب۸ اور المستدرک الوسائل ج۱۸،باب ۲۰، ص۳۶۷ روایت ۲۲۹۷۱ مینرجوع کریں۔

[94] روم،آیت ۴۱۔

[95] تفسیر المیزان ج۱۶، ص۲۰۰ ۔

[96] اعراف ،آیت ۹۶۔ ۳۔

[97] مائدہ،آیت ۵۵۔

[98] احقاق الحق ج۲،ص۳۹۹ سے ۴۱۰ تک،مجمع البیان ج۳،ص۳۲۴، نورالثقلین ج۱ ، ص۶۴۷ ، تفسیر المیزان ج۶،ص۵۔

[99] تفسیر در المنثور ج۳ ص۱۰۵،تفسیر کشاف ج۱ ص۳۴۷،تفسیر فتح

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

القدیر ج۲ ص۶۶۔

[100] بحارالانوار ج۲۵،ص۳۶۳،ج۳۶،ص۴۰۰۔

[101] عوالم العلوم ج۱۱،ص۵۴۰۔

[102] عوالم العلوم ج۱۱،ص۶۱،باب ۳،ح۲۔

[103] حجرات،آیت ۱۳۔

[104] انعام،آیت ۳۸۔

[105] آل عمران، آیت ۱۹۔

[106] واقعہ ،آیت ۱۰۔۱۱۔

[107] کمال الدےن ج۱،ص۲۵۳،بحارالانوار ج۳۶،ص۲۵۰ ،مرأة العقول ج۴،ص۲۷۔

[108] امالی صدوق ص۱۵۷،کمال الدےن ص۲۰۷، بحارالانوار ج۵۲،ص۹۲، فرائد السمطےن ج۱،ص۴۶، ےنابےع المودة ج۱،ص۷۶،ج۳،ص۳۶۱۔

[109] بحار الانوار ج۵۳ ص۱۸۱،کمال الد ین ج۲ ص۴۸۵،غیبت شیخ طوسی(رہ)ص۱۷۷،احتجاج طبر سی (رہ)ص۴۷۱،اعلام الوری ص۴۲۴،کشف الغمہ ج۳ص۳۲۲،النوادر فیض کاشانی ص۱۶۴،کلمہ الامام مہدی ص۲۲۵،المختارمن کلمات الامام المہدی ج۱ص۲۹۴۔

[110] تواتر اسے کہتے ھےں کہ اےک روایت اتنی تعداد میں مختلف رواےوں اور واسطوں سے اےسے نقل کی جائے کہ اس کے جھوٹ ہونے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کا احتمال بھی باقی نہ رہے۔

[111] مرأة العقول،ج۴،ص۲۸۔

[112] غیبت شیخ طوسی ص۱۳۹ ، بحارالا نوارج۳۶ص۲۵۹، اثبات الهداة ج۱ص۴۶۰ تقریب المعارف ص۱۷۵۵۔

[113] کفایۃ الاثر ص۱۶۳، بحارالانوار ج۳۶،ص ۲۳۸، محینة البلاغہ ج۱،ص۱۷۰،ینا بیع المودة ج۱ ص۷۴۔

[114] سورۂ رعد آیت ۷۔

[115] کفایۃ الاثر ،ص۸۹،بحارالانوار ج۳،ص۳۱۶۔

[116] فرائد المسمطین ج۱،ص۴۶،ینابیع المودة ج۱،ص۷۵،ج۳ص۳۶۰۔ امالی شیخ صدوق ص۱۷۵،کمال الدین ج۱،ص۲۰۷۔

[117] کمال الدین ج۱ص۲۰۲،بحارالانوار ج۲۳ص۳۴۔

[118] کمال الدین ج۱،ص۲۰۴، بحارالانوار ج۲۳،ص۳۷۔

[119] کمال الدین ج۱ص۲۰۲، بحارالانوار ج۲۳،ص۲۴۔

[120] غیبت نعمانی ص۱۳۸،علل الشرایع ص۱۹۸،بصائر الدرجات ص۵۰۸۔

[121] غیبت نعمانی ص۱۶۱۔بحار الانوار ج۵۱ص۱۱۳۔

[122] فرهنگ معین ج۴،ص۴۷۰۲۔

[123] فرهنگ معین ج۲ ص۱۹۵۴۔

[124] لسان العرب ج۶ ص۱۶۳۔

[125] غیبت شیخ طوسی(ره) ص۱۲۸،کمال الدین ج ۲ص۲۳ ۴۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[126] دلائل الامامة ص ۲۶۷،بحارالانوار ج۵۱ ص۱۰۔

[127] مصنف ابن ابی شیبہ ج۱۵ ص۱۹۸ ح۱۹۴۹۵

[128] فرھنگ معین ج۲ ص۱۷۰۲۔

[129] لسان العرب ج۴ص۲۲۰۔

[130] غیبت طوسی(رہ) ص۲۴۱،کمال الدین ج۲س۴۳۲۔

[131] غیبت طوسی ص۱۲۸،۱۲۴، کمال الدےن صدوق ج۲،ص۴۲۳،۴۱۷ دلائل الامامة ص۲۶۷،۲۶۳، مناقب ابن شھر آشوب ج۴،ص۴۴۱،۴۴۰ ،روضة الواعظےن ج۱،ص۲۵۵،۲۵۲، اثبات الھداة ج۳، ص۳۶۔ ۳۶۵ اور ص ۴۰۸ ۔ ۴۰۹، بحارالانوار ج۵۱،ص۶۔۱۰،حلےة الابرار ج۶،ص۵۱۵۔

عھد سے ظھور تک

علامات ظھور

علامات ظھور کا موضوع ایک دلچسپ موضوع ھے ۔اکثر لوگ اس کو ایک پیشن گوئی کی نظر سے دیکھتے ھیں ،اگر کوئی بات ان کو پوری ھوتی ھوئی نظرآتی ھے تو اس پر خوش ھوکر رہ جاتے ھیں ۔جبکہ یہ علامات نہ پیشن گوئی ھے نہ کوئی علم نجوم اور نہ ھی کوئی ھاتھ کی لکیروں سے نکالاھوا نتیجہ ھے ،بلکہ ایک واقعیت ھے کہ جو واقع ھورھی ھے یارونما ھوگی، یھی وہ مقام ھے کہ جھاں انسان کو متوجہ ھوجانا چاہئے اور ھر مومن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کو اپنی کمر کس لینی چاہئے۔

البتہ کچھ علامات قطعی نہیں ہیں بلکہ کسی د وسرے واقع یا شئے پر مشروط ہیں جبکہ بعض علامات قطعی ہیں اور ان کے پورا ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا۔

اوران کے بارے میں متعدد روایات موجود ہیں جس طرح کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

"من المحتوم الذی لابد منہ ان یکون قبل القائم :خروج السفیانی وخسف بالبیداء وقتل النفس الذکیہ والمنادی من السماء وخروج الیمانی۔" [132]

ترجمہ:وہ نشانیاں جوکہ بغیر کسی شک و شبہ اور حضرت (عج) کے ظہور سے پہلے حتماً رونما ہونگیں :(۱)خروج السفیانی (۲) سورج کو گھن لگنا(۳) نفس ذکیہ کاقتل (۴) آسمان سے نداکا آ نا (۵) شخص یمانی کاخروج کرنااور اس کے علاوہ۔ایک اور مقام پر معصوم علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں :

"النداء من المحتوم والسفیانی من المحتوم وقتل النفس الذکیہ من المحتوم وکفّ یطلع من السماء من المحتو م۔" [133]

ترجمہ: آسمانی نداآنا حتمی ہے ۔سفیانی کاخروج بھی حتمی ہے ۔نفس ذکیہ کا قتل بھی حتمی ہے ۔اور ہاتھ کی ہتھیلی جو کہ آسمان پر ظاہر ہوگی وہ بھی حتمی ہے۔

پھر دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں :

"خمس قبل قیام القائم من العلامات الصحیحة والیمانی و الخسف بالبیداء و

خروج السفیانی و قتل النفس الذکیہ -'[134]

ترجمہ:پانچ نشایناں حضرت(عج)کے ظھور سے قبل حتمی ھیں۔خروج یمانی ،سورج گھن ،خروج سفیانی اورقتل نفس ذکیہ ۔

ایک طویل روایت میں حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیھما السلام بیان فرماتے ھیں :

)"یخرج اذا خفّت الحقائق ولحق اللاحق وثقلت الظھور وتتابعت الامور ،واختلفت العرب واشتدّالطلب،وذھب العفاف واستحوذالشیطان و حکمت النسوان وفدحت الحوادث ونفثت النوافث وھجم الواثب و عبس العبوس و اجلب الناسوس ویفتحون العراق ویحمعون الشقاق بدم یراق"[135]

ترجمہ:وہ اس وقت ظاھر ھونگے جب حقیقت کی کوئی وقعت نہ رھے گی۔ دنیااحمقوں کے پیچھے چلے گی ،کمریں وزنی ھوجائیں گی ،ایک کے بعد دوسرا حادثہ رونما ھوتارھے گا ،عربوں میں پھوٹ پڑجائے گی ،کسی مصلح کے ظھور کی تمنا بڑھ چکی ھوگی ،رشتہ داریاں ختم ھوچکی ھونگیں ،شیطان سب پر حاوی ھوچکا ھوگا ، عورتیں حکومت کیا کریں گی ، کمرتوڑ حادثات رونما ھونگے ،چیڑنے والے چیڑتے ھوئے اور آگے بڑھ جائیں گے ، تیز پرواز کرنے والے پرندے حملہ آور ھونگے ،دنیا کی لذتیں کھٹی ھو جائیں گی ، راز دان لوگ خیانت کرکے راز فاش کریں گے ، عراق کو دوسرے فتح کرلیں گے اورھر قسم کے اختلاف کا جواب خونریزی سے دیا جانے لگے گا

-

"اذا خفت الحقائق"

-- جب حق کی کوئی وقعت نہ رہے گی ۔

ظاھر ھے جب زمانہ گمراھی اور ضلالت کی طرف بڑھ رہا ھوگا تو اس گمراھی کے سیلاب میں حق کی پہچان مٹ جائے گی اور اگر کوئی حق کہتا نظر بھی آیاتواس کو حق کھنے کے جرم میں سزاوار ٹھرایا جائے گا ۔ اس طرح سے حق گو لوگ خود بخود گوشہ نشینی کاشکار ھوجائینگے ۔

اور یھی وہ علامات ھیں جو ھم آجکل اپنے چاروں طرف دیکھ رہے ھیں ۔مشرق سے مغرب تک ظلم کا بازار گرم ھے ۔ھر طاقتور اپنے سے کمزور پر حاوی ھوناچاہتا ھے ۔اس حصول قدرت اور طاقت کی کشمکش میں دنیا ظلم سے بھر تی جارھی ھے۔

"لحق الاحق"

پیروی کرنے والے احمقو ں کے پیچھے چل نکلیں گے :

آج اکثریت کا یھی حال ھے کہ دنیا اندھی تقلید کا شکار ھو رھی ھے ۔انسان جب کسی کی پیروی کرنے پر آتا ھے توایسا اندھا ھوجاتا ھے کہ وہ حق و نا حق کی پہچان کھو بیٹھتا ھے اورنہ فقط یہ کہ حق کو نھیں پہچان پاتا بلکہ وہ اس ظلمت کے بھاؤ میں خود اپنے آپ کوبھی کھو بیٹھتا ھے ۔ دنیا میں ھر

طرف افراط اور تفریط کے شکار ھوئے لوگ نظرآرھے ھیں ۔ چاھے وہ مذھبی ھوں یا سیاسی اور یہ افراط یا تفریط ھونا پورے معاشرے کے نظام کو درھم برھم کئے ھوئے ھے۔

"وثقلت الظھور"

پشت وکمر بھاری ھوجائے گی :

اگر اس سے مراد انسانی کمر ھے تو مطلب بہت واضح ھو جائے گا ۔ا س کی وجہ یہ ھے کہ انسانوں کے اوپر کام کا بوجھ اتنا زیادہ ھو جائے گا کہ جو اس کی طاقت سے باھر ھوگا۔بظاھر تو انسانی زندگی ایک آرام دہ اور پر آسائش کی طرف جارھی ھے اور وہ اس کے پیچھے کتنی زحمتیناٹھارھا ھے اس طرف بالکل توجہ نھیں کرتا ۔اگر اپنے اس زمانہ سے ذراماضی کی طرف چلے جائیں تو بہت سے کام جو کہ آج کی دنیا میں ھورھے ھیں وہ ناممکن تصور کئے جاتے تھے۔

ایک طرف تو انسان نے الیکٹرونکس کے میدان میں اتنی ترقی کہ ستاروں پر کمندیں ڈال رھا ھے ۔لیکن دوسری طرف اپنے اس آسائش کے حصول کے خاطر اپنے دین اور ایمان سے بھی ھاتھ دھوبیٹھا ھے ۔یھی آسائش اور وقتی لذّتیں انسانی زندگی کا ھدف بن کر رہ گئی ھیں ۔چاھے ان چیزوں کے حصول کے لئے کوئی بھی راستہ اپناناپڑے انسان اسے انجام دینے سے گریز نھیں کرتا ھے۔ یھی سبب ھے کہ انسا ن کو آسائشیں تو میسر ھوتی جارھی ھیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لیکن ساتھ ھی ساتھ سکون بھی ختم ھوتا جارھا ھے ۔ھر شخص پریشانی اور مایوسی میں مبتلاھے آما ر کے لحاظ سے چالیس کے سن سال سے اوپر کے لو گوں میں ۸۰ فیصد لوگ کسی نہ کسی بیماری میں مبتلاء ھوجاتے ھیں ۔اور یہ حساب چالیس سال سے بھی کمسن لوگوں میں تیزی سے بڑھ رھی ھے۔ اگر ان لوگوں سے ان کی زندگی کے بارے میں سوال کیا جائے ۔تو ان میں سے شاید ھی کوئی انسان اپنی زندگی سے مطمئن نظر آئے گا ۔ انسان نے اپنے آپ کو خود سے ھی ایک ختم نہ ھونے والی دوڑمیں شامل کرلیا ھے جس کی کوئی انتھا نظر نھیں آتی ھے۔

”تتابعت الامور“

ایک کے بعد دوسرا حادثہ ھوتا نظر آرھا ھے : یہ بات اب آج کی دنیا میں بہت واضح ھے کہ ھرروز کسی نہ کسی جگہ پرکوئی بڑا حادثہ ھوتا نظر آتا ھے اور اس شدت کے ساتھ ھوتا ھے کہ انسان پچھلے واقع کو بھلا دیتا ھے ۔اب تو حال یہ ھوچکا ھے کہ ایسے حوادث پر لوگوں کا رد عمل ختم ھوتا جارھا ھے ۔ ا ب بڑے سے بڑے واقعہ کو وہ اپنے لئے ایک معمولی سی بات تصور کرتے ھیں۔اب تو دنیا کے بڑے شھروں کے بارے مینبڑی آسانی سے یہ بات کہہ دی جاسکتی ھے کہ وھاںایک دن میں۱۵یا۲۰آدمی کا قتل ھونا ایک معمولی سی بات ھے ۔ اسی وجہ سے معصوم علیہ السلام سے یہ بھی منقول ھوا ھے کہ:

”توقَّعوا آیات کنظم الخَرَز“

ایسے حادثات کے منتظر رهو که جوتسبیح کے دانه کی طرح یکے بعد دیگرے رونما هوں [136]-

اور یهی هورها هے که بهت تیزی اور بغیر کسی وقفه کے واقعات رونما هو رهے هیں -

”واختلف العرَب“

عربونمیں اختلافات شروع هو جائیں گے :

یه بات بهی بهت پهلے سے ظاهر هوچکی هے ۔ اور هرروز اس کی شدت میناضافه هوتا جارها هے-

”واشتدَّ الطّلب“

کسی مصلح کے ظهور کی تمنا بڑھ چکی هوگی :

اب یه بات سرعام پر آرهی هے که دنیا مینهرطرف لوگ کسی ایسی شخصیت کے

منتظر هیں جوانهیں دلدل سے نکالے۔مومنین کی آنکهیں میناںتظاراور مایوسی نظرآرهی هے اور چشم براه هیں که وه نجات دینے والا منجی عالم بشریت کب ظهور کرے؟اورطوفان ظلم وستم کب ختم هواورمومنین کایه امتحان کب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اپنے انجام کوپہنچے ۔؟

نہ فقط مومنین ومسلمین بلکہ ملحد اوربے دین بھی اپنی طرف سے اسی کوشش میں مصروف نظر آنے لگے ہینکہ ہم کس طرح اس جہان انسانیت کو عدالت اورحق جوئی کی جانب گھسیٹ کرلائیں اورظلم کے سیلاب پرقابوحاصل کریں۔

”ذَہَبَ الْعفافُ“

رشتہ داریاں ختم ہوجائینگے:

لوگ اپنے خونی رشتوں کو بھلا بیٹھینگے۔ ایک دوسرے کے تعلقات ان کی مصلحت اندیشی پر منحصر ہونے لینگے۔خونی رشتوں کی اہمیت ختم ہوجائے گی ۔ اس دوڑ مینایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے لوگ فقط مصلحت اندیشی پر اتر آئیں گے جدھر سے فائدہ نظر آئے گاادھر ھی سے رشتہ بھی باقی رکھیں گے ۔

نوبت تو یھاں تک آگئی ھے کہ صلہ رحمی کو حماقت اور وقت ضایع کرنے کانام دیا جانے لگا ھے ۔ اگرکوئی شخص صلہ رحمی کی غرض سے کسی کے گھر جائے تو لوگ اس کو ایک بے کار آدمی سمجھنے لگتے ھیں۔ کیونکہ آج کے دورمینمصروفیت ایک بہت بڑا فیشن بن گیا ھے اور یہ سمجھا جاتا ھے کہ جوشخص جتنا زیادہ مصروف ھوتا ھے اتنا ھی اہم اوربڑا آدمی ھوگا۔

"واستحوذالشیطان "

شیطان سب پرحاوی هوجائے گا :

هرشخص کسی نہ کسی طریقہ سے شیطان کے چنگل مینپهنسا هوا هے۔ اگرچہ یہ حق هے کہ "العصمة لاهلها" عصمت اورگناهوں سے پاکیزگی ان لئے هے جو اس کی اهلیت (معصومین(ع)) رکهتے هیں ۔ اس دنیا مینبہت سے ایسے لوگ بهی گذرے هیں جومعصوم نهینتهے اس کے باوجود کمال کے اعلیٰ درجات پر فائز تهے ۔ اورهرزمانہ مینایسے لوگ موجود رهے هیں ۔ جس طرح معصوم (ع)حجت هیناورهرزمانہ مینکسی نہ کسی معصوم (ع) کا هونا لازمی هے اسی طرح سے ایسے افراد بهی هرزمانے مینرهے هیں اورقیامت تک باقی رهینگے اگرچہ ایسے لوگ انگشت شمار هی کیوں نہ هوں ۔ صدر اسلام کے دور سے لیکر آج تک ایسے لوگوں کی فهرست بنائی جائے تو کئی کتابینان کے اوپر لکهی جاسکتی هےں ۔حتی آج بهی قم مقدس مینکچه شخصیات ایسی هینجن کے بارے مینیہ تصور بهی محال نظر آتا هے کہ انهوں نے کبهی جهوٹ بهی بولاهوگا یاوه کبهی بول سکتے هےں ۔غیبت تهمت تو بہت دور کی بات هے ۔" استغفر الله من کل الذنوب "نہ فقط قم مینایسی شخصیات هینبلکہ دنیا میں کهیں هی ایسے لوگ مل سکتے هیں ۔ نقل کرتے هینکہ ایک شخص نے خواب مینشیطان کو دیکها کہ وه لوگوں کو اپنے جال مینپهنسانے کے لئے زنجیر ینبنا رهاهے یہ زنجیریں بہت مختلف

سائز کی ھیناور کوئی تو بہت بڑی اور موٹی توکوئی دھاگے کی طرح باریک ۔خواب دیکھنے والے شخص نے شیطان سے سوال کرنا شروع کیا یہ سب سے موٹی زنجیر کس کے لئے بنارھا ھے تو شیطان نے اس زمانہ کے کسی جید عالم ِدین کانام لیا کہ ان کو اس زنجیر سے باندھنے کی کوشش کروں گا۔ اس سے پتلی زنجیر کے بارے مینسوال کیا تو شیطان نے کسی عارف کانام بتایا، یہ شخص سوال کرتا رھا اور شیطان جواب دیتا رھا ھے یہ زنجیر فلان فلان شخص کے لئے ھے۔ آخر میناس شخص نے شیطان سے سوال کیا کہ : میرے لئے کونسی زنجیر ھے ۔ ؟تو شیطان نے مسکراکرجواب دیا تمھارے لئے کسی زنجیر کی ضرورت نہیں ھے کیونکہ تم بغیر زنجیر کے میرے قبضہ مینھو۔

اب یھی حال اکثریت کا ھے اس زمانہ مینشیطان کا کام بہت آسان ھوکررہ گیا ھے ۔ بہت ھی کم لوگوں کےلئے اسے زنجیر بنانے کی ضرورت پڑے گی ۔ ھرشخص کسی نہ کسی روحی بیماری میں مبتلاء نظر آرھا ھے لوگوں کودین اور حق کے راستہ پرلانا فساد اور گمراھی کے راستہ پرلانے سے کھینزیادہ مشکل ھوچکاھے ۔ کوئی شخص دین اور آخرت کی بات سننے کو تیار نھینھوتا ۔ حتی اگر کوئی کسی محفل مینخدا اور رسول(ص) کا ذکر کربیٹھے تو اسے مسخرہ آمیز القاب سے نواز کرنہ فقط اس کی بات ختم کردی جاتی ھے بلکہ اس شخص کی اپنی اھمیت اورشخصیت کوبھی سخت گذندپھنچتی ھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"حکمت النسوان "

عورتیں حکومت کرینگی :

یقینا اس حکومت سے صرف ملکی سطح کی حکومت مراد نہینبلکہ زندگی کے ہرشعبہ مینعورتینحکومت کرتی نظر آئینگی ۔اگر کسی ملک کی حکومت کی بات کی جارھی ھو تو یہ بات کافی عرصہ پھلے سے رونما ھوچکی ھے ۔اب تو یہ بات عادی ھوچکی ھے ۔حق تو یہ ھے کہ لوگوں مینغیرت ختم ھوچکی ھے ۔آزادی کے نام پر عورتوں کی لگامینٹوٹ چکیں ھیں ۔ البتہ اس سے مراد یہ نہینھے کہ عورتینخدا کی کوئی پست مخلوق ھے العیاذ باللہ بلکہ اسلام مینجتنا احترام عورتوں کو دیا ھے کسی اور مذھب یا دین نے نھیں دیا ھے ۔یہ جاھلیت کی بات ھے کہ عورتیں گھر میں بندھو کررہ جائیں ۔یہ اسلام طالبان تو ھوسکتا ھے کہ جو خود اسلامی تعلیمات سے بے بھرہ ھینلیکن دین حق اور مذھب حقہ سے اس کاکوئی واسطہ نہینھے ۔اسلام نے ھرشخص اور مخلوق کو اس کا مقام عطا کرنے کے ساتھ اس کے کاموں کا دائرہ کار بھی معین کیا ھے ۔

عورت اگر ماں کے روپ میں ھوتو اس کے قدموں کے نیچے جنت قرار دی ھے ۔اگر بیوی ھو تو قابل احترام ھونے کے ساتھ ساتھ اس کی تمام ضروریات زندگی کواس کے شوھر پر لازم قرار دیا ھے ۔ اگر بھن کی صورت میں ھوتو بھائی کو اس کا وقار قرار دیا ھے اگر بیٹی کے روپ مینھوتو باپ پر اس کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لئے شفقت اور محبت لازم کی ھے ۔
لیکن اس کایہ مطلب نھیں ھے کہ عورت اور مرد کے حقوق برابر ھونے کا نعرہ بلند کرکے مغالطہ میں مبتلا کرنے کے بعد اس کی شرم وحیا کو اس سے لے لیا جائے ۔آیا مرد اور عورت کے برابر ھونے کا لازمہ یہ ھے عورت بے حیا ھوجائے ۔؟آیا مرد اور عورت کے برابر ھونے کا لازمہ یہ ھے کہ عورت کی ھر بات حق ھوجائے ۔؟آیا مرد اور عورت کے برابر ھونے کا لازمہ یہ ھے کہ عورت کو گھر سے بغیر کسی وجہ کے باھر نکال دیا جائے ۔آیا مرد اور عورت کے برابر ھونے کا لازمہ یہ ھے کہ عورتینحکم خدا سے تجاوز کرجائیں ۔؟
آیا مرد اور عورت کے برابر ھونے کا لازمہ یہ ھے کہ عورتینسیرت حضرت فاطمہ (ع) اور زینب کبری (ع) کو بھلا بیٹھیں۔؟آیا مرد اور عورت کے برابر ھونے کا لازمہ یہ ھے کہ عورتیں اپنے سروں سے چادریناتار دیں۔ نھیں!ھرگزاےسانھیں ھے ۔ اسلام نے کسی کے حقوق معین کرتے وقت ھرگز کسی دوسرے کی حق تلفی نھینکی ھے ۔ ھرشخص کو اس کی صلاحیت کے مطابق حقوق عطا کئے ھیں اور یھی وجہ ھے کہ آج مغرب میں برابری کے نام سے بے لگام آزادی کا نعرہ ھے وھاں ایک شریف اور باعزت عورت کی کوئی وقعت باقی نھیں رھی ھے اگر بات یھیں تک ھوتی تو صبر آجاتا مگر اب وھی آزادعورتینیہ کھنے پر مجبور پرگئی ھے کہ ھماری حفاظت کی جائے ، اور اب وہ اس مقام پر پھنچ چکی ھےنکہ وہ لوگ اپنی حفاظت کرنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے ناچار ھوچکی ھےں، اب اس غلط راہ پرنکلنے کا نتیجہ نظر آنے لگا ھے یہ توایک جانب سے عورتوں کا کردار تھا ۔
دوسرا کردار عورتوں کا وہ ھے کہ جووہ خاندانی سیاستوں میناداا کرتی ھےں۔ ایک خونی رشتہ کو دوسرے خونی رشتہ سے الگ کرانے سے بڑے بڑے جھگڑوں کے پےچھے انھینکا کردار ھوتا ھے ۔ افسوس ھے ایسے مردوں کی عقل پر کہ جو اس طرح سے عورتوں کی تقلید کرتے ھیں ۔گھروں اور خاندانوں کے بڑے بڑے فیصلوں مینعورتوں کی سیاست چلاکرتی ھے ۔ اوریہ مرد اپنی عقلوں پہ تالہ باندھ کر کونے مینرکھ دیتے ھیں۔یھاں تک کہ کسی گھر میندین داری اور بے دینی کا دارو مدار عورتوں کے اختیار میں ھے اگر باپ چاھے جتنا بھی متقی یا پرھیزگار کیوں نہ ھو اگر اس کی بیوی مذھبی نھینھے تو ساری اولاد پر وہ اپناھی رنگ چڑھا دیتی ھے ۔اگرچہ عورتوں کاکردار بے اثر نھینھوتا لیکن اس حدتک کہ مرد کو اپنے گٹھنے ٹیکنے پڑجائیں۔
اس کے برعکس اس بات کی جانب بھی اشارہ کرنا ضروری سمجھتا ھوں کہ وہ حق تلفیاں جو ھمارے ملک پاکستان میں مختلف مقامات پر عورتوں کے ساتھ ھوتی ھیں ۔مجھے یہ دیکھ کر بہت تعجب ھو ا کہ اس دور مینکہ جب دنیا اکیسویں صدی میں داخل ھوچکی ھے ، ایسے بھی لوگ رہتے ھینکہ جو عورتوں کو ایک جانور کی حیثیت سے رکھتے ھیں ۔ شادی کا تصور ان کے نزدیک یہ ھے کہ ایک عورت بچہ دینے کے ساتھ ساتھ گھر میں کام بھی

کرے گی ۔حتی بعض علاقوں میں ھم سے یہ سوال کیا کہ آیا عورت رنگین کپڑے بھی پھن سکتی ھے؟ تو بڑا تعجب ھوا۔معلوم کرنے اور دیکھنے پر پتہ چلا کہ وھاں عورتوں کو سفید کپڑے پھنائے جاتیں ھیں۔ اور گاڑی کے پرانے ٹائر سے بنے ھوئے جوتے پھنائے جاتے ھیں ،آج بھی مسلمانوں میںایک طرح سے خرید وفروخت ھورھی ھے کہ جوکوئی بھی ھو جس عمر کابھی ھو اگر زیادہ پیسے لائے گا تو اس کو لڑکی دیدی جائے گی حتی خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ھے کہ ستر سالہ شخص کی شادی ایک ۱۰/سالہ لڑکی سے کردی گئی ۔ اور یہ بات ان کے نزدیک بہت عام ھے گاؤں دیھاتوں میں عام دیکھنے کو مل جاتا ھے کہ اگر بیوی سے کوئی روٹی جل جائے کہ جسے اس نے گھنٹوں محنت کرکے لکڑے کے چولھے پر پکایا ھواھوتا ھے تو اس کی پٹائی ھوجاتی ھے ۔
ایسی باتوں پر مرد بڑا فخر کرتے ھیںکہ میں اپنی گھر والی کو مارکرآیا ھوں بات یھاں پر ختم نھیںھوتی بعض علاقوں میںتو اپنے جرم کو چھپانے کے لئے کارا کاری کا چکر بناکر عورتوں کو قتل کرنے سے بھی گریز نھیںکیا جاتا ۔ ابھی بھی پاکستان میںایسے مقامات ھیں کہ جھاں شاید ھی کوئی خاندان یا گھر ایسا ھوکہ جو کارا کاری کا شکار نہ ھو چکاھو اس طرح عورتوں کو علم کے حصول سے محروم رکھ کر اپنے باغیرت ھونے کا ثبوت دیا جاتا ھے ۔ واضح ھے کہ اسلام کا ان تمام چیزوں سے کوئی واسطہ نھیںھے یہ ساری چیزیں اسلامی تعلیمات سے دور ھونے کے سبب پیدا ھوتی ھیںاسی جاھلیت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی وجہ سے ھم افراط اور تفریط کا شکار ھوچکے ھیں ۔

”وفدحتِ الحوادث“

کمر شکن حادثات رونما ھونگے :

ظاھر ھے کہ جب پوری دنیا میں لوگ افراد وتفریط کا شکار ھوجائیں گے حتی یہ کہ حکومتوں میں حصول قدرت اورطاقت کی دوڑ اپنے عروج پر ھوگی تو اس کے نتیجہ میں ایسے واقعات پیش آئیں گے کہ جو جبران ناپزیر ھوں۔ یھاں تک کہ کوئی بھی قوم یا حکومت ایسی باقی نھینرھے گی کہ جن کے بارے مینیہ کھا جاسکے گا کہ یہ امن اور سکون کی زندگی بسر کررھے ھیں۔

”نفثت النوافث و ہَجَمَ الواثب“

چیر کر آگے بڑھنے والے آگے بڑھ جائیں گے اور تیزپرواز کرنے والے حملہ آور ھونگے :

نہ فقط موجودہ زمانے کے لوگ بلکہ گذشتہ صدی کے لوگ اس چیزکا خوب مشاھدہ کرچکے ھیں کہ یہ جنگی طیارے ھرروز بروز ایک سے بڑھ کر ایک جدّت کے ساتھ دنیا میں ایجاد ھورھے ھیں کہ جن کے ذریعہ حکومتیں اپنے مقاصد کے حصول کے لئے روی زمین پر رھنے والوں کو آگ اور خون میں غلطان کرتی رہتی ھیں۔ اب تو اس دنیا سے بڑھ کر سیاروں کی جنگ کی باتیں ھو رھی ھیناگرچہ کہ ابھی تک یہ ایک مفروضہ کی حد تک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھی محدود ھے ۔

”وعبس العبوس “

دنیا کی لزتیں کھٹی ھوجائیں گی :

تما م گذشتہ باتوں کا نتیجہ یھی نکلتا ھے کہ جب دنیا مینھرطرف آشوب اور ھنگامہ آرائی بڑھ جائے گی تو کوئی بھی شخص سکو ن کی زندگی بسر نھیں کرسکے گا۔جب سکون ھی باقی نھیں رھے گا تو پھر زندگی میں مزا کھاں سے آئے گا ۔یھی وجہ ھے کہ دنیا میں جس طرف توجہ کرکے دیکھیں لوگ ایک سے بڑھ کر ایک اشتعال انگیز قدم اٹھا رھے ھیں خود کشی کرنے والوں کا تناسب پوری دنیا میندن بدن بڑھتا جارھا ھے ۔ یہ سب نتائج اسی لئے نکل رھے ھینکیوں کہ دنیا میں ان لوگوں کے لئے کوئی کشش باقی نھیں رہ گئی ھے اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ھوکر یا تو خود کشی کربیٹھتے ھینیا پھر انتقامی جذبہ کے پیش نظر اشتعال انگیز اقدامات کرنے سے گریز نھینکرتے ۔ ایک اور روایت کے ذیل میں مولیٰ متقیان حضرت علی بن ابی طالب علیھما السلام فرماتے ھیں:

”وانجر العیص وأراع َالقنیص و اکثر القمیصُ “

جس وقت جنگلات خشک ھو کر ختم ھوجائیں گے شکار کرنے والے سب کو وحشت زدہ کرتے رہتے ھوں گے اور نفرتیں اورہجرتیں زیادہ ھوجائیں گی۔[137]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”انجر العیص“

جس وقت جنگلات خشک ہو کر ختم ہوجائیں گے:

پوری دنیا مینھرطرف اس بات کا رونا ھے کہ جنگلات ختم ہورھے ھیں ۔ اس کی کیا وجوھات ہوسکتی ھیں ایک تو حکومتیں یاپھر کچھ لوگ اپنے مقاصد کے لئے جنگلات ختم کرتے ھیں یاپھر بارشیں کم یا بعض مقامات پر نہ ہونے کے سبب جنگلات ختم ہوتے جارھے ھیں یا پھر بعض موقع پر اشتعال انگیز کاروایوں کے نتیجہ مینبھی یہ خداداد نعمت روبہ زوال ہوتی جارھی ھے ۔

آج پوری دنیا میں سیمینار منعقد کئے جارھے ھینکہ کسی طرح سے ان قدرتی وسائل کو ضائع ہونے سے روکا جائے ۔ قحط سالی روز بروز شدت اختیا کرتی جارھی ھے حکومتوں کے درمیان پانی کے مسئلہ پر اختلافات بڑھتے جارھے ھےں اور عنقریب عین ممکن ھے کہ حصول آب کے لئے حکومتوں کے درمیان جنگیں چھڑ جائیں ۔

” وأراعَ القنیص “

شکار کرنے والے سب کو وحشت زدہ کریں گے:

کسی زمانے مینجب شکار کرنے والوں کاذکر آتاتھاتو اس سے یہ تصور کیا جاتا تھا جانورں کے شکار کرنے والے ۔ لیکن اب بات اس سے آگے بڑھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چکی ھے ۔ اغوا برائے تاوان یا سیاسی مقاصد کے لئے انسانوں کا اغوا بہت عام سی بات ھوکررہ گئی کسی بھی ملک یا قوم میں اس قسم کی خبریں روزانہ کا معمول بن کرره گئی ھیں۔ یاتو لوگ پیسہ کی خاطر سرمایہ دار لوگوں کو اغوا کرکے تاوان وصول کرتے ھینیاپھر سیاسی مقاصد کے تحت بھی ایسے اقدامات کئے جاتے ھینمشرق سے لے کر مغرب تک ایسے واقعات روزانہ کا معمول بن گئے ھیں ۔

"کثر القمیصُ "

اضطراب اورہجرت زیادہ ھوجائے گی:

ہجرت کرنے والے افراد بیشتر اس سبب کے تحت کرتے ھیں :کہ کچھ لوگ خشک سالی کی خاطر ہجرت کرتے ھینجبکہ بعض لوگ امن وامان اور حفظ جان کے لئے بھی ہجرت کرتے ھینجن ملکوں کے لوگ بیشتر ہجرت کرتے ھینان کے اپنے وطن کے حالات معمول پر نہینھوتے ۔ ان کاملک اقتصادی، اجتماعی ،معاشرتی یاپھر امن وامان کے مسائل کا شکار ھوتا ھے ۔ آج لوگ ایک ایک کرکے یا پھرگروه کی صورت میں نھیں بلکہ پوری کی پوری قوم ملکر ہجرت کرتی ھے حتی بعض ممالک مینتو حشریہ ھے کہ اس ملک کے مقیم حضرات کی تعداد وھاں سے ہجرت کرنے والوں سے کم ھوتی ھے ۔ دنیا مینبرے پیمانے پر ہجرتیں ھورھی ھےں ،یہ مہاجرین عام طور سے اپنے ملک کے ھمسایہ ملکوں میں یا پھر اپنے مال ووسائل کے مد نظر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مغربی دنیا کا رخ کرتے ھیں ۔اپنے ھمسایہ ملک افغانستان کی مثال آپ کے سامنے ھے اسی طرح عراق ،فلسطین اور بعض یورپی ممالک کی مثال آپ کے سامنے ھے ۔

اس طرح سے لوگ اقتصادی مسائل یا پھر نقص امن سے بچنے کے لئے بھی دنیا بھر میں ہجرت کرتے جارھے ھیں ۔ مھاجرین کی تعداد پوری دنیا میں اتنی زیادہ ھوچکی ھے کہ بعض ممالک نے اپنے وطن میں قانون بنادیا ھے کہ ھمارے ملک میں کوئی مھاجر نھیںآسکتا ۔ جن ممالک میں مھاجرت کی جاتی ھے وھاں پر ان مھاجرین کی وجہ سے اقتصادی مسائل پیدا ھونے کے ساتھ اس ملک کے مقیم اصل باشندوں کو نوکریوں کا مسئلہ ھوجاتا ھے اسی طرح ھمسایہ ممالک اس کے ضمن مینکئی ایک مسائل کا شکار ھوکررہ جاتے ھینکہ جوایک طرح کاقوموں میں اضطراب اور نفرت کا سبب بھی بنتا ھے ۔

ایک اور مقام پر حضرت علی ابن ابی طالبں فرماتے ھیں:
”اذا صاحَ الناقوس وَکَبَسَ الکابوس وتَکلَّمَ الجاموس فعند ذالک عجائبٌواٌ عجائب“[138]

جس وقت ناقوس سے صدا بلند ھوگی کابوس کا منحوس سایہ ھرجگہ پر پھیل چکا ھوگا ،اور جاموس بولنے لگے گا اور اس زمانے میں حیرت انگیز واقعات رونماھونگے اورکیا عجیب وغریب واقعات پیش آئنگے ۔ ناقوس کا معنی ھوشیار کرنے والی آواز یا خطرے کی گھنٹی وغیرہ ھے۔ یھاں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پر اس سے مراد حضرت جبرئےل کی آواز ھے کہ جو پوری دنیا میں سنی جائے گی۔

کابوسخوفزدہ اور وحشت آور خواب کو کہتے ھینکہ جو پوری دنیا پر حاکم ھوگا ھرجانب سے لوگ خوف وھراس کا شکار ھونگے ۔

جاموسھرجامد چیز کو کہتے ھیں۔مراد یہ ھے کہ جامد چیزیں بولنے لگیں گی یہ بات جب اس زمانے مینکہ جب یہ گفتگو بیان کی جارھی تھی تو ایک بہت ھی عجیب اور تقریبا محال بات نظر آتی تھی لیکن آج اس کی بے شمار مثالیں موجود ھیں جیسے ریڈیو ،ٹی و ی ٹیلی فون، ٹیپ ریکاڈر،کمپیوٹر اور اسی طرح کی سیکڑوں اور چیزیں ۔

آج کی دنیا میں دن بہ دن عجیب و غریب واقعات رونما ھونے لگے ھیں ۔ ایک سے بڑھ کر ایک چیز ایجاد ھورھی ھے کہ جن کو دیکھ کر انسانی عقل مبھوت ھو کررہ جاتی ھے۔ ترقی کی رفتار اتنی تیز ھے کہ مھینوں کے حساب سے جدت آرھی ھے ۔

حضرت علی ابن ابی طالبں فرماتے ھیں:

”ولذلک علامات وکشفُ الھکل وخفْقُ آیاتٍ ثلاثٍ حولَ المسجد الاکبر تہتزُّ یُشبھنَ بالمھدی ۔۔وقتلٌ سریعٌ وموت زریعٌ“[139]

اس کام (ظھور حضرت (ع))کے لئے کئی نشانیاں ھیں۔ ان میں سے ھیکل کا ملنا،تین پرچموں کا بلند ھونا کہ جو تینوں کے تینوں حضرت مھدی (ع) کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پرچم سے ملتے جلتے ھونگے امان نہ دینے والے قتل اور اچانک موت و

ھیکل سے مراد وہ عظیم الشان معبد گاہ ھے کہ جو حضرت سلیمان (ع) نے تعمیر کروائی تھی وہ معبد گاہ بیت المقدس میں تھی۔اس کے تین سو ساٹھ(۳۶۰) ستون تھے،وہ عظیم الشان عمارت مختلف قیمتی پتھروں سے بنی ھوئی تھی۔اس کی زمین پر شیشے کے مانند پتھر نصب تھے کہ جس کے نیچے سے پانی بھا کرتا تھا کہ جس کودیکھ کربلقیس نے اپنے پائنچے اوپر اٹھا لئے تھے یہ سمجھ کر کہ یہ پانی ھے اور میرے پائنچے بھیگ جائیں گے ۔اس کے علاوہ اور بھی بے تحاشہ حیرت انگیزاشیاء اس محل میں موجود تھیں۔

ھمارے زمانے میں یھودیوں کی پوری کوشش یہ ھے کہ اس ھیکل کو زمین کے اندر سے نکالا جائے کہ جس کا کچھ حصہ مسجد اقصیٰ اور دوسرا حصہ قیامت کے چرچ کے نیچے ھے۔اس وقت اس ھیکل کا تھوڑا بہت حصہ دریافت ھو چکا ھے لیکن ابھی تک اسرائیلی حکومت مکمل طور پر اس ھیکل تک نھیں پھونچ سکی ھے۔ اگرچہ اس کی پوری کوشش ھے کہ اس عمارت کو جلد سے جلد کھود کر دریافت کیا جائے۔ تین ملتے جلتے پرچموں سے مراد یہ ھے کہ تین گروہ جو کہ اپنے آپ کو حق پر کہتے ھونگے اسلام کے نام پر جھاد کرنے کو نکل کھڑے ھونگے جب کہ ان میں سے کوئی بھی حق پر نھیں ھوگا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آج کی دنیا میں ھر طرف حق کے نام پرقتل و غارت و جھاد کے نام سے جنگیں ھو رھی ھیں۔آیا یہ سارے گروہ واقعاً دین اسلام پر عمل پیرا ھیں یا نھیں؟یہ تو خود انکے اعمال اور گفتار سے بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ھے،ھر حق کا دعویدار حقدار نھیں ھوتا ھے۔

آخری زمانے کے لوگوں کی خصوصیات:

اس سے پھلے کہ ھم آخری زمانے کے لوگوں کے بارے میں کچھ بیان کریں ایک نکتہ کی طرف توجہ بہت ضروری ھے اور وہ یہ ھے کہ آج کی دنیا کے لوگ اپنے آپ کو بہت زیادہ متمدن(ماڈرن اور ترقی یافتہ)سمجھتے ھیں۔لیکن حقیقت میں وہ انسانیت کے دائرے سے کتنا دور جا چکے ھیں،اس بات کا اندازہ لگانے کے لئے ھمیں معصومین (ع) کے اقوال کے تحت شعاع آنا ھوگا۔جب کھیں جاکر ھم اپنی حقیقت کو سمجھ سکتے ھیں۔اس سے پھلے کہ خصوصیات بیان کی جائےں،ھم اپنی گفتگو کا آغاز رسول خدا(ص) کے اس بیان سے کرتے ھیں کہ جھاں پر انھوں نے زمانہ کے بارے میں کچھ یوں بیان کیا ھے:

”لا یأتی علیکم زمان الّا الّذی بعدہ شرّ منہ!“[140]

”کوئی زمانہ نھیں آئے گا مگر یہ کہ اس کے بعد والا زمانہ اس سے برا ھوگا“۔

یہ ایک واضح بات ھے کہ جوپوری دنیا میں قابل مشاھدہ ھے ۔اگر تاریخ کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سہارا لیا جائے تو پھر اور بھی وضاحت کے ساتھ یہ بات روشن ہو جائے گی اگراپنی زندگی کو بھی نظر مینرکھیں تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ زمانہ کہ جو ہمارے بچپن کا تھا جوانی سے بہتر اور جوانی کا زمانہ بڑھاپے سے بہتر ھے ۔ آج جس زمانے مینھم زندگی بسر کررھے ھیں کل ہماری اولاد کو اس سے برا اور زیادہ سخت زمانے کا سامنا کرنا پڑے گا ۔

رسول اکرم(ص) کا ارشاد ھے :

یاتی علی النّاس زمانٌ همّهم بطونهم وشرَفهم متاعُہُم وقبلتهم نساؤهم ودینهم دَراهمهم ودنانیرهم اولٰئک شرُّ الخلق لاخلاق لَہُم عنداللّٰہ ۔[141]

”لوگوں کے لئے ایک زمانہ ایساآئے گا کہ جب ان کا ھم وغم ان کا پیٹ ھوگا۔ ان کی شرافت کا اندازہ ان کے رھن سھن اور دنیا داری سے ھوگا ۔ ان کا قبلہ ان کی بیویاں ھونگیں۔ان کا دین ان کامال ودولت ھوگا ۔وہ لوگ بدترین لوگ ھونگے اور خداوند متعال کے نزدیک ان کے لئے کوئی مقام نہیں ھوگا۔“

یہ ایسی صفات ھیں کہ جو روز روشن کی طرح عیاں ھیں۔ ھرشخص دنیا داری اور پیٹ بھرنے کے لئے دوڑرھاھے ھر شخص اپنے معیار زندگی کو اوپر سے اوپر لے جانے کی کوشش میں لگا ھواھے ۔ لوگو ں کا ملنا جلنا ان کی بیویونکے ملنے جلنے پر منحصر ھوگیا ھے ۔ اگر بیوی کے تعلقات کسی نزدیکی رشتہ دار سے خراب ھوجائیں تو ان کے شوھر اپنے قریبی رشتہ داروں سے بھی قطعہ تعلق کرکے بیٹھ جاتے ھیں جس طرف ان کا قبلہ (ان کی بیگمات) گھو مینگی اسی طرح سے وہ خود بھی گھومتے چلے جاتے ھیں

۔ اُن کا دین ان کی دولت ھے ۔ اگر دولت کے حصول کے لئے دین کوبھی روندنا پڑجائے تو وہ اس کام کو بھی آسانی سے کرگزرتے ھیں۔ یھی ھے آج کی دنیا اور دنیا والوں کا رواج!۔

”وعندھا یظھرالربا ویتعاملون بالرُّشیٰ ویوضع الدین وترفعُ الدنیا“[142]

”اور سود عام ھوچکا ھوگا اور معاملات زندگی رشوت سے طے ھونگے دین کم اھمیت اور دنیا باارزش ھوچکی ھوگی ۔“

اسی رشوت کے بارے میناور مقام پر ارشاد ھوتا ھے :

لیاتینَّ علی النّاس زمانٌ لایبقی احَدٌ الّاأکل الرِّبٰافأِنْ لم یاْکُلْہُ اصابَہُ غُبارُہُ[143]

” لوگوں کے لئے ایک زمانہ ایسا آئے گاکہ جس زمانے مینکوئی بھی ایسا شخص نھینملے گا کہ جوسود نہ کھا چکاھو ۔ اگر مستقیمابھی سود نہ کھایا ھو لیکن اس کی گرد وغبار ضرور چکھی ھوگی ۔“

یعنی سود اتنا عام ھوچکا ھوگا کہ ھر شخص اس برائی سے آلودہ ھو چکا ھوگا ۔ اور آج بھی یھی حال ھے کہ پوری دنیا کے اقتصاد کا دار ومدار سود پر ھے حتی اسلامی ممالک جو کہ اس بات کا ادعا کرتے ھینکہ اسلام کے قوانین پرعمل پیراھینلیکن ان ممالک کے بینک کے چلنے کا دارومدار بھی اسی سود آور معاملوں پر ھے اگر آج یہ سود دینا یا لینا بند کردیں تو ان کی بینک کاری کانظام بیٹھ جائے گا ۔

اسی طرح سے رشوت بھی پوری دنیا میناپنی جڑینبچھا چکی ھے اس زمانے مینرشوت کے متعدد نام ھینمٹھائی ،چائے اورپانی کاخرچہ تحفہ ،ھدیہ وغیرہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

،مختلف عناوین سے رشوت لی اور دی جارھی ھے ۔انسان کو اپنا حق حاصل کرنے کے لئے بھی اسی کاسھارا لینا پڑتا ھے ورنہ وہ اپنے حق سے دستبردار ھوجائے ۔اور ظاھر ھے جھاں سودورشوت عام ھوچکی ھو اورلوگوں کے پیٹ مینیہ حرام لقمہ جارھا ھو تو وھاں خود بخود دین کی اھمیت ختم ھوجائے گی اور صرف دنیا ودنیاداری باقی رہ جائے گی ۔ اس حرام لقمہ کا انسانی زندگی، اسکی سوچ اور اس کے رھن سھن پر بہت اثر ھوتا ھے ۔ اگر کوئی باپ یہ تصور کرے کہ مینحرام لقمہ کھلاکر اپنے پیچھے کوئی صالح فرزند چھوڑ کرجاؤنتو وہ خام خیالی کا شکار ھے ۔ کبھی بھی حرام کے لقمہ سے پلنے پھولنے والے لوگ نیکی اور اچھائی کاراستہ نھیناختیار کرسکتے مگر یہ کہ اپنے جسم سے اس حرام لقمہ کے اثر کوزائل کردیں ۔

معصوم (ع) فرماتے ھینکہ :

”یکون أسعد الناس بالدنیا لکعٍ ابن لکعٍ لایٔومنُ باﷲ ورسولہِ“[144]

”دنیا میں خوش بخت ترین لوگ وہ ھوں گے جو بالکل ذلیل ھواور جو خدا اور اس کے رسول(ص) پر ایمان نہ رکھتے ھوں۔“

حقیقت بھی یھی ھے کہ آج دنیا مینخوشحالی انھینکے پاس زیادہ نظر آتی ھے کہ جو کسی چیز کے پابند نھینھیننہ خدا کومانتے ھیں اور نہ ھی کسی رسول(ص) پرایمان رکھتے ھیں۔ دنیاکی خوشحالی ان ھی بے دینوں کے پاس نظر آتی ھے اکثر دین دار لوگ اپنی مشکلات کے شکار رہتے ھیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”یصبح الرّجل مومناویمسی کافراًویمسی مومناًویصبح کافراًیَبیعُ اَحَدُکم دینہ بِعرضٍ من الدنیا قلیلٍ“[145]

”انسان ایمان کی حالت میں صبح کرے گا۔ اور کفر کی حالت مینشام کرے گا اور کفر کی حالت میںbبح کرے ۔ اپنے دین کو بہت معمولی سی چیز کے بدلے مینبیچ دے گا ۔“

اس بارے میں امام صادق علیہ السلام فرماتے ھیں:

”بین یدی الساعة فتنٌ کقطع اللیل المظلم یصبح الرّجل منکم مؤ مناً ویصبح الرّجل مومناًویمسی کافراًویمسی مومناًویصبح کافراًیَبیعُ اقوامٌ دینھم بِعرضِ الدنیا“

”ظھور سے پھلے رات کی تاریکی کی طرح فتنے پھیل چکے ھونگے انسان صبح کے وقت مومن اور دن کے آخری حصہ مینکافر اور رات کے پھلے حصہ مینمومن اور رات ھی کے آخری حصہ مینکافر ھوچکا ھوگا ۔ قومیں اپنے دین کو بہت معمولی سے مال دنیاکے بدلے مینبیچ دیا کریں گے ۔“

اس بارے میں متعدد معصومین (ع) سے روایتیں وارد ھوئی ھیں، اور آج بھی یھی صورت حال ھے کہ انسان اپنے دین کو ہتھیلی پر رکھے گھوم رھا ھے ، اس سیاست اور فتنہ کے دور مینچھوٹی چھوٹی چیزوں کو جو بہت جلد ختم ھونے والی ھیں اپنے دین کو بیچ دیتا ھے، یھی وجہ ھے کہ آج کے دور میندیندار افرادنایاب ھوتے جار ھے ھیں ،ایسے وقت کے لئے امام جوادنراہ حل بھی پیش کرتے ھیں۔

”وقبل ذالک فتْنَۃٌ شرٍیُمسی الرّجُلُ مُومناً ویصبح کافراویصبح مومناًویمسی کافراًفمن ادرک ذالک الزمان فلیتقِ اللّٰہ ولیکن من احلاس بیتہ “[146]

”روز موعود (ظھور) سے پھلے بہت بڑا فتنہ ھوگا کہ انسان ایمان کی حالت مینشام کرے گا اور کفر کی حالت مینصبح اور ایمان کی حالت مینصبح اور کفر کی حالت میں مینشام کرے گا ،اورجوکوئی بھی اس زمانہ کودرک کرے تو وہ اپنے گھر کے بچھونوں میں سے ایک بچھونابن جائے۔ “

یعنی اس زمانہ مینانسان اپنے گھر سے باھر نکلنے سے پرھیز کرے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ کوشش یھی رھے کہ اپنے گھر مینوقت گزارے کیونکہ یھی ایک واحد راستہ ھے کہ جس کے ذریعے انسان اپنے آپ کو دنیا کی آلودگی سے بچا سکتا ھے ۔ جتنا انسان دنیا کے لوگوں مینگھلے ملے گااتنا ھی اس کے گناہ مینپڑنے کااحتمال زیادہ ھوگا۔

حضرت امام صادق(ع) بھی یھی فرماتے ھیں:

”اذا کان ذالک فکونوا احلاس بیوتکم حتی یظھر الطاھر المطہّرِ“[147]

”جب وہ وقت آئے تو اپنے گھر کے بچھونوں مینسے بچھونا بن جائے یھاں تک کہ طاھر ومطھر امام غائب (عج) ظھور کرجائے ۔

امام صادق(ع) ایک اور مقام پر فرماتے ھیں:

”کُفُّوا الْسِنَتُکُمْ والْزَمُوْا بُیُوتَکُمْ فَاِنَّہ لا یصیبکم امرٌ تُخَصِّوْنَ بِہ ابداً“[148]

”اپنی زبانوں کو قابو مینرکھو اور اپنے گھروں سے باھر نہ نکلو بے شک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تمھارے لئے کوئی ایسا حادثہ پیش نہیںآئے گا کہ جو تم سے مخصوص ہو ۔“ زبان کو قابو میںرکھنا بھی ایک بہت مسئلہ ہے اسی زبان کی وجہ سے بعض اوقات بہت بڑے فتنہ رونما ہوجاتے ہیں۔ کبھی انسان بے خیالی میںبھی کوئی ایسی بات کرجاتا ہے کہ جس کانتیجہ بہت بھانک ثابت ہوتا ہے یہ زبان انسان کودنیا و آخرت دونوں میں نقصان پہنچانے میںایک موثر کردار ادا کرتی ہے ۔ یعنی نہ فقط دنیا میں بلکہ آخرت میںبھی اس زبان کے بے جاھلانے کا حساب کتاب ہوگا ۔یھی وجہ ہے کہ اپنی زبان کوقابو میںرکھنے کے لئے متعدد رویات میںتاکید کی گئی ہے ۔

”یتجاھرُ النَّاس بالمنکرات ...فَیُنْفِقُ المالُ للغنٰاءِ“[149]

”لوگ منکرات کو علناًانجام دینگے اورکثرت سے اپنے مال ودولت کو گانے نجانے پر خرچ کرینگے ۔“

آج کے دور میںبھی یھی ہے کہ لوگ بڑے فخر سے اپنے اور اپنی اولاد کے گناہ کبیرہ کو لوگو ں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ناچ گانے کی بڑی بڑی محفلیں ہوتی ہےں، کہ جس پر بے تحاشہ مال دولت صرف کیا جاتا ہے مثال کے طور پر صرف شادی بیاہ کی تقاریب ہی کو دیکھ لےں اگر کسی شادی میںناچ گانا نہ ہوتو اسے بہت بے رونق اور فضول تقریب سمجھا جاتا ہے اس کے برعکس اگر اس تقریب میںناچنے والے اوروالیاں بلائی جائےںرات پھر مھندی کی رسم کے نام پر رقص ہو بڑے بڑے میوزیکل گروپ کو دعوت دی جائے ،ایسی محافل کو بہت بارونق اور یادگار شادیوں میںشمار کیا جاتا ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

،حتی آج کل بعض لوگ علماء کے اعتراض سے بچنے کے لئے نکاح وغیرہ کی رسم کو گھر پر مختصرلوگوں کی موجودگی میں انجام دے دیتے ھےنتاکہ مھمانوں کے سامنے کسی شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے ۔

حضرت امیرالمؤمنین نفرماتے ھےں:

”یُصبح الآمر بالمعروف ذلیلاً والفاسق فیمالاًیحبُّ اللّٰہ محموداً“[150]

”امر بالمعروف (لوگوں کو واجبات کی تلقین) کرنے والا ذلیل اور گناہ کرنے والا لوگوں کے نزدیک مورد احترام ھوگا ۔

”لیاتینَّ علی الناس زمانٌ یَطرَّفُ فیہ الفاجر و یُقَرَّبُ فیہ الماجن ویُضعف فیہ المنصف“[151]

”لوگوں کے لئے ایک زمانہ آئے گا کہ جب فاجر اور فاسق کا احترام ھوگا اور مداری (ناچنے گانے والے) لوگوں کے نزدیک محبوب ھونگے اور انصاف کرنے والا ضعیف ھو کررہ جائے گا ۔“

آج کی دنیا کی یھی حقیقت ھے ۔ اور کوئی شخص دیندار ی کی بات کرے تو لوگ اسے زھنی مریض اور نجانے کن کن القاب سے پکارنے لگتے ھیناس کے برعکس اگر کوئی شخص کسی محفل مینفسق و فجور کی بات کرے تو سب بڑی توجہ کے ساتھ سنتے ھیناور ایسے ھی لوگوں کا احترام بھی کرتے ھیں۔

اور بھی بہت سی علامتیں ھے کہ جواس زمانہ کے لوگوں مینپائی جائینگی ھم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نے اختصار سے کام لیتے ہوئے فقط چند ایک پر انحصار کیا ھے ۔ خداوند همیناور هماری اولاد کو ان تما م صفات رزیلہ سے محفوظ فرمائے (الھی آمین)

آخری زمانے کے مرد

حضرت محمد (ص)فرماتے هیں:

"ماترک بعدی فتنۃً أخر علی الرَّجال من النساء" [152]

"میرے بعد کے لوگوں کے لئے سب سے برا فتنہ وہ هوگا کہ عورتوں کی جانب سے آئے گا "۔

بعد والی حدیث میناس طرح سے بیان هوا کہ :

"هلکت الرِّجال حین الطاعت النساء"[153]

"وہ لوگ هلاک هوجائیں گے کہ جوعورتوں کی اطاعت کرینگے ۔ "

یعنی عورتوں کے پیچھے چلنے والے لوگ اپنی دنیا اور آخرت کو برباد کربیٹھینگے ۔

ایک نکتہ کی وضاحت کرتے چلیں کہ یهاں پر مراد هرعورت نهینھے ۔ کیونکہ متدین اور مومنات خواتین اس گفتگو سے خارج هیں۔ هماری گفتگو ان عورتوں کے بارے مینھے کہ جونہ خود خدا اوررسول(ص) پہ ایمان رکھتی هیں اور ساتھ میناپنی اولاد اور شوهر کو بھی گمراهی کے کنوئیں مینڈھکیلتی ھےں یہ وہ عورتینھےں کہ جو اپنے

شوھر وں کو غلط راستہ اختیار کرنے پر مجبور کرتی ھےں۔
ایک اور مقام پر ارشاد ھوتاھے :
”لعن اللّٰہ الرجل لبس لبسة المرأة والمرأة لبسة الرجل “[154]
”خداوند لعنت کرے ایسے مرد پر کہ جو عورتوں کا لباس پھنے اوران عورتوں پر کہ جو مردوں کا لباس پھنے ۔“
یہ بات بھی واضح ھے کہ جو آج کل کے جوان اور نوجوانوں مینفیشن کے نام پر ھورھا ھے ھردیکھنے والے کی آنکھوں کے سامنے ھے ۔ ایک اور اھم مسئلہ کہ جوآج کی دنیا مینایک رائج اوربہت سے ممالک مینرسمی حیثیت بھی اختیار کرچکا ھے وہ ھم آمیزی کا مسئلہ کہ مردمرد سے اور عورت عورت سے شادیاں کررھے ھیں۔ اسی کے بارے میں متعدد روایات چودہ سو برس پھلے ھمارے معصومین علیھم السلام سے وارد ھوئی ھےں۔
مانند:
”اذا رکب الذکور والاناث الاناث “[155]
”جب مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ ھم بستری کریں“۔
”اذا اکتفی الرجال بالرجال والنساء باالنساء “[156]
”جب مردوں کے لئے مرد اورعورتوں کے لئے عورتینکفایت کریں۔ “
اور بھی بہت سی روایات اس بارے میں وارد ھوئی ھیں لیکن ھم اسی پر اکتفاء کرتے ھیں !۔
”تکون معیشة الرَّجل من دبرہ ومعیشة المرأة من فرجھا“[157]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”مردوعورت ذریعہ معاش اپنی شرمگاهوں کو بنائینگے ۔“
یہ بات نہ فقط دنیا غرب مینبلکہ دنیا اسلام میں بھی عام هوچکی هے ۔ اورهر خاص و عام کے لئے روز روشن کی طرح واضح هے۔ اسی کے بارے مینمولائے متقیان علیہ السلام فرماتے هیں:
”ویری الرجل من زوجتہ القبیح فلا ینعاها ولایردُّ هاعنہ ویأ خُذُ ماتَأْتِیْ مِنْ کدِّ فرجها وَمِنْ مُفْسِدِ حِذرهاحتی لونُکِحَتْ طولاً وعرضاً لم ینہها ولایَسْمَع مَاوقع فَذاکَ هوالدَّیُّوْثَ“[158]
”مرداپنی عورت سے انحراف جنسی دےکھے گا لیکن اسے منع نهیں کرے گا ۔ اور جواس عورت نے جسم فروشی سے کماهویااسے لیکر کھائے گا۔ اور اگر یہ برائی اس عورت کے پورے وجود کو اپنی لپیٹ مینلے لے پھربھی منع نهینکرے گااورجوکچھ انجام دیا جارها هواور اس کے بارے میں کوئی بات کرے تو سننے کو تیار نهینهوگا اور یهی شخص دیوث (بے غیرت)هے۔“
هاں آج کے زمانے میں ایسی بھی بہت سی مثالینمل جائیں گی حتی مسلمانوں کے درمیان بھی ایسے کئی واقعات آئے دن عدالتوں کی فائلوں میناپنے وجود کی سیاهی سے قلم زن هوتے رہتے هیں۔
امام صادق(ع) اس طویل روایت مینفرماتے هیں:
”وَرأیت الفِسْقَ قَدْ ظَہَرَواکتفی الرجال بالرجال والنساء باالنساء وَرَأیْتَ الرِّجال یَتَسمَنَّونَ للرجال والنِّساءَ وَرَأیْتَ الرِّجل معیشة من دبره ومعیشة المرأة من فرجهاوَاعطَوالرجالَ الاموال علی فروجهم وتُنُوفِسَ فی الرَّجل وتغایرعلیہ الرجال

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

... وَرَأيْت الرجل يُعَبَّرُعلى اتيان النساء ... وَرَأيْت العقوق قد ظَہَرَ واستُحِفَّ بالوالدين وكانا من أسوَأالناس حالاًعندالولدوَرَأيْت اعلامَ الحَقِّ قد درسَتْ فَكن على حَذَرٍ واطلُبْ الى اللّٰہ النجاۃ واعلم انّ الناس فی سُخْطِ اللّٰہِ عَزَّوجلَّ واِنَّما يُمْہِلُہُمْ لأَمرٍيُرَادُ بِہم فَكُنْ مُترَقِّباًواجتہد أنْ يراک اللّٰہُ عزَّوَجَلَّ فی خلافِ ماھم عليہ [159]“

”اوردیکھوگے کہ گناہ عام ھوچکے ھوں ،مرد مردوں سے اور عورت کو عورتینپسند کرینمرد مردوں کےلئے آرائش کرےں اور عورت عورتوں کے لئے بناوسنگھار کریں۔ مردوں اورعورتوں کا ذریعہ معاش ان کا اپنا وجود بن جائے ،مرد جنسی مسائل کےلئے اپنا مال ودولت دل کھول کرخرچ کریں۔ مردوں کےلئے عورتوں کی طرح غیرت اور حسادت پیدا ھوگی (مردوں کے اوپر مرد جان جھڑکینگے) مردوں کا جنس مخالف سے ھمبستری پر مذاق اڑے گا ۔ عاق والدین عام ھوجائے گا ۔والدین اپنی اولاد کے سامنے ذلیل اور رسوا ھوجائیں گے اور ھرکوئی دوسرا شخص والدین سے زیادہ اھمیت کا حامل ھوگا ۔ حق کی نشانیا نختم چکی ھونگیناس زمانے مینخدا کے غضب سے ڈرو اورخداوند سے نجات طلب کرو ۔ جان جاؤکہ لوگ موردغضب الٰھی ھےناورخداوند بعض چیزوں کی وجہ سے ان کومھلت دیتا ھے ۔ کوشش کروکہ خداوند تم کو ان کی حالت سے مختلف حالت میندیکھے۔اورکتنے کم لوگ ھینکہ جواپنے آپ کو ان برائیونسے

بچانے کی کوشش کرتے ھیں۔‘‘

آخرزمانے کی عورتیں

عورت کہ جو اسلام مینایک بلند مرتبہ کی حامل ھے ۔اس کو ماں،بیٹی ،بھن اوربیوی جیسے مقدس رشتوں سے نوازا ھے اگر وہ اپنی قدر نہ کرے تو نہ فقط وہ بلکہ اپنے ساتھ اورچاروں طرف رھنے والو ں کو جھنم کی آگ مینڈھکیل کرلے جاتی ھے ۔ وہ اپنا مقام بھلا بیٹھی ھے کہ جس کے پاؤں کے نیچے جنت قراردی گئی ھے۔ تعالیم اسلام اورقرآن سے دور ھونے کانتیجہ یھی نکلتا ھے کہ نہ فقط خودگمراہ ھوتی ھے بلکہ اپنے ساتھ دوسروں کو بھی گمراہ کرڈالتی ھے اور اس کے برعکس ایسی مومنہ خواتین کی مثالیں بھی بہت ھینکہ جو اپنے گمراہ شوھر اور گھروالوں کو اپنے دین اور ایمان کی طاقت کے ذریعے راہ راست پہ لے آتی ھےں،یہ عورت ھے کہ جو معاشرے مینصحیح اور سالم فرزند مھیا کرتی ھے ، یہ عورت گھر کی چاردیواری مینرہ کر وہ عظیم ذمہ داری ادا کرتی ھے کہ جو مرد میدان جنگ مینادا نھیں کرسکتے یھی ایک شریف اور باسعادت انسان کی تربیت کرتی ھے ۔ ھاں اگریھی گوھر اپنی قیمت بھول کر گمراہ ھوجائے توپورے معاشرے کو گندا کردیتی ھے کہ جس کی گندکی بدبو کئی نسلوں تک آتی رہتی ھے ۔ آخر زمانہ میں عورتوں کا فساد پھیلانے مینبہت بڑا کردار ھے ۔ حضرت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) فرماتے ھیں :

”کیف بِکم اذا فسدت’نسائکم وفَسَقَ شَبابُکم ولم تأمروا بالمعروف بل امرتم بالمنکر ونہیتم عن المعروف واذا رأ یْتُم المعروفَ مُنْکِراً والمنکرَ معروفاً فقیل لہ:ویکونُ ذالک یارسول(ص) اللّٰہ؟فقال(ص) :نَعَمْ ،وشَرٌ مِنْ ذالک“[160]

”کیا ھوگا کہ تمھاری عورتینفاسد ھوجائیں اور تمھارے جوان فسق وفجور کرنے لگیناورتم بھی امر باالمعروف کی جگہ امر باالمنکر اور معروف سے نھی کروگے ۔ معروف کو منکر جانواور منکر کو معروف سمجھو۔لوگوں نے سوال کیا : آیا ایسا بھی کبھی ھوگا ؟ آپ(ص) نے جواب دیا: ھاں اور اس سے بھی زیادہ برا ھوگا۔“

”اذا شارکَت النِساءُ ازواجَہُنَّ فی التجارة حرصاً علی الدنیا“[161]

”جس وقت عورتیندنیا کی حوس میناپنے شوھروں کے ساتھ تجارتی معاملات مینشریک ھوجائیں۔“

آج کل توبات اس سے آگے بڑھ چکی ھے کہ اب تو خواتین مستقل طور پر سب سے علیحدہ ھوکراپنے لئے تجارت کرنے لگی ھیں اور یہ ایک عام سی بات بن چکی ھے ۔

”ویَتَشَبَّہُ الرجالُ النساء والنساء بالرجال“[162]

”مرد خود کو عورتوں کی صورت میناور عورتیناپنے آپ کو مرد وں کی شکل مینظاھر کریں۔“

ایک اور مقام پرفرماتے ھیں:

”سیکون فی آخرِاُمَّتِیْ رجالٌیرکب نسائُھم علی سروج کاشباہ الرِّجال یَرْکبون علی

المیاثر حتی یاتوا ابوابَ المساجدِنسائُہُمْ کاسیاتُ عاریاتٌ علی رُؤُوسِہِنَّ کأَسنِحَۃِ البُخْتِ العجافِ لایَجِدْنَ رِیْحَ الْجَنَّۃ فالعَنُوْھنَّ فانہُنَّ ملعوناتٌ“[163]

”آخر زمانے مینکتنے ایسے مرد ھونگے کہ جن کی عورتیں مردوں کی طرح زینوں پر (گھوڑے کی زین سے مراد آجکل کی مرسوم سواریاں ھیں)سوار ھونگی تشک کے اوپر بیٹھیں گی اور مسجد تک آئیں گی ان کی عورتینلباس پھننے کے باوجود عریاں نظر آئیں گی ان کے سر اونٹ کے کوھان کی طرح ھونگے وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نھیں پا سکیں گی ان پر لعنت بھیجو کیونکہ وہ سب ملعون ھیں۔“

بات بالکل واضح ھے کہ آج کل کی عورتینجس طرح مردوں سے برابری کے نام پر سڑکوں پر نکل آتی ھیں۔ ھرقدم پہ مردوں کے ساتھ رھنے کےلئے اپنے آپ کو ایک متمدن (اپنی دانست میں) بنا کرپیش کرتی ھیں ایک طرف سے تو مردوں کی نقل مینانھی کارنگ اورڈھنگ اپنا لیتی ھےں، مثال کے طور پرایک ھی مورد لے لےجئے کہ بعض عورتوں نے اپنے بال اس طرح سے کٹوائی ھینکہ پیچھے سے دیکھنے والا شک مینپڑ جاتا ھے کہ کوئی عورت ھے یا مرد اوراسی طرح سے بعض مرد بھی اپنے بال اتنے لمبے رکھنے لگے ھینکہ کچھ لمحہ کوعقل مبھوت ھوجاتی ھے کہ مرد ھے یاعورت اور ایسی بے تحاشہ مثالیناس بارے مینموجود ھیں۔

روایت میں زین اور تشک سے مراد آج کی مرسوم سوریاں ھینکہ جو موٹر سائیکل اور کار وغیرہ کی صورت مینھے ۔ اور کپڑے بھی ایسے ھی پھنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جانے لگے ھینکہ جس سے پورا جسم عریان نظر آتا ھے ۔ اوریہ سب باتینسرعام ھینشاید ھی کوئی شخص ایسا ھوکہ جو حال حاضر مینان تمام چیزوں کی موجودگی کا انکار کرے ۔انھی کپڑوں کے بارے میں ایک اور مقام پر فرماتے ھیں:

”لاتقوم الساعة حتی تظھر ثیابٌ تلبسھا نساءٌ کاسٰاتٌ عاریاتٌ وتعلو التَّحوت الوُعُولَ“[164]

”قیامت برپا نھینھوگی مگر اس وقت کہ جب ایسے لباس بنائے جائیں گے کہ جن کوپھن کرعورتینعریاں ھی رھینگی اور اوباش لوگ شرفاء پر برتری حاصل کر لینگے۔“

ھاں!یہ انھی کپڑوں کی بات ھورھی ھے کہ جو سرعام بازاروں مینبک رھے ھیں۔ حتی خاندانی لوگ اورشرفاء کے درمیان میں بھی اس لباس کو بہت زیادہ مقبولیت ھے، ھرایک اس کو پھن کراپنے آپ کا زمانے کے ساتھ چلنے کا ثبوت دے رھا ھے ۔

”واذا رأیت المرأة تصانع زوجھا علی نکاح الرجال ۔۔۔ و رأیت خیربیتٍ یساعد النساء علی فِسْقِہِنَّ“[165]

”جب دیکھو کہ عورت جانتے ھوئے کہ اس کاشوھر ھم جنسی کررھا ھے لیکن کچھ ظاھر نہ کرے ۔ اور دیکھو کہ اچھے اچھے گھروں مینعورت کو فاسقہ اور فاجرہ ھونے پر داد مل رھی ھو۔“

ھاں آجکل آزادی کے نام ھرشخص (بیوی اور شوھر) ایک دوسرے کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عیوب سے آگاہ ھوتے ھوئے بھی کوئی قدم نھیں اٹھاتے ھینتاکہ ھرایک اپنی اپنی حیوانی خواہشات پر بغیر کسی رکاوٹ کے عمل کرسکیں ۔ خداپرتوایمان چھوڑ ھی چکے ھیندنیا کی رکاوٹوں کو آزادی کا نعرہ لگا کرراستہ سے ہٹا دیا ھے ۔

”اذا رفعوا البنیان وشاوروا النسوانَ ویکثُرُ الاختلاط“[166]

”جب اونچی اونچی عمارتینبننے لگیں، عورتوں سے مثورہ لیا جانے لگے عورتوں

اور مردوں کا محافل میں اختلاط بڑھ جائے۔“

عمارتیں بھی سبھی دیکھ رھے ھیں۔ عورتوں کے حقوق (women Rigth) کے نام پرھرجگہ عورتوں کو لایا جارھا ھے ۔ زندگی کے ھرشعبہ مینخواتین کو شامل کر لیا ھے صرف یہ ظاھر کرنے کے لئے کہ عورت اور مرد مساوی ھےں۔لیکن اس حقیقت اور واقعیت سے چشم پوشی کرلی ھے کہ عورت اور مرد کی ساخت مینکچھ بنیادی فرق رکھا گیا ھے ۔ عورت کوخداوند متعال نے خاص نزاکت اور عفت کے ساتھ خلق کیا ھے اس کااصل حسن ھی اس کی حیا اور عفت ھے اور اگر اس حیا اورعفت کو اس سے چھین لیاجائے تو پھر وہ اپنے اس مقدس مقام سے گر پڑتی ھے کہ جس کےلئے اسے خلق کیا گیا ھے ۔ جیسا کہ پھلے بھی عرض کیا ھے کہ اس کو اتنے مقدس رشتہ عطاھوئے ھیں مانند ماں،بھن،بیوی… حتی اس کی مثال ایسے لے لینکہ جومرد بھی ان حیوانی شھوات کاشکار ھوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اورآئے دن مختلف عورتوں سے ان کے تعلقات رہتے ھوں لیکن وھی مرد کبھی بھی ایسی عورتوں کو اپنی بیوی اوراپنے بچوں کی ماں بنانا پسند نھینکرینگے کیونکہ یہ عورت کہ جس کی زینت اس کی حیااورعفت مینتھی اب کھوچکی ھے ۔

”اذا رأیت المرأة تقہُرُ زوجَھاویعمل مالایشتھی و تنفق علیہ مِنْ کسبھافیرض بالدنیءِ من الطعام والشراب !“[167]

”جب دیکھو کہ بیویاں اپنے شوھروں کے ساتھ بدزبانی کریناور ان کی مرضی کے خلاف عمل کریں اپنے کمائی ھوئے پیسوں میں ان کو بخشیں اور ان کے شوھر بہت ھی معمولی سے مال ودولت کی وجہ سے ان کی بری عادتوں کو برداشت کرےں۔“

اب یھی زمانہ ھے حتی وہ خواتین کہ جوصحیح راستہ سے بھی نوکریاں کرتی ھیں۔ مختلف دفتروں میں کام کرتی ھینعام طور پر ان کا اخلاق اپنے شوھروں کے ساتھ حاکمانہ ھوتا ھے صرف اس وجہ سے کہ وہ بھی پیسہ کماکرلارھی ھےناور ان کے شوھربھی اسی بات پر چپ ھوجاتے ھےں کہ چلوکچھ بھی سھی کماتو رھی ھے ۔

ایک اور اھم مسئلہ کہ جو ھمارے معاشرے مینعام ھے اور وہ ھے خواتین کاحکومت کرنا۔ اکثر محافل مینیہ بحث رہتی ھے کہ آیا کوئی عورت صدر یاوزیر اعظم بن سکتی ھے یا نھیں ؟ مغربی ممالک تو کیا مشرقی اور اسلامی ممالک میں بھی عورتوں کی حکومت رہتی چلی آرھی ھے ۔ کبھی کسی خطہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مینکبھی کسی ملک پر ۔ اس بارے میں ختمی مرتبت(ص) فرماتے ھیں:

”لنْ یُفْلِحُ قَوْمٌ ولَّوا أمرَھم اِمرأةٌ“[168]

”وہ قوم کبھی بھی فلاح نھینپاسکتی کہ جس کی رھبری کسی عورت کے ھاتھ میں ھو۔“

ایک اور مقام پر فرمایا:

”لایُقَدِّس اللہ اُمَّۃًقادتْہُمْ اِمرأۃ“[169]

”خداوند کبھی اس قوم کو تقدس نھیں بخشے گا کہ جس کی رھبری کسی عورت کے پاس ھو۔“

یہ دنیاوی سیاستینکہ جو چند سال اور چند ماہ سے زیادہ نھینھوتیں،دنیا والے کیا کیا قربانیاں نھیندیتے اس حکومت کے لئے ۔،انسان اپنے مطلب کی خاطر اور کرسی کی محبت مینھرکام کرگزرتا ھے آج اگر ھمارے مفاد مینھوجائے کہ کسی عورت کی رھبری قبول کرنی پڑے تو وہ بھی کرلینگے ،اگر ھمارے مفاد مینھوجائے کہ کسی کافر کو آکر اپنے سروں کاتاج بنائےنتو وقت کی ضرورت کا نام لیکر وہ بھی انجام دے لینگے ، غرض یہ کہ یہ تمام چیزینھمارے مفاد کے گرد گھومتی ھیں تو پھر نتیجہ واضح ھے کہ معاشرہ اور عوام کی فلاح کیسے ممکن ھو سکتی ھے کہ جب انسانی معیارات ختم ھوجائیں ”انسانیت کے حقو ق“ ایک نعرہ بن کررہ جائیں اور ھرطرف لوٹ مار کابازار گرم ھو،ھرشخص اپنی جیب گرم کرنے مینمصروف ھوجائے ۔ ھرایک کی یہ کوشش ھے کہ اس آتے ھوئے وقت سے پوری طرح سے فائدہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اٹھایاجائے تو چلو هم بهی بہتی گنگا مینهاتھ دهولیں۔ کاش کہ بات خالی هاتھ دهونے کی هوتی تو صبر آجاتا یهاں تو کئی مرتبہ پوراغوطہ لگانے کے باوجود بهی طبیعت سیرهوتی نظر نهینآرهی هے ۔
اسی بارے میں مولائے متقیان حضرت علی ں فرماتے هیں:
”اذا غلبتِ النساء علی الملکِ وغلَبْنَ کل امرءٍ فلایوتی الّا مالَہُنَّ فیہ هوی“[170]
”جب عورتینحکومت پر غالب آجائیں اورهرمرد سے برتری لے جائیں اورسوائے ان کی مرضی کے کوئی کام نہ هو۔“
ظاهر هے وه عورت کہ جو اگر گهر پہ غالب آجائے تو کسی کو اپنی مرضی کے بغیر هلنے نهیندیتی هے تو وه حکومت کی کرسی پر بیٹھ کر کیسے کسی کو برداشت کرے گی ۔ اگرچہ یہ بات فقط خواتین سے مخصوص نهینهے جو کوئی بهی خداوند سے دور هوگا اس سے ایسی هی توقعات کی جاسکتی هےں۔اورعورتوں کو کہ جنهیں خاص مقدس اور محترم مقاصد کے لئے خلق کیا گیا هے اپنے کمال کے راستہ کو چهوڑ کرجهنم پر چل نکلتی هیناور آخر میناسی طرح سے گمراهی کے دلدل مینپهنس کر ره جاتی هےں۔ایسی هی عورتوں کے بارے مینامیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے هیں:
”تکون النسوۃُ کاشفاتٍ عاریاتٍ متبرجاتٍ من الدین خارجاتٍ والی الفتن مائلاتٍ والی الشهواتِ واللذاتِ مسرعاتٍ للمحرماتِ مستحلاتٍ وفی جهنَّم خالداتٍ“[171]
”عورتیں عریاں ظاهر هونگی ،اپنی زینتوں کو سب پر ظاهرکرینگی، دین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے خارج ھوجائینگی ،شھوات اوردنیاوی لذتوں کے پیچھے جایا کرینگی اور حرام چیزوں کو اپنے اوپر حلال کرینگی اورھمیشہ ھمیشہ کےلئے جھنم کی آگ کا ایندھن بن جائینگی۔“

آج یہ ساری باتینعمل کی صورت مینظاھر ھوچکی ھےں۔صرف ایک چیز کہ جو ابھی تک ظاھر نھیں ھوسکی ھے وہ ان کاجھنم مینرھنا ھے ۔ اگر چہ کہ ایسے لوگوں کی جھنم کا آغاز ان کی دنیا ھی سے ھوجاتا ھے ۔ یہ لوگ اپنی زندگی ھی مینایسی مشکلات کا شکا ر ھوجاتے ھینکہ جس کے سبب ان کازندہ رھنا عذاب بن کر رہ جاتا ھے ،ان عورتوں پر ایک ایساوقت آتا ھے کہ کوئی ان سے بات کرنے کو تیا نھینرہتا ۔ یھی کتنا بڑا غذاب ھے ایسی عورت کے لئے کہ جوکل تک ھر محفل کی ز ینت بنا کرتی تھی آج کسی سے بات کرنے کے قابل نہ رہ پائے ۔

اس کے برعکس وہ لوگ کہ جو خداوند متعال کے عبادت گزارھوں جس قدر ان کی عمر میں اضافہ ھوتا رہتا ھے ان کی عزت و احترام لوگوں کے درمیان بڑھتا رہتا ھے چاھے یہ کہ ان کی دینداری کی وجہ سے انھیں ناپسند بھی کیا جاتا ھو مگر برے وقتوں میں انھینکے پاس پناہ لی جاتی ھے، ھاں ایسے موقع پر اگر یہ عورتیں پلٹ کرآنا چاھیں تو ممکن ھے انھیں بھی وھی جواب ملے کہ جو دریا میں غرق ھوتے وقت فرعون کو ملاتھا ۔

”ألئٰن وقد عصیت قبلُ وکنتَ من المفسدین۔“[172]

”اب جبکہ تم اس سے پھلے نافرمانی کرتے تھے اور فساد پھیلانے والوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مینسے تھے "۔

آخر کار ایسی عورتینوھاں جاپھنچینگی کہ جس کی اطلاع ھمینیوں دے دی گئی ھے ۔ ارشاد رب العزت ھے :

"اذا رأتهم من مكان بعيد سمعوا لها تغيُّظاً وزفيراً واذا القُوا منها مكاناً ضيِّقاً مقرَّبين دَعَوا هنا لک ثبوراً"[173]

ترجمہ:"جب جھنم ان لوگوں کو دور سے دیکھے گی تو(جوش کھائے گی اور)یہ لوگ اس کے جوش وخروش کی آواز سنیں گے اور جب یہ لوگ زنجیر وں سے جکڑ کر اس کی تنگ جگہ میں جھونک دئے جائیں گے تو اس وقت موت کو پکاریں گے۔"

آخری زمانے کے علماء اور رھبر ان قوم کی خصوصیات

حضو اکرم (ص)کا فرمان ھے :

"صنفان من الناس اذا صلحا صلح الناس واذا فسد ا فسد الناس : العلماء والامراء "[174]

"لوگوں مینسے دو صنفیں اےسی ھینکہ اگر وہ اصلاح ھوجائیں تو لوگ بھی اصلاح ھوجائیں گے اور اگر فساد کرنے والے ھوجائیں تو لوگ بھی فساد کرنے والے ھوجائیں گے ایک عالم اور دوسرے رھبران قوم ۔"

ایک اور مقام پر ختمی مرتبت (ص)فرماتے ھیں :

"اذا كانت امراؤكم اشرار كم واغنيائكم بُخلائكم واموركم الیٰ نسائكم فبطن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الارض خیرٌ من ظھرھا۔“[175]

”جب تہارے رھبران تم مینسے بدترین لوگ ھوں اور تمھارے مالدار لوگ تم میں بخیل بن جائیناور تمھارے کاموں کو تمھاری عورتینچلائیں تو اس وقت زمین کے اندر رھنا اس کے اوپر رھنے سے بہتر ھے ۔ “

مراد واضح ھے کہ ایسی صورت مینمرجانا ھی بہتر ھے کیونکہ اس وقت کسی سے کسی نیکی کی امید نھینکی جاسکتی ھے ۔ ایسی صورتحال مینپورے معاشرے کا حساب و کتاب درھم برھم ھو کررہ جائے گا۔

پیغمبراسلام (ص)فرماتے ھیں:

”ستکون علیکم ائمة یملکون علیکم ارزاقکم یحدثونکم فیکذبونکم لا یرضون منکم حتی تحسنوا قبیحھم وتصدِّقوا کِذْبَہُمْ۔“[176]

”تم پر ایسے حکومت کرنے والے مسلط ھوجائینگے کہ جن کے ھاتھ میں تمھاری روزی ھوگی تم سے جھوٹ بولا کرینگے ۔ تم سے راضی نھینھوں گے سوائے اس صورت میں کہ تم ان کے غلط کاموں کی تعریف کرو اور ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق کرو۔“

ظاھر ھے کہ جب معاشرے میں نااھل لوگ حکومت کریں گے تو چاپلوسی کا بازار گرم ھوجائے گا اورلوگ حقیقی معیار کو چھوڑ کرظاھری شان وشوکت سے مرعوب ھوکر ان ھی کے پےچھے چل پڑیں گے ۔

اسی طرح سے امام محمد باقر علیہ السلام نااھل اور جاھل علماء کے بارے مینبیان کرتے ھیں: ”من افتی الناس بغیر علم ولاھدی من اللہ لعنة ملائکة

الرحمة وملائکة العذاب ولحقہ وِزرُ من عمل بِفتیاہ “[177]

”جوکوئی بھی بغیر جانتے ھوئے فتوی دے تو رحمت اور عذاب کے فرشتے اس پر لعنت بھجیں گے ۔ اور ان کے فتوا پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی خود انھی کی گردن پر ھوگا ۔ “

اب ھوشیار رھنے کاوقت ھے کہ ھمینعلماء اھل علم اورجاھل علماء کے درمیان فرق رکھنا ھوگا ۔ کھیں ایسا نہ ھوکہ ھم خود بھی اسی گناہ میں مبتلا ھوجائیں اورلوگوں کے درمیان غلط معیار بتلاکر مستحق عذاب بن جائیں۔ اس سلسلے میں اس سے زیادہ گفتگو کو جاری نھینرکھنا ھے کیونکہ یہ ایک واضح سی بات ھے آج ھم مسلمان پورے دنیا میناتنی بڑی تعداد میں ھوتے ھوئے بھی کفار غرب وشرق کے غلام بنے ھوئے ھینوہ جیسے چاہتے ھینھمیں چلاتے ھیں اسلامی مما لک کے مال ودولت کو لوٹتے ھینمگر ھم زرہ برابر بھی کچھ نھینکرپاتے کیونکہ ھماری حکومتینانھی ظالموں اور کافروں سے وابستہ ھیں۔ اورجب تک یہ وابستگی اور خیانت جاری رھے گی مسلمان قومیں ذلیل ھوتی رھیں گی۔ اس سلسلے میں ایک آخری حدیث امیر المومنین علی نسے نقل کرکے اپنی گفتگو کو تمام کرتے ھیں:

”اذا خرج القائم ینتقم من اھل الفتوی بما لایعلمون فتعسالھم ولأتباعھم اوکان الدین ناقصاًفتمَّمُوہ ام کان بہ عِوَ ج فقوموہ ام ھم النَّاس بالخلاف فاطاعوہ ام امر ھم بالصواب فعصوہ ام ھمَّ المختار فیما اوحِیَ الیہ فذّکرہ ام الدین لم یکتمل علی عھدہ فکمَّلوہ ام جاء نبیٌ بعدہ فاتبعوہُ“ [178]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”جس وقت ھمارے قائم(عج) کاظھور ھوگا جو لوگ بغیر جانتے ھوئے (بغیر علم کے) فتوی دیتے ھونگے ان سے انتقام لینگے ۔ وای ھو ان پر اور ان کے پیرکاروں پر۔ آیا دین خدا ناقص تھا جوانھوں نے آکر کامل کیا؟ آیا دین خدا مینانحراف تھا جوانھوں نے آکرصحیح کیا؟ یا لوگ انحراف کی طرف جارھے تھے کہ جوان کی پیروی کی گئی ؟یالوگوں کو سچے راستے کی جانب رھنمائی کی گئی لیکن لوگوں نے مخالفت کی ؟ آیا رسول(ص) پرجووحی نازل ھوئی تھی وہ اس مینسے کچھ چھوڑ چکے تھے جوتم نے آکر یاد کرایا؟ یا رسول(ص) کے زمانے میں دین کامل نھیں ھوا تھا جو تم نے آکر مکمل کیا ؟آیا آپ(ص)کے بعد کوئی اور بھی پیغمبر آیا ھے کہ جس کی تم نے پیروی کی ھے ۔؟“

اس بیان امیر المؤمنین نسے شک وشبھات رفع ھوجاتے ھیں۔ اگرچہ بظاھر امیرالمؤمنین ں اپنے زمانے کے حالات کو نظر میں رکھ کرفرمارھے ھینمگر یہ معصوم(ع) کا قول قیامت تک ھمارے لئے مشعل راہ ھے اورھمیناس بات سے روکنا ھے کہ دین خدا وند متعال مینکسی بھی قسم کی جدیت اورردوبدل کی گنجائش نھینھے ۔

عمومی علامات ظھور

نا گھانی موت اور ویرانی و بربادی

اس سلسلے میں اگرچہ روایات بہت کثرت کے ساتھ بیان ہوئی ہیں لیکن ہم کوشش کریں گے کہ اختصار سے کام لیتے ہوئے اکثر علامات کو بیان کردیں۔

حضرت ختمی مرتبت (ص)فرماتے ہیں:

”اِنَّ عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمة وخروج الملحمة فتح القسطنطنیہ وفتح القسطنطنیہ خروج الدَّجال۔“[179]

”بیت المقدس کے آباد ہوتے ہی مدینہ (یثرب) ویران ہوجائے گا اورمدینہ کے برباد ہونے سے جنگ شروع ہوجائے گی اس کے بعد قسطنطنیہ فتح ہوجائے گا پھر دجال کا ظہورہوگا۔“

بیت المقدس کی آبادی تو اسرائیل کے ہاتھوں شروع ہوچکی ہے کہ جس کے بعد مدینہ کی بربادی اور پھر سفیان کا خروج کرنا ہے ۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے :

”تکثرالبواسیر وموت الفجاۃولجذام“ [180]

”(جس وقت)بواسیراور اچانک موت اورجذام زیادہ ہوجائے۔“

”واماالزوراء فتخرب من الوقایع والفتن واما واسط فیطغیٰ علیهاالماء وآذربیجان یهلک اهلها بالطاعون واماالموصل فیهلک اهلها من الجوع والفلاء واما الحلب فتخرب من الصواعق و تخرب دمشق من شدةالقتل وامابیت المقدس فانہ محفوظة لان فیہ آثارالانبیاء“[181]

”شہرزورا(فتنہ وفساد کی وجہ سے برباد ہوجائے گا شہر واسط

(عراق)سیلاب میں بھرجائے گا آذربائیجان کے لوگ طاعون کی وجہ سے ھلاک ھوجائینگے ،موصل (عراق) کے لوگ بھوک اورمھنگائی سے مرجائینگے ، حلب(سوریہ)صاعقہ (آسمانی بلاؤوں) کے سبب بر باد ھو جائے گا (دمشق)کشت وکشتار کی وجہ سے ویران ھوجائے گا ۔ لیکن بیت المقدس (یورشیلم) پیغمبروں (ع) کی نشانیوں کے سبب امان میں رھے گا۔"

اس کے علاوہ اور بھی روایات میں "صاعقہ"استعمال ھوا ھے ۔ یعنی آسمان سے گرنے والی بجلی ۔آج کی دنیا میناس کی بہت سی مثالیں ھینجیسے طرح طرح کے میزائیل وغیرہ دور تک مارنے والی توپیں اورجنگی جھاز وغیرہ ۔ان مینسے ھرایک سوائے تباھی اوربربادی کے کچھ نھینکرتا آج پوری دنیا مینھم اس کی مثالیں اپنے چاروں طرف دیکھ سکتے ھیناوران تمام ہتھیاروں میں دن بدن جدت آتی جارھی ھے ۔ اگر اپنے اطرف کے سیاسی حالات اورواقعات کونظر میں رکھینتو یہ دن کوئی دور نھیں کہ جب ھمیں یہ واقعات رونما و ھوتے ھوئے نظر ائیں۔

مصر کے بارے میں روایات میں ملتا ھے :

"لایخرج اھل مصرمن مصرھم عدولھم ولکن یخرجھم نیلھم ہذا یغورفلاتبقیٰ منہ قطرۃ"[182]

"مصر کے لوگوں کو ان کے ملک سے کوئی بیرونی دشمن نھینباھر نکالے گا بلکہ خود دریائے نیل ان کو باھر نکالے گا۔ اس کاپانی بالکل خشک ھوجائے گا اورحتی ایک قطرہ بھی اس میں باقی نھیں رھے گا۔"

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رسول گرامی (ص)فرماتے ھیں:

”وخراب مصر من جفاف النیل“[183]

”مصر دریائے نیل کے خشک ہونے سے برباد ہوجائے گا۔“

کوفہ کے بارے میں روایات میں ملتا ھے:

”وینبثق الفرات حتی یدخل أذقة الکوفة وعقدالجسرممایلی اکرخ بمدینة بغداد۔“[184]

”فرات کے پانی مینطغیانی آجائے گی اور کوفہ کے گلی کوچوں میں پانی بھرجائے گا ۔ کرخ کے سامنے بغداد میں پل تعمیر کیا جائے گا ۔ “

یہ پانی کا طغیان کرنا ظاھراً ابھی تک واقع نہیں ھوا ھے لیکن بغداد میں کرخ کے سامنے پل تعمیر ھوچکا ھے ۔

آگ وآتش کاتباھی مچانا

حضور اکرم (ص)فرماتے ھیں:

”یکون نار و دخان فی المشرق اربعین لیلة“[185]

”آتش اوردھواں مشرق سے چالیس دنوں تک نکلتا رھے گا ۔“

امام صادق ں فرماتے ھیں:

”لاتقوم الساعة حتی تسیل وادمن اودیة الحجاز“[186]

”قیامت نہینآئے گی مگر یہ کہ حجاز کی کسی ایک وادی سے آگ بھڑکے گی ۔“

سید الشھداء امام حسین فرماتے ھیں:

”اذا رائتم ناراًمن المشرق ثلاثة ایام اوسبعة فتوقعوا فرج آل محمد ان شاء اللّٰہ“[187]

”جس وقت مشرق مینتین دن تک آگ دیکھو تو حضرت آل محمد(ص) کے فرج کے منتظر رھو انشاء اللہ ۔“

سورج اورچاند گھن

امام محمد باقر فرماتے ھےں :

”آیتان تکونان قبل قیام القائم لم یکونا مُنْذُ ھبط آدم علیہ السلام علی الارض تنکسفُ الشمس فی النصف من رمضان والقمر فی آخرہ“-[188]

”حضرت(عج) کے قیام سے پھلے دونشانیاں ظاھر ھونگی کہ جو حضرت آدم(ع) سے لے کر اب تک ظاھر نھیں ھوئی ھونگیں۔ رمضان کے درمیان مینسورج اورآخر رمضان مینچاند کا گرھن لگنا ۔“

اس بارے میناور بھت سی روایات ھیناگرچہ کہ بعض روایات مینسورج اور چاند گرھن کی تاریخ میناختلاف پایا جاتا ھے لیکن ان تمام روایات کو اگر مجموعی طور پر دیکھینتو ایک بات ثابت ھوجاتی ھے کہ ایک ھی رمضان مینچاند اور سورج گرھن دونوں کو گرھن لگنا اگرچہ کہ خلاف عادت ھے لیکن اس کا واقع ھونا حتمی ھے ۔

زلزلے

رسول اکرم (ص)فرماتے ھیں:

”وتکثرالزلازل“ [189]

”بہت زیادہ زلزلہ آنے لگ جائیں۔“

اورایک مقام پر ارشاد فرماتے ھیں:

” ثم رجفة بالشام یھلک فیھامئة الف یجعلھا اللّٰہ رحمة للمومنین و عذاباً علی الکافرین ۔“[190]

”سرزمین شام مینزلزلہ آئے گا کہ جس کی وجہ سے ایک لاکھ آدمی مارے جائینگے خداوند متعال اس زلزلے کو مومنین کے لئے رحمت اورکافروں کے لئے عذاب قرار دے گا ۔ “

البتہ واضح رھے کہ شام سے مراد فقط شھر دمشق مراد نھینھے بلکہ اس کے اطراف مینلبنان وغیرہ کا علاقہ بھی شامل ھوتا ھے ۔

آسمانی ندا

حضرت ختمی مرتبت (ص)فرماتے ھیں:

”وینادی منادٍمن السماء اِنَّ امیرُکم فلانٌ وذلک ھو المھدی“[191]

”منادی آسمان سے آواز لگائے گا ۔ تمھارا سردار فلان ھے اور وہ مھدی آخرالزمان (عج) ھونگے ۔“

امیر المومنین علی بن ابی طالب ں فرماتے ھیں:

”اذانادی منادٍمن السماء اِنَّ الحق فی آل محمد فعند ذلک یظهر المهدی علی افواه الناس ویشربون حبَّہ ولایکون لهم ذکرٌغیره “ [192]

”جس وقت منادی آسمان سے آواز دے گا کہ حق آل محمد(ص) کے ساتھ ھے ۔ حضرت مهدی (عج) کا نام لوگوں کی زبان پر جاری هوجائے گا ۔ اور ان کی محبت دلوں میں اجاگر هوجائے گی اور ان کی یاد کے علاوه کوئی کام باقی نهینرھے گا “۔

اگرچہ اس بارے مینبہت زیاده روایات نقل هوئی هیں۔ اوریہ ایک مسلم بات ھے کہ آپ(عج) کے ظهور کے وقت ندا لگائی جائے گی اورپوری دنیا مینیہ آواز سنی جائے گی ےھاں تک کہ کوئی بهی شخص اس دنیا مینایسا باقی نهیں رھے گاکہ جواس آواز کو نہ سن سکے اور پوری کائنات کے لوگوں پر اس وقت اتمام حجت هوجائے گی اوریہ وه وقت هوگا کہ جب دنیا مینصرف دوگروه ره جائیں گے ایک حق اور دوسرا باطل پر هوگا۔ جو کوئی بهی حضرت (عج) کے هم رکاب هوگا وه حق پر هوگا ۔ اورجوآپ (عج)کی امامت اورولایت کو قبول نهینکرے گا وه باطل پر هوگا کہ جس کی سزا سوائے عبرت ناک موت کے کچھ نہ هوگی ۔

جنگیں اور فسادات

اس بارے میں رسول اکرم (ص)فرماتے هیں:

”ینزَّل علی امتی بلاءٌ لم یسمع ببلاءٍ اشد منہ فی تضیق بهم الارض

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الرّحبةؔ“َ[193]

”میری امت پرایسی بلاء نازل هوگی کہ جو اس سے پهلے نهینسنی گئی هوگی . حتی اتنی بڑی دنیا بهی امتیوں کے لئے تنگ هوکر رہ جائی گی .“

آج هم دیکھ رهے هینکہ حق ایسا هی هے . پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا بازار گرم هے اور هرطرف سے انکو تعصب کی عینک سے دیکها جارها هے حتی آج مسلمان کو اپنے ملکوں مینبهی امان نهیں هے ان کو مختلف بهانوں سے دربدری اٹهانی پڑرهی هے ۔حتی اسلامی حکومتینبهی استعمار کے چنگل سے آزاد نهیں هے۔ اورآج وهی هورها هے کہ جو دنیا کی استعماری اور طاغوتی طاقتیں چاہ رهی هیں۔ جنگ بهی ان کے هاتھ میں هے اور امن بهی، وہ جس طرح سے چاہتے هیں عمل کرتے اور کرواتے هیں۔

انهیں طاقتوں کے بارے میں ارشاد ختمی مرتبت (ص)هے کہ:

” یکون قوم فی آخرالزمان یخضبون بہذا لسواد کحواصل ِالطیور لا یریحون ریح الجنۃ۔“[194]

”آخر زمانے مینایک ایسی قوم آئے گی کہ جو اس زمین کو خون سے رنگین کردے گی ،ماؤں کے پیٹ کو مرغی کے پیٹ کی طرح کاٹا کرے گی . ایسی قوم هرگز جنت کی خوشبو بهی حاصل نهینکرسکتی ۔“

ایک اورمقام پر فرماتے هیں:

”ویومئذٍیکون اختلاف کثیر فی الارض وفتن ویصبح الزمان مکلحاًمفصحاً یشتدّ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فیہ البلاد وینقطع فیہ الرجاء۔“[195]

”اور اس وقت اختلافات اورفتنہ گری بہت بڑھ چکی ھوگی مشکلات اور قحط ھر طرف چھا چکاھوگا۔ شھروں پر مصبتیں ٹوٹ رھی ھونگی اور امیدیں ختم ھوچکی ھونگیں۔“

اسی سلسلے مینپیغمبر (ص)ایک طویل حدیث مینفرماتے ھیں:

”لتأتینکم بعدی اربع فتنٍ الاولیٰ تستحل فیھا الدماء والثانیہ تستحل فیھاالدماء والاموال والثالثة تستحل فیھا الدماء والاموال والفروج الرابعة صمّاء عمیاء مطبقة تحور مور السفینة فی البحر حتی لایجد احدٌ من الناس مسلماً تطیر بالشام وتعشٰی العراق وتخبط الجزیرة یدھا ورجلھا یعرک الانام البلاء فیھا عَرْک الادیم لایستطیعُ احد ان یقول فیھا مہ مہ ! لاترفعونھا ناحیة الّا انفتقت من ناحیةٍ اخری“[196]

”میرے بعد چار فتنہ برپا ھونگے ۔پھلے مینخون بھانہ مباح ھوجائے گا ۔ دوسرے مینخون اورمال مباح ھوجائے گا اورتیسرے مینخون اورمال اورعصمت مباح ھوجائے گی ، اور چوتھے مینایسا اندھا آشوب بپا ھوگا کہ جو پوری دنیا کو اس طرح مضطرب کردے گاجیسے کوئی بہت بڑا بحری جھاز اپنے چاروں طرف کے پانی کو مضطرب کردیتا ھے ۔ یہ فتنہ شام پر چھاجائے گا اور عراق کواپنی لپیٹ مینلے لیگا اورجزیرۃ العرب (حجاز) میں ھاتھ پاؤں چلائے گا۔لوگ ان حادثات کی تلخی کو اس طرح احساس کریں گے جیسے دباغی کرتے جسم پر فشارپڑتا ھے ۔ کسی میں بھی ایک جملہ بات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرنے کی بھی جرأت نہ ہوگی یہ فتنہ ابھی ایک جگہ ختم نہیں ہوگا مگر یہ کہ کسی دوسرے مقام پر برپا ہوجائے ۔“
ان تمام فتنوں کے آثار ہم پوری دنیا پر دیکھ رھے ھینجو کوئی بھی ھے اپنی طاقت سے زور آزمائی مینلگا ھواھے ۔ طاغوتی قوتیناپنی طاقت کا استعمال کرتی ھینجھاں چاہتے ھیں روندتے ہوئے چلے جاتے ھیں۔
اسی بارے میں امیر المومنین علی بن ابی طالبں فرماتے ھیں:
”تخرب سمرقندوجاح وخوارزم والبصرة وبلخ من العراق والھند من تبَّت وتبَّت من الصین وکرمان وبعض الشام لبنابک الخیل والتقل والیمن من الجراد والسلطان وسجستان وبعض الشام بالزنج وشامان بالطاعون ومرو بالرمل وھراة بالحےَّات و مصر من انقطاع النیل وآذربیجان لبنانک الخیل والصواعق و البخارىٰ بالغرق والجوع وبغداد یصیرعالیھا سافلہ“[197]
”سمرقند ،جاح خوارزم ، بصرہ اور بلخ سیلاب کی وجہ سے ویران ھوجائینگے ھند تبّتیوں کے ھاتھوں اور تبت چین کی وجہ سے نابود ھوجائے گا ۔ کرمان اورشام کاکچھ حصہ گھوڑوں کی ٹاپوناورقتل وغارت کی وجہ سے برباد ھوجائے گا ۔ یمن ٹڈوں اور بادشاھوں کے ظلم کی وجہ سے نابود ھوجائے گا ۔ سجستان اور شام کا بعض حصہ زنجیوں کے ھاتھوں ،شام طاعون کے سبب ، مرو(مشھد) طوفان کی وجہ سے ھرات سانپوں کے ذریعہ، مصر دریائے نیل کے خشک ھوجانے کے سبب،آذربائیجان گھوڑوں کی ٹانپوں اور صاعقہ (گولہ باری) کی وجہ سے برباد ھوجائے گا ۔ بخارا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مینبھوک اور سیلاب سے تباھی سے تباھی آئے گی اور بغداد الٹ پلٹ ھوکررہ جائے گا۔“

قتل وغارت کے سبب قتل ھونے والوں کی تعداد کے بارے میں امیر المؤمنین (ع)علیہ السلام فرماتے ھیں:

”لایقوم حتی یقتل الثلث ویموت الثلث ویبقی الثلث“[198]

”اما م(عج) قیام نھینکرےنگے یھاں تک کہ دوتھائی لوگ مارے جاچکے ھوں اور فقط ایک تھائی لوگ بچے ھوئے ھوں ۔“

امام محمد باقر ناس بارے میں فرماتے ھیں:

”لایکون ہذا الامر حتی یذھب ثلثاً الناس فقال:اصحابہ من یبقی فقال اما ترضون ان تکونوا من ثلث الباقی ؟“[199]

”یہ امر(ظھور) انجام نھینپائے گا مگر اس وقت کہ دوتھائی لوگ مرچکے ھوں گے ، اصحاب نے عرض کیا :پھر کون لوگ باقی بچیں گے ۔ آپ (ع) نے فرمایا:آیا تم لوگ نھیں چاھتے کہ تم لوگ باقی ایک تھائی مینسے ھو؟۔“

جھوٹے دعویداروں کے بارے میں امام جعفر صادق نفرماتے ھیں:

”کل رأ یة ترفع قبل قیام القائم فصاحبھا طاغوت یعبد من دون اللّٰہ عزوجلّ“[200]

”جوپرچم بھی حضرت (عج) کے قیام سے پھلے بلند ھوگا اس کا بلند کرنے والاطاغوت ھوگا کہ جوخداوند کے علاوہ کسی اورکی پرستش کرتا ھوگا ۔“

اس بارے میں ایک اورمقام پر فرماتے ھیں:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”کل بیعة قبل ظهور القائم فبیعة کفر ونفاق وحذیعةٍ“[201]

”جو بیعت بھی حضرت(عج) کے قیام سے پہلے لی جائے گی وہ کفر ونفاق اور دھوکہ بازی کی بیعت ہوگی ۔“

رسول (ص)خدا فرماتے ھیں:

” خروج الثلاثة السفیانی والخراسانی والیمانی فی سنة واحدة فی شہر واحد فی یوم واحد ولیس فیہا من رأیة اھدیٰ من رأیة الیمانی لانہ ید عو ا الی الحق۔“[202]

”تین پرچم ایک سال ایک مھنے اورایک دن قیام کرینگے سفیانی ، خراسانی اور یمانی اور ان سب مینسب سے زیادہ خالص پرچم یمانی کا ہوگا کہ جوحق کی طرف دعوت دے گا ۔“

امام صادق ں اس یمنی شخص کے نسب کے بارے مینفرماتے ھیں:

”خروج رجل من ولدٍ عمی زید بالیمن “[203]

”ایک آدمی ھمارے چچا زید کی اولاد میں سے یمن سے قیام کرے گا۔“

رسول خدا (ص)اس لشکر یمانی کی تعریف مینفرماتے ھیں:

” الیمانی یتولیٰ علیاً الیمانی والسفیانی کفرسی رھان“[204]

”یمانی علی بن ابی طالب کے شیعوں مینسے ہوگا ۔ یمانی اور سفیانی کا قیام دوریس کے گھوڑوں کی مانند ہوگا ۔“

رسول خدا (ص)سید ھاشمی کے خروج کے بارے مینفرماتے ھیں:

”یخرج بقزوین رجل اسمہ اسم نبی یسرع الناس الی طاعتہ المشرک والمومن

یملاالجبال خوفاً“[205]

”ایک شخص قزوین سے قیام کرے گا کہ جوکسی پیغمبر کے همنام هوگا مشرک اور مومن اس کی اطاعت کرینگے پہاڑوں اور چٹانوں کو اپنے رعب سے وحشت زدہ کردے گا۔“

نفس ذکیہ کے قتل کے بارے مینرسول خدا (ص)فرماتے هیں:

”انَّ المهدی لایخرج حتی تقتل النفس الذکیہ فاذا قتلت النفس الذکیہ غضب علیهم من فی السماء ومن فی الارض فأتیٰ الناس المهدی فرفوّہ کماتذف العروس الی زوجها لیلۃ عُرسها“[206]

”امام مهدی (عج) قیام نهیں کرےں گے حتی یہ کہ نفس زکیہ کو مارا جائے اورجب نفس زکیہ کو ماردیا جائے گاتو اس وقت زمین اور آسمان پررهنے والے غضبناک هوجائیں گے اور پهر امام مهدی (عج)کا قیام شروع هوگا ۔ اور لوگ حضرت ولی عصر(عج) کے گرد اس طرح سے جمع هوجائیں گے جیسے شادی کی رات دلهن کے گرد لوگ جمع هوجاتے هیں۔“

امام محمد باقرں اس بارے میں فرماتے هیں:

”وقتل غلام من آل محمد بین الرکن والمقام اسمہ محمد بن الحسن النفس الزکیہ“ [207]

”آل محمد(ص) سے ایک جوان رکن اورمقام کے درمیان مارا جائے گا اس کانام محمد حسن نفس زکیہ هوگا۔“

اماصادق نفرماتے هیں:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”لیس بین القائم وقتل النفس الزکیہ سوی خمس عشرة لیلة“[208]
”حضرت حجت(عج) اورنفس زکیہ کے قتل میں صرف پندرہ (۱۵) دنوں کا فاصلہ ہے۔“

بھرحال ھم نے کوشش کی ھے کہ اختصار سے کام لیتے ہوئے اکثر مشھور روایات کہ جن میں حتمی نشانیاں بیان ھوئی ھیں۔ حضرت حجت(عج) کے ظھور کی آپ کی خدمت میں پیش کی جائیں۔ آخر مینحضرت حجت (عج) کے ظھور کی دعا کو ان الفاظ مینکرکے اپنی گفتگو کو تمام کرتے ھیں:
”اللّٰھم اجعلنا من اصحاب مولانا صاحب العصر والزمان الامان من فتنة الزمان اللّٰھم صلی علی محمد وآل محمد وعجل فرجھم الشریف۔“

منابع :

(۱)الائمة الاثنا عشر :شمس الدین محمد بن طولون،طبع ۱۹۵۸ قاھرہ
(۲)اثبات الھداة:شیخ حر عاملی(رہ) ،طبع ۱۳۹۹ ھ قم
(۳)اثبات الوصیة:علی بن حسین مسعودی طبع نجف اشرف
(۴)احتجاج طبرسی :ابو منصور احمد بن علی طبرسی(رہ) ،طبع ۱۴۰۱ ھ بیروت
(۵)احقا ق الحق:قاضی نور اللہ شو شتری(رہ) ،طبع قم
(۶) اختصاص :شیخ مفید (رہ) ، طبع قم
(۷) اختیار معرفة الرجال : شیخ طوسی (رہ) ،طبع مشھد یونیور سیٹی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۸)اربعین : شیخ بهائی ،۱۳۵۷ ه ش ،طبع تبریز
(۹)ارشاد : شیخ مفید (ره) محمد بن محمد بن نعمان ،طبع ۱۳۹۹ قم
(۱۰)ازالة الغین: حیدر علی فیض آبادی ،طبع دهلی
(۱۱)اسعاف الراغبین : محمد بن صبان مصری شافعی ،حاشیہ نور الابصار
(۱۲)اصول کافی: محمد بن یعقوب کلینی (ره)،طبع بیروت
(۱۳) الاعلام : خیر الدین زرکلی ،طبع ۱۹۸۰ بیروت
(۱۴)اعلام الوریٰ : امین الاسلام ابو علی فضل بن حسن طبرسی،طبع ۱۳۹۹ ه بیرو ت
(۱۵)اعیان الشیعہ : سید محسن جبل عاملی (ره) ،طبع لبنان
(۱۶)الایضاح : شیخ مفید(ره) ،طبع تهران
(۱۷)الزام الناصب :شیخ علی یزدی ،طبع بیروت
(۱۸)الامالی : شیخ صدوق (ره)،طبع ۱۴۰۰ه بیروت
(۱۹)الامامة والتبصرة:علی بن حسین بابویہ قمی(ره) ،طبع ۱۴۰۷ ه بیروت
(۲۰)الایضاح : فضل بن شاذان،طبع ۱۳۶۳ ه ش تهران
(۲۱)بحار الانوار: علامہ مجلسی (ره) ،طبع تهران
(۲۲)البرهان : سید هاشم بحرانی ،طبع تهران
(۲۳)البیان فی اخبار صاحب الزمان : محمد بن یوسف گنجی شافعی،طبع ۱۳۹۹ه بیروت
(۲۴)تاریخ الخلفاء :جلال الدین سیوطی ،طبع قاهره

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۲۵)تذکرة الخواص : سبط ابن جوزی،طبع ۱۳۸۳ طبع نجف اشرف
(۲۶)تفسیر صافی : فیض کاشانی ،طبع ۱۳۹۹ ھ بیروت
(۲۷)تفسیر عیاشی : محمد بن مسعود بن عیاش سلمی ،طبع ۱۳۸۰ ھ تہران
(۲۸)تفسیر قمی : علی بن ابراهیم ،طبع ۱۴۰۴ ھ قم
(۲۹)تنقح المقال: شیخ عبدا۔۔مامقانی،طبع نجف اشرف
(۳۰)الثاقب فی المناقب :،طبع ۱۴۱۲قم
(۳۱)ثواب الاعمال : شیخ صدوق (ره) ،طبع ۱۳۶۴ھ ش قم
(۳۲)جوهر الکلام : محمود بن وهیب قراغلی بغدادی حنفی
(۳۳)حیلة الابرار : سید هاشم بحرانی ،طبع سنگی
(۳۴)الدر المنثور : سیوطی ،طبع ۱۴ ۱۳ ھ قاهره
(۳۵)دلائل الامامة : ابو جعفر محمد بن جریر طبری
(۳۶)الذخیره فی الکلام : سید مر تضی علم الهدیٰ ،طبع ۱۴۱۱ ھ قم
(۳۷)الذریعہ الی تصانیف الشیعہ : شیخ آغا بزرگ تهرانی ،طبع بیروت
(۳۸)روح المعانی : سید محمود آلوسی ، طبع بیروت
(۳۹)روز گار رهائی،کامل سلیمان :ترجمہ علی اکبر مهدی پور ،طبع سوم تہران
(۴۰)روضةالواعظین : ابن قتال نیشا پوری ،طبع سنگی ۱۳۰۳ ھ تہران
(۴۱)سفینة البحا ر : شیخ عباس قمی ،طبع ۱۵ ۱۴ ھ قم
(۴۲) سنن ابن ماجہ :حافظ ابو عبد الله محمد بن یزید قزوینی ،طبع ۱۳۹۵ ھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بیروت

(۴۳)سنن ترمذی : ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سوره ،طبع بیروت

(۴۴)شرح نہج البلاغہ :ابن ابی الحدید ،طبع قاهره

(۴۵)شواهد التنزیل :عبیداللہ بن عبد اللہ حسکانی ،طبع ۹۳ ۱۳ ھ بیروت

(۴۶)صحیح بخاری :ابو عبد اللہ محمدبن اسماعیل بن ابراهیم ،طبع مصر

(۴۷)صحیح مسلم :مسلم بن حجاج نیشاپوری ،طبع بیروت

(۴۸)الصواعق المحرقہ: احمد بن حجر هیشمی مکی ،طبع ۱۳۱۴ ،طبع قاهره

(۴۹)الطبقات الکبریٰ :محمد بن سعد کاتب واقدی ،طبع ۱۴۰۵ ھ بیروت

(۵۰)علل الشرائع :شیخ صدوق (ره) ،طبع ۱۳۸۵ ھ نجف اشرف

(۵۱)عهدین :طبع انجمن پخش کتب مقدسہ ۱۹۶۹ لندن

(۵۲)عیون الاخبار :شیخ صدوق(ره) ،طبع ۱۳۹۰ ھ نجف اشرف

(۵۳)الغدیر: علامہ امینی (ره) طبع کویت

(۵۴)غیبت شیخ طوسی(ره) :طبع نجف اشرف،و طبع جدید قم

(۵۵)غیبت نعمانی:طبع ۱۳۹۷ ھ تهران

(۵۶)فرائدالسمطین :ابراهیم بن محمد بن مویّد جوینی ،طبع ۱۳۹۸ ھ بیروت

(۵۷)فرهنگ معین :محمد معین ،طبع تهران

(۵۸)الفصول المهمہ :ابن صباغ مالکی ،طبع نجف اشرف

(۵۹)فهرست شیخ طوسی (ره) :طبع ۱۴۰۳ ھ بیروت

(۶۰)قاموس الرجال :شیخ محمد تقی شوشتری

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۶۱)الکامل فی التاریخ :ابن ابی اثیر شیبانی ،طبع بیروت
(۶۲)کشف الغمہ :علی بن عیسیٰ اربلی طبع بیروت
(۶۳)کفایة الاثر : علی بن محمد بن علی خرّازی،طبع ۱۴۰۱ ھقم
(۶۴)کمال الدین : شیخ صدوق (ره)،طبع ۱۳۹۵ ھ تہران
(۶۵)کنز الدقائق :محمد رضا مشہدی ،طبع ۱۰ ۱۴ ھ تہران
(۶۶)کنزل العمال :متقی ہندی ،طبع ۱۳۹۹ ھ طبع سنگی تبریز
(۶۷)لسان العرب :ابن منظور،طبع ۱۴۰۸ ھ بیروت
(۶۸)مستدرک صحیحین : حاکم نیشاپوری ،طبع بیروت
(۶۹)مستدرک وسائل : میرزا حسین نوری ،طبع قم
(۷۰)مسند احمد حنبل : ،طبع ۱۳۱۳ ھ قاهره
(۷۱)مناقب آل ابی طالب :ابن شہر آشوب، طبع بیروت
(۷۲)منتخب الاثر : حاج شیخ لطف اللہ صافی ،طبع قم
(۷۳)نجم الثاقب :میرزا حسین نوری ،طبع تہران
(۷۴)نہج البلاغہ : سید رضی تحقیق صبحی صالحی، طبع بیروت
(۷۵)وسائل الشیعہ : شیخ حر عاملی(ره) ،طبع ۳۰ جلدی قم
(۷۶)ینابیع المودة : سلیمان بن ابراهیم قندوزی حنفی
(۷۷)الیواقیت والجواهر : عبد الوهاب شعرانی ،طبع قاهره
(۷۸)تحف العقول عن آل الرسول (ع):حسن بن علی حرانی، طبع بیروت ۱۹۶۹ ھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۷۹)جامع احادیث شیعہ:طباطبائی بروجردی ،طبع تهران ۱۳۸۰ ھ
(۸۰)مجمع البحرین : ،طبع ۸۱ ۱۳ھ نجف اشرف
(۸۱)کتاب الفتن: سلسلی ،طبع ۱۹۶۳ھ نجف اشرف
(۸۲)المحجة البیضاء :محمد بن مرتضیٰ کاشانی
(۸۳)المهدی: سید صدر الدین صدر ،طبع ۵۸ ۱۳ھ ایران
(۸۴)نہج الفصاحہ: ،طبع ۱۳۴۱ ھ ایران
(۸۵)نوائب الدهور فی علائم الظهور:محمد بن حسن مهاجری جر قوئی ،طبع ۱۳۸۳ھ تهرا ن
(۸۶)ترجمہ قرآن : مرحوم علامہ ذیشان حیدر جوادی(ره)
۸۷۔او خواهد آمد :علی اکبر مهدی پور، طبع انتشارات رسالت ۲۰۰۰ قم
(۸۸)تقریب المعارف:ابوالکلام تقی حلبی ،طبع ۱۷ ۱۴ھ قم

---

[132] ارشاد مفیدص۳۳۶ منتخب الاثرص ۴۵۵بحارج۵۲ ص۲۰۶الزام الناصب ص۱۸۱

[133] اعلام الوری ص۴۲۶،ارشادمفید ص۳۳۶،منتخب الاثرص۴۵۵،بحار ج۵۲ص۲۰۶۔

[134] بحارج ۵۲ ص۳۰۴،۲۰۹،۲۰۴،۱ علام الوری ص۴۲۶،بشارةالاسلام۱۴۰،ارشادمفید ص ۶ ۳۳ ، منتخب الاثرص۴۵۸،۴۵۲۔

[135] بشارةالاسلام ص۷۴،الزام الناصب ص۲۰۳،۱۹۴،۲۰۹۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[136] الملاحم والفتن ص۱۰۲.

[137] الزام لناصب ص ۱۹۴،۲۰۴،۲۰۹و۲۱۳.

[138] الزام الناصب ص۲۱۳.

[139] بشارةالاسلام ص ۵۸،۶۷،۷۳؛الزام الناصب ص۱۷۶؛بحار الانوار ج۲ ۵ ص ۳ ۷ ۲ ، ج ۵۳ ص۸۲.

[140] صحیح بخاری ج ۳ ص ۴۹.

[141] منتخب الاثرص ۴۳۸.

[142] نهج الفصاحة ج۲ص۵۰۰.

[143] بشارة الاسلام ص۲۶

[144] نهج الفصاحة ج۲ص۵۰۰و۵۱۷ .

[145] نهج الفصاحة ج۱ص۲۱۶،ج۲ص۵۱۰

[146] الحاوی للفتاوی ج۲ص۱۵۹/منتخب الاثرص ۴۳۷

[147] بشارة الاسلام ص۷۶الزام الناصب ص۱۲۱و۱۹۵.

[148] بحار الانوار ج ۵۲ص۱۳۹.

[149] بحار الانوار ج۵۲ص۲۶۴

[150] منتخب الاثر ص۲۹۳بحار الانوار ج ۵۲ص۲۶۴،۲۵۶.

[151] بحار الانوار ج ۵۲/ص۲۶۵.

[152] نهج الفصاحةج۲ص۵۳۳.

[153] نهج الفصاحةج۲ص۶۳۸.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[154] نہج الفصاحةج۲ص۴۷۳بشارة الاسلام ص/۲۳۔

[155] کشف الغمة ج ۳ص۳۲۴منتخب الاثرص۴۳۵

[156] منتخب الاثر ص۴۲بحار ج ۵ص۷۰، ج۵۲ص۱۹۲،۲۲۸۔

[157] بحار الانوار ج ۵۲ص۲۵۷۔

[158] الزام الناصب ص۱۹۵بشارة الاسلام ص۷۷۔

[159] بحار لانوارج ۵۱ص۷۰، ج۵۲ص۷۰،ج ۵۲ ص ۲۵۶منتخب الاثر ص۴۲۰الزام الناصب ص۱۸۳۔

[160] منتخب الاثر ص۴۲۶الزام الناصب ۱۸۰ تحف العقول ص۴۱۔

[161] منتخب الاثر ص۴۲۸الزام الناصب ۱۸۲۔

[162] منتخب الاثر ص۲۹۲،المحجةالبیضاء ج۳ص۳۴۲،اعلام الوری ص۴۳۳،المهدی ص۱۹۹۔

[163] صحیح مسلم ج ۶ص۱۶۸۔

[164] منتخب الاثر ص۴۲۶۔

[165] بحار ج ۵۲ص۲۵۷منتخب الاثرص۴۲۹۔

[166] بحارالانوارج۵۲ ص۲۶۳الزام الناصب ص۱۸۱المهدی ص۱۹۹۔

[167] بحار ج ۵۲ص۲۵۷،منتخب الاثر ص۴۳۰،الزام الناصب ص۱۸۳،بشارة الاسلام ص۱۳۳۔

[168] صحیح بخاری ج ۹ص ۵۵/تحف العقول ص۳۰۔

[169] صحیح بخاری ج ۹ص ۵۵ت/تحف العقول ص۳۰۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[170] بحار لانوارج ۵ص۲۵۹،بشارة الاسلام ص۱۳۴،الزام الناصب ص۱۸۴.

[171] منتخب الاثر ص۴۲۶

[172] سورةيونس آيت /۹۱.

[173] سورةفرقان/ ۱۲،۱۳.

[174] نہج الفصاحة ج ۲ ص۳۹۳ تحف العقول ص۴۲.

[175] نہج الفصاحة ج ۱ص۴۵.

[176] بحارالانوار ج ۵۲ص۲۱۲.

[177] وسائل الشيعہ ج ۱۸ص۹.

[178] الزام الناصب ص۱۰۸.

[179] البيان والتبين ج ۳ص۳۲.

[180] بحاالانوار ج ۵۲ص۲۶۹.

[181] الزام الناصب ص۱۷۶،بشارةالاسلام ص۵۸.

[182] الملاحم والفتن ص۱۴۶.

[183] بشارة الاسلام ص۲۸.

[184] بحارالانوار ج۵۳ص۸۵،ارشادمفيدص۳۳۶،بشارة الاسلام ص۱۷۶.

[185] الملاحم والفتن ص۷۱.

[186] الملاحم والفتن ص۱۳۰.

[187] المجةالبيضاء ج۴ص۳۴۳.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[188] الامام المهدی ص۲۲۷.

[189] بشارة الاسلام ص۳۲.

[190] غیبت شیخ طوسی(ره) ص۲۷۷.

[191] بشارة الاسلام ص۱۷۷.

[192] کشف الغمہ ج۳ص۳۲۴،منتخب الاثر ص۱۶۳.

[193] المهدی (عج) ص۲۲۱.

[194] صحیح مسلم ج ۸ص۱۷۲.

[195] بشارةالاسلام ص۱۷۵،الزام الناصب ص۱۸۵.

[196] الملاحم والفتن ص۱۷.

[197] بشارة الاسلام ص۴۳.

[198] منتخب الاثر ص۴۵۳.

[199] بحارالانوار ج۵۲ص۱۱۳.

[200] بحارالانوار ج ۵۲ص۱۴۳،غیبت نعمانی ص۵۶،وسائل الشیعہ ج ۱۱ص۳۷.

[201] بشارة الاسلام ص۲۶۸.

[202] ارشاد مفیدص۳۳۹،بحارالانوار ج۵۲ص۲۱۰.

[203] نورالابصارص۱۷۲،بشارة الاسلام ص۱۷۵.

[204] غیبت نعمانی ص۱۲۳،بحارالانوار ج۵۲ص۲۷۵.

[205] بحارالانوار ج۵۲ص۲۱۳.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[206] بشارة الاسلام ص۱۸۳،الملاحم والفتن ص۱۱۳.

[207] بشارة الاسلام ص۴۹.

[208] منتخب الاثر ص۴۳۹،بحار الانوار ج ۵۲ ص۲۰۳،اعلام الورى ص۴۲۷.

تمت بالخير

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com